



بلوچستان صوبائی اسمبلی

کے کارروائی جلوس

اجلاس منعقدہ صریح شنبہ سورخہ ۵ مارچ ۱۹۹۱ء بمقابلہ، اشجان ۱۴۲۰ھ

فہرست

نمبر شمار	مندرجات	صفحو نمبر
۱	تمامی قرآن پاک و ترجمہ۔	۱
۲	وقفہ سوالات نشان زدہ سوالات اور ان کے جواب۔	۲
۳	ارکین اسمبلی کی رخصت کی درخواستیں۔	۷۸
۴	تحریک سنتیاق نمبر ۲۔ میجانب میر محمد عالم کرو۔	۷۰
۵	تحریک القواد نمبر ایک میجانب طائفہ عبدالالک بلوچ۔ اور تحریک القواد نمبر ۲ میجانب شریعت القہار خان پر مقام بحث (رد کوہ تحریک القواد میجانب پیکرنے مورخہ ۳ مارچ ۱۹۹۱ء کے اجلاس میں عالم بحث کیلئے منتظر کی گئیں)	۷۴

(الف)

جناب اپسیکر — ملک سکندر خان ایڈ و کیٹ
 جناب ڈپی اپسیکر — میر عبدالجید نېنجو

سیکڑی آسمبی — مطر الہی بخش بھنگر
 جاںٹ سیکڑی آسمبی — سید محمد حسن شاہ
 ڈپی سیکڑی — مطر محمد افضل

فہرست ارکین آسمبی

- | | |
|----------------------------|------------------------------|
| ۱۔ میر عبدالجید نېنجو | ڈپی اپسیکر آسمبی |
| ۲۔ میر تاج محمد خان جمالی | وزیر اعلیٰ (قامدیوان) |
| ۳۔ فاٹھ محمد اسلم ریسیان | وزیر خزانہ |
| ۴۔ سردار شناور اللہ زہری | وزیر بلدیات |
| ۵۔ میر اسرار اللہ زہری | وزیر صحت |
| ۶۔ میر محمد علی زند | وزیر مال |
| ۷۔ مطر جعفر خان مندوخیل | وزیر تعلیم |
| ۸۔ میر جان محمد خان جمالی | وزیر اسیس اینڈ جی اے ڈی۔ |
| ۹۔ حاجی نور محمد صراف | وزیر کیودی اے |
| ۱۰۔ ملک محمد سرور خان کاکڑ | وزیر امور اصلاحات و تعمیرات۔ |
| ۱۱۔ ماسٹر جاں اشرف | وزیر سماجی بہبود۔ |
| ۱۲۔ مولوی عبد الغفور حیدری | وزیر پلک ہیلچہ انجینئرنگ |

دزیر منصوبہ بنڈی و ترقیات۔	مولوی عصمت اللہ	-۳۰
دزیر زراعت۔	مولوی امیر زمان	-۳۲
دزیر آب پاشی و ترقیات۔	مولوی نیاز محمد دقتانی	-۱۵
دزیر خوارک۔	سید عبد الباری۔	-۱۶
وزیر ماہی گیری۔	مطہر حسین اشرف۔	-۱۷
وزیر صنعت۔	میر محمد صالح بھوتانی۔	-۱۸
وزیر محنت و فراودی قوت	مطہر محمد اسلم بزرخو	-۱۹
وزیر داخلہ۔	نوابزادہ ذو الفقار علی ملکی	-۲۰
	ملک محمد شاہ مردان زنی	-۲۱
	ڈاکٹر کلیم اللہ خان۔	-۲۲
	مطہر سید احمد ہاشمی۔	-۲۳
	میر علی محمد نوئیزی۔	-۲۴
	مطہر عبد القہار خان۔	-۲۵
	مطہر عبد الحمید خان آچھنی۔	-۲۶
	سید احمد طاہر خان لونی۔	-۲۷
	میر باز خان کھیران۔	-۲۸
	حاجی ملک کرم خان خجک۔	-۲۹
	میر ہایلوں خان مری۔	-۳۰
	نواب محمد اکبر خان بگٹی۔	-۳۱
	میر طہور حسین خان کھوہ۔	-۳۲

سردار فتح علی عمرانی .	- ۳۳
مطہر محمد عالم کرد .	- ۳۴
سردار میر چاکر خان ڈولکی .	- ۳۵
میر عبد اللہ ریشم نو شیر وانی .	- ۳۶
شہزادہ جام علی اکبر .	- ۳۷
مطہر کچکول علی ایزوکیٹ .	- ۳۸
ڈاکٹر عبدالالک بلوچ .	- ۳۹
مطہر جن داس بھٹی .	- ۴۰
سردار سنت سنگھ .	- ۴۱

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا چوتھا اجلاس

مویخہ ۵ مارچ ۱۹۹۱ء بمعطابق ، شعبان ۱۴۲۱ھ بروز سه شنبہ
زیر صدارت اسپیکر ملک سکندر خان ایڈ وکیٹ صبح دس بجکر تیس منٹ پر
صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

تمادت قرآن پاک و ترجمہ

از

اخوندزادہ عبدالمتین

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا سَعَيْنَوْا مَا الصَّرْبُرُ وَالصَّلْوَةُ
إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ وَلَا تَقُولُوا مَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتٌ
بَلْ أَحْيَاهُ وَلَكِنْ لَا يَشْعُرُونَ صَدَقَ اللَّهُ الْعَظِيمُ

پارہ ۳۔ روئے ۱۹

اے ایمان والوں مددلو صبر اور نماز سے ۔ بیشک اللہ صبر کرنیوالوں کیستہ ہے ۔

اور نہ کہو ان کو جو مارے گئے خدا کے راہ کہ مردے ہیں ملکہ وہ زندے

ہیں لیکن تم کو خبر نہیں ۔

وَقُوَّةُ الْحَمْدِ الْأَكْبَرِ

میر عبید الرحمن نوشہ راں (رسول فتح علی عربان نے دریافت کیا)

کیا ذریعہ تعلیم از راه کرم مطلع فرماں گئے۔
کیا یہ درست ہے کہ پیغمبر کا پیغام اسلام کے بازیاب ہیں ہوئے ہیں؟
درست، الٰہ جنور ایشیا کا برابر اشیاء ہے۔ یہ تو ایک ایسا بھائی ہے جو ایکی کی کیا دعوت
پر مستقبل سمجھ لے گا فراہیں لا۔

شمسِ شصت خانِ ملکہ خمل (وزیرِ اعظم)

یہ خداست سے ہے کہ پیشون کا چک کے اتفاق و مدد ایک رات پر مکاری کا باہمیہ بھی ہے۔
ایک رات سلسلے پر عجھتائی صافیت اکٹھی اور مدد اور پر اسے ہے کہ انوارِ کنونگان
کا اعلان نہ کروں گے کیونکہ (وکی) ریاستِ پختگان و تکالی اور ایک کوئی دینی مذہبی مذہب
یعنی مذاہف، مذہب، اخلاق، شرعاً مذہب ایک رات کی سلسلے پر کوئی کوئی مذہب
مذہب اور مذہب کو مذہب کے ماتھ مصلحتی راست تھا اور رکھا گیا اور اس سلسلے میں مخلص
سنج پر اقدامات چاہیے ہیں۔

میر عبید الرحمن نوشہ راں (رسول فتح علی عربان نے دریافت کیا)

کیا ذریعہ تعلیم از راه کرم مطلع فرماں گئے۔
رالف، کیا یہ درست ہے کہ ماری ای زبان میں ایک ایسا بھائی جو بھرپور سبقت حکومت نے
لماکنوس روپے خرید کرے؟

(ج) اگر جزو (انف) کا جواب ثابت می ہے تو کیا موجودہ حکومت اس منصوبہ پر تملک آئے۔
جواب کے لئے گئی نیز اس منصوبہ پر اب تک کل کس قدر رقم خرچ ہو چکی ہے تفصیل دی جائے۔

وزیر تعلیم

(الف) یہ درست ہے کہ سال ۱۹۸۰-۱۹۸۹ کے دولان پر امری کی سطح پر مادری زبان کو ذریعہ تعلیم بنانے کی مدد میں = ۳۰۰،۰۰۰ روپے کی رقم مختص کی گئی تھی۔
یہ رقم اسی کی تربیت، درسی کتب کی تیاری اور چیپی پر خرچ کی گئی۔
این مختصہ بیس سوئیں کی الحال علی درآمد جاری ہے اور اب تک اس منصوبے پر ۲۲/۲۲
۷۹،۰۰۰ روپے خرچ ہو چکے ہیں جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

۱) دولان کی پوششیں ہزار لاکھ روپے - ۲۱،۰۰۰،۳۲۵/۳۲

کی تیاری اور چیپی کا خرچ

۲) پوسٹیشن اسٹریڈ میسٹر تربیٹر ٹریننگ - ۶۲،۰۰۰/-

دیکھنے کی کام فاعودہ کی تربیت کا خرچ

۳) کامیابی کی اسلامیہ کی تربیت کا خرچ - ۱،۵۶،۸۶،۵۶۴/-

۴) دولان کی سطح پر نوائیں اسلامیہ کی تربیت کا خرچ - ۹،۳۸،۸۳۲/-

۵) ۳۲۳/۳۲ ۳۲۳/۳۲

مکمل مذکور ذیل۔

مشیر پیدائشی اچھری (ضمنی سوال) جواب اسپیکر۔

مشیر پیدائشی اچھری (ضمنی سوال) کی وجہ سے اخباروں میں وزیر تعلیم کے حوالے سے جبرآل جن اور
ان میں سے کوئی کھانا پاہنا ہو گیا کہ کوئی مذکور ذیل میں اخباروں میں وزیر تعلیم کے حوالے سے جبرآل جن اور
ان میں سے کوئی کھانا پاہنا ہو گی کہ پر امری ایکو کیشن ذریعہ انگریزی ہونی چاہیے۔ یعنی پر امری کی مذکور ذیل
کو تعلیم کا ذریعہ پاہنا پاہیے اس سے شاید ہے وزیر تعلیم کے بقول تعلیم کا ذیل

بلند ہو سکے گا۔ کیا ذریعہ تعلیم اس سلسلے میں تباہیں گے کہ ایک طرف تو آپ کرداروں روپے
خرچ کرتے ہیں اور کوشش یہ کی جا رہی ہے کہ مادری زبان میں آل راؤنڈ بچوں کو تعلیم
دی جائے اور مین الاقوامی طور پر بھی یہ حقیقت تسلیم شدہ ہے کہ چھوٹے بچوں کے لئے
مادری زبان میں ہی تعلیم دینا چاہیے۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ ذریعہ تعلیم کرداروں روپے خرچ کرنے
کے باوجود یہ بیان دے رہے ہیں۔ یہ بیان انہوں نے کس طرح دیا وہ کیا وجہات تھیں۔
کیا آپ یہ پالیسی تبدیل کرنا چاہتے ہیں یا حکومت کی پالیسی اس رخ میں جاری ہے رانگریزی
کو پرائمری کے بچوں کا ذریعہ تعلیم بنایا جائے۔۔۔۔۔

جناب اپنیکر

جناب خان صاحب میں آپ سے کزانش کر دیا کر اپنے
فہمنہ وال کا اس سوال سے کوئی متعلق نہیں ہے اس سلسلے میں آپ علیحدہ سوال پوچھتے ہیں۔
اگلا سوال مسٹر عبد القہار خان کا ہے۔

مُسْطَر عَنْدِ الْقَهْارَخَانَ.

99

(الف) کیا وزیر تعلیم از راه کرم مطلع فرمائیں گے کہ واحد بلوچستان یونیورسٹی مسلسل گذشتہ ۳۰ سالوں سے ارڈینیشن کے تحت چالائے جا رہی ہے۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ طلباء تنظیموں، اکیڈمک اور ایڈمنیسٹریٹو طبقے نے بارہ آئندہ نئی مخالفت اور یونیورسٹی ایکٹ کے تحت چلانے کا مطالبہ کیا ہے۔

ج) اگر جزو والف دب کا جواب اثبات میں ہے تو یونیورسٹی ایکٹ کے نفاذ سے واضح

روگردانی کی کیا وہ بات ہے، تفصیل دو ہے؟

وزیر تعلیم

(الف) یہ درست ہے کہ دیگر یونیورسٹیاں ایکٹ کے تحت جلی ہی ہیں۔ مگر بلوچستان یونیورسٹی اب تک یونیورسٹی آن بلوچستان آرڈیننس ۱۹۷۰ کے تحت جل رہی ہے، یہ درست ہے کہ طلباء، تنظیموں اور ایکٹ کے دلیل مذکور یونیورسٹی ایسوسی ایشن کی طرف سے یونیورسٹی ایکٹ کے خلاف کامیابی کیا گیا ہے۔

(ج) جناب والیں جانشید صاحب نے حال ہی میں ڈرافٹ یونیورسٹی ایکٹ تیار کر کر حکومت بلوچستان کے پاس زیر کارروائی کی تھی۔ لیکن یہی ایکٹ کو پاکستان کی دوسری یونیورسٹیوں کی ایکٹوں سے ہوا زندگی کے دلکھاوار پاسند اس کے بعد ڈرافٹ ایکٹ کا زیر کارروائی کیا گیا۔ اسی بھی یہی کام کیا گیا۔

مقرر عبید القہار (الی)۔ (دیگر والی) مذاکرات پر چھپر صاحب کیا میں ذریموں سے یہ اچھا کیا ہے کہ ایکٹ کا معملاً فارماز کے تحت کتنا ہوتی ہے کیا ذریموں سے یہ اچھا کیا ہے؟

مقرر عفراخان شدوپل (وزیر اعلیٰ)۔ آرڈیننس کی معیاد قریباً چھ ہیئے ہوتی ہے۔ اسے قائم کرنا کوئی مسائل ہے بدآمد میں تو آسمبلی میں پاس ہوائے۔

مقرر عبید القہار (الی)۔ (دیگر والی) کیا وزیر صاحب، بتائیں کہ میں یونیورسٹی

آرڈیننس کس قانون کے تحت بیس سے لاگو ہے کیا وہ اسکی ڈیٹ تباہ کئے ہیں جب سے
یہ آرڈیننس پاس ہوا ہے؟

وزیرِ تعلیم۔ یونیورسٹی آرڈیننس ہر لغاظ سے مکمل قانون ہے میں آپکو
اسکی ڈیٹ اپنے چیمبر میں بتا دیں گا کہ یہ کس وقت راجح ہوا ہے اور اسکو نیشنل اسمبلی
نے کب پاس کیا ہے۔

جناب اسپیکر۔ عبد القہار صاحب کی اطلاع کیلئے وفاہت کروں کہ
جہاں تک آپکے آرڈیننس کے وقت اور اسکے باقاعدہ ہونے کا پوچھا توجہ تک کوئی
آرڈیننس کسی دوسرے قانون یا آرڈیننس کے تحت منسوخ نہیں ہے۔ یہ آرڈیننس باقاعدہ
رہے گا۔

مسٹر عبدالخان۔ ایک سوال اسپیکر صاحب کی اجازت سے۔
کیا وزیر موصوف تباہ کئے ہیں کہ وہ یونیورسٹی ایکٹ کا وعدہ کرنے عرصہ میں پورا کریں گے۔

وزیرِ تعلیم۔ جناب والا! میں عرصہ تو نہیں تباہ کوں گا۔ کیونکہ یہ
اندر پرکسیس ہے۔ اس میں انہوں بخود راست ایکٹ بھجوائی،
اس میں تھوڑی بہت رقم ہے جو ہم نے یونیورسٹی کو بھجوادیا ہے۔ وہ انشا اللہ، میں
جلد درست کر کے بھجوادیں گے۔ ہماری کوئی دلچسپی اسے delay کرنے کی نہیں ہے
ہم اسے آگئے وزارت قانون کو بھجوادیں گے۔ اسکی تاریخ بعد میں دے دیں گا۔

مسٹر عبدالحیم خان اچھرخنی

کئی دفعہ یقین دہانیاں کرانی گئی ہیں۔ کہ آرڈننس کو ایکٹ میں تبدیل کیا جائے گا۔ نئے وزیر قانون و پارلیمانی امور نے اس سلسلے میں ایوان میں کافی تقریبی کی ہیں۔ اور کافی باتیں کی ہیں۔ اور اس وقت بھی یہی یقین دہانیاں کرانی گئی یقین کہ اس کو فوری طور پر ایکٹ میں تبدیل کیا جائیگا۔ ہمیں وزیر موسوں صاف اور واضح یقین دہانی چاہیے کہ انہیں کتنا عرصہ چاہیے اس آرڈننس کو ایکٹ میں تبدیل کرنے کیلئے اور اسائزہ آئندہ آئندہ می دغیرہ جتنی چیزیں ہیں ان کی خواہشات کو پورا کرنے کیلئے اور جناب والا! ہمیں وزیر موسوں سے واضح یقین دہانی چاہیے انہیں اس سلسلے میں کتنا وقت چاہیے۔؟

ملک سیوس خان لاکٹ

وزیر قانون و پارلیمانی امور

جناب والا! جناب اچھرخنی صاحب عبدالقہار خان
صاحب اور تمام ایوان کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ دو سال پہلے کے سیشن میں میں نے خود اس آرڈننس کو یونیورسٹی ایکٹ میں تبدیل کرنے کیلئے بھی پیش کیا تھا۔ اس وقت کی حکومت نے اس بل کو آسمانی میں پیش ہونے نہیں دیا تھا۔ لیکن میں آپکو یقین دلاتا ہوں کہ یہ مسودہ قانون دسراں قانون سے آیگا تو اس اذ اللہ ائمہ اسمبلی اجلاس میں ہم اسے پیش کریں گے۔ اور یہ کو ششش کریں گے کہ جتنی جلد ممکن ہو یہ پاس ہو جائے کیونکہ یہ بلوچستان کے لوگوں کے مفاد میں ہے۔ میں ان کی اس بات کی قدر کرتا ہوں انشاء اللہ اس بل کو ہم جلد پاس کرنے کیلئے اس ایوان میں لائیں گے۔

مسٹر عبدالقہار خان

کیا وزیر تعلیم اذ را و کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سابقہ وزیر تعلیم نے معلم القرآن اور معلم عربی کی خالی آسامیوں کی نسبت زیادہ تقدیر یا عمل میں لائی ہیں۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ معلم القرآن کو جے دی اور معلم عربی کو جو نیٹر انگلش ٹچر کی آسامیوں پر تعینات کیا ہے؟

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو کتنے معلم القرآن اور معلم العربی کو بالترتیب جے دی اور جے ای ٹھی کی آسامیوں پر کتنے سکولوں میں تعینات کیا گیا ہے نیز کیا ان بے قاعدگیوں کے خلاف ضابطہ کی کارروائی عمل میں آئی ہے۔ اگر نہیں، تو وجہ تبلائی جائے۔

وزیر تعلیم۔

(الف) یہ درست ہے کہ سابقہ وزیر تعلیم نے معلم القرآن اور معلم عربی کی منظور شدہ آسامیوں سے زیادہ تقدیر یا عمل میں لائی۔

(ب) یہ بھی درست ہے کہ معلم العربی اور معلم القرآن کو بالترتیب جو نیٹر انگلش ٹچر اور جے دی ٹچر ز کی آسامیوں پر تعینات کیا گیا ہے میکن موجودہ صوبائی حکومت کی ہر ای پر تقدیر یا کو باقاعدہ کرنے کیلئے ہر ایات جاری کردی گئی ہیں۔

مذکورہ معلم العربی اور معلم القرآن جو کہ جے دی ٹھی اور جے دی کی آسامیوں پر کام کر رہے ہیں۔ ان کی تفصیل حسب ذیل ہیں۔

- | | | |
|------------------------------------|---------------------------|-----------------------------|
| ۱- حافظ شاہ محمد ولد محمد غطیم خان | عربی ٹچر بجلائے جے ای ٹھی | گورنمنٹ ملک سکول منیا بازار |
| ۲- جبیب اللہ ولد محمد عیقوب | " " " | گورنمنٹ ملک سکول سونکھڑو |
| ۳- بلاں احمد ولد عبد الحنیف | " " " | ڈائیکٹ ماسٹر نیمر ن نقلات |
| ۴- حافظ عبدالعزیز ولد | " " " | گورنمنٹ ہائی سکول سسلیجی |

صلع حعفر آباد

مُدْلَ سکول سور کچھ
گورنمنٹ پرائمری سکول کالا براہیم خانی شریان
گورنمنٹ سکول ٹروب I
گورنمنٹ سکول ٹروب II
گورنمنٹ سکول سٹی برائی ٹروب
گورنمنٹ پرائمری سکول تکمیل نسز کر لازم ٹروب
گورنمنٹ پرائمری سکول انڈی غلام نبی ٹروب
گورنمنٹ پرائمری سکول کالا غلام حیدر ٹروب
گورنمنٹ پرائمری سکول تکمیل نسز کر لازم شیرانی ٹروب
گورنمنٹ مُدْل سکول کو چینا سبی
گورنمنٹ مُدْل سکول اسخوان ضلع سبی
گورنمنٹ مُدْل سکول کھل صاحب ضلع خضدار
گورنمنٹ مُدْل سکول کابی شیر محمد ضلع خضدار
گورنمنٹ مُدْل سکول لسن چاره ضلع خضدار
گورنمنٹ مُدْل سکول کنجھ منڈی ضلع خضدار
گورنمنٹ مُدْل سکول چشمہ نریں ضلع خضدار
گورنمنٹ مُدْل سکول جبری ضلع خضدار
گورنمنٹ مُدْل سکول گورجک ضلع خضدار
گورنمنٹ مُدْل سکول نرگ جو کر ضلع خضدار

صلع بیلہ

گورنمنٹ مُدْل سکول شمورہ ضلع خضدار

۵. شیردل خان معلم القرآن بجائے جے ای ٹھ
۶. حبیب اللہ ولد نظام الدین مرن پیچھا رئے جے ای ٹھ
۷. محمد شاہ ولد محمد شفیق معلم القرآن بجائے جے ای ٹھ
۸. اجمل شاہ ولد مولوی میر کشاہ ، ، ،
۹. مولوی نادر شاہ ولد مولوی سیدہ ، ، ،
۱۰. مولوی رفیع مان ولد محمد رمضان ، ، ،
۱۱. مولوی بہا الدین ولد محمد شرین ، ، ،
۱۲. مولوی جانان ولد نظر خان ، ، ،
۱۳. محمد فتحی ولد اگل محمد ، ، ،
۱۴. ولی اللہ ولد فیض محمد معلم العربی
۱۵. عمر جان ولد ملا سمجھانی معلم القرآن
۱۶. تاج محمد ولد صالح محمد معلم العربی
۱۷. خدا بخش ولد شادی خان ، ، ،
۱۸. شبیل حمد ولد عبدالعزیز
۱۹. عبداللہ ولد محمد شمان
۲۰. سعید احمد ولد شاہ
۲۱. رحمت اللہ ولد محمد اللہ
۲۲. محمدوارث ولد محمد حیم
۲۳. حافظ محمد علی ولد عبد الرحمن
۲۴. محمد ددیق بجائے جے ای ٹھ
۲۵. حافظ عبدالرحمن ولد عبد الغفار

- ۲۶	غلام حیدر ولد شامی	معلم القرآن	گورنمنٹ مل سکول گورگ جاؤ
- ۲۷	گل محمد دار امام شاہ نجاشی	»	گورنمنٹ مل سکول حشمت
- ۲۸	الله نجاشی ولد قادر نجاشی	»	گورنمنٹ مل سکول بارکو فلم خضدار
- ۲۹	مراد علی ولد محمد علی	» بھائی مجتبی	صلح تربیت
- ۳۰	ضیاء الدین ولد احمد	»	صلح اور الائچی
- ۳۱	حافظ امان اللہ ولد منیر نجاشی	»	صلح لورانی

(ج) درج بالا تقریبیوں کو باقاعدہ کرنے کیسے ان کی اصلاحی آسامیوں پر ایڈ جست کیا جائے۔ تاکہ لگزشتہ باقاعدگیوں کا تذکرہ کیا جاسکے۔

مسطح عبد القہار خان

جناب اسپیکر کو صاحب کی اجازت سے۔
کیا وزیر مصروف اس بات سے آتفاق کریں گے کہ جناب وزیر تعلیم نے اختیارات کا
ناجائز استعمال کیا اور نچوں کی تعلیمی زندگی تباہ کرنے کا سبب بنا۔

وزیر تعلیم

جناب والا بہ تقریبیان دیسے تو فنابرلوں کے خلاف
ہیں۔ ہماری جو باقاعدہ پوستیں آرہی، میں ان پر ہم اسے ایڈ جست کریں گے۔ وہ پوستیں
آٹو میٹکلی خالی ہوں گے۔ ہماری جو نئی پوستیں منظور ہوئی ہیں۔ آسمیں یہ ایڈ جست ہو جائیں گے
اور یہ پوستیں آٹو میٹکلی خالی ہو جائیں گی جو جو نیڑرا انگلش ٹیچرز اور جے دی ٹیچرز کی پوستیں
ہیں اس پر ہم باقاعدہ تقریبیان کر لیں گے۔

جناب اسپیکر

آپ کا بہاب مکمل ہو گیا۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سابقہ وزیر تعلیم نے معلم القرآن اور معلم الحرفی کی خالی آسامیوں
کی نسبت زیادہ تقریبیان عملی میں لائی ہیں۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ معلم القرآن کو جے دی اور معلم الحرفی کو جو نیڑرا انگلش ٹیچرز کی
آسامیوں پر تعینات کیا ہے؟

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو کتنے معلم القرآن اور
معلم الحرفی کو بالترتیب جے دی اور جے ایڈ کی آسامیوں پر کن کن سکویوں میں
تعینات کیا گیا ہے نیز کیا ان بے قاعدگیوں کے خلاف ضابطے کی کارروائی مل میں
کافی ہے۔ اگر نہیں، تو وجہ تبلائی جائے۔

مولانا عاصمت اللہ

وزیر منصوبہ نبڑی و ترقیات

جناب والا! میں ایک امر کی وضاحت کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ جب ایک اسمبلی سے سوال پوچھی جاتی ہے۔ تھامس کی ذات اور ذاتی حیثیت سے نہیں پوچھا جاتا ہے۔ بلکہ اس عہدے سے پوچھا جاتا ہے۔ تو میں معززہ ممبران کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ سابق اور لاحق کا اس میں کوئی سوال نہیں ہے۔ سوال عہدہ سے ہوتا ہے۔ عہدہ پاکستان میں اور بلوچستان میں دہی ہے۔ سابق میرے خیال میں غرپالیمان لفظ ہے۔ جس کی میں وضاحت کرنا چاہتا تھا۔ شکر ہے۔

جناب اسپیکر۔ عبد القہار صاحب آپ کچھ فرمائے تھے۔

مقرر عبد القہار خان۔ جناب اسپیکر صاحب۔ جناب والا! میرے خیال میں

جیسا کہ عہدے کا سوال ہے ذریم معرف ذریت تعلیم ہیں اور یہ ان کی ذمہ دار پوسٹ ہے جناب والا! اس بارے میں ایک سوال اور۔ تو کیا اختیارات کا تجاوز قانونی جرم ہے۔ اور یہ جو پہلے اختیارات استعمال ہوچکے ہیں۔ جس کے بارے میں وزیر صاحب نے کبھی بتایا کہ اتنی تقریباً ہوئی ہیں یہ تجاوز قانونی جرم ہے یا نہیں۔

مولانا عبد الغفور حیدری

وزیر سیکریٹری انجینئرنگ

جناب اسپیکر! وزیر تعلیم صاحب نے جو وضاحت کی ہے ہمیں میں مذکور چورخونت سکرنا چاہتا ہوں کہ معلم العربی یا عربی پیغماز کی تقریبوں کے بارے میں جو سوال پوچھا گیا ہے۔ یہ بات درست ہے کہ ایسے معلمین یا عربی پیغماز کی بھرتی کی گئی ہے لیکن سندات کے حوالے سے دیکھا جائے۔ تو میرے خیال میں آپ سب کو علم ہے کہ وفاق المدارس جو کہ حکومت

پاکستان کا ایک منظور شدہ ہے۔ اور یونیورسٹی گانت کے توانے سے اسی سند کو ایام اے کے برابر قرار دیا گیا ہے۔ اسی حوالے سے دفاق المدارس سے فارغ التحصیل فضلاً رفاقتی بھی لگ رہے ہیں۔ یونیورسٹیوں میں پیچرہ بھی لگ رہے ہیں۔ اور اسی طرح وہ انہی سفارت کی رشی میں عربی پیچرہ بھی لگ رہے ہیں۔ اور معلم العزیز ان کی بھی آسناد دیکھیں جا سکتی ہیں۔ وہ محکمہ تعلیم سے منظور شدہ ہے اور درس نظامی سے فارغ التحصیل ہوتے ہیں۔ انہیں دہل پرائز کے علاوہ علوم اسلامیہ کا مکمل درس دینے کے بعد یعنی یہ بارہ تیرہ سال کا مکمل کورس ہوتا ہے۔ کوڈس کوئی کے بعد ان کے باقاعدہ امتحانات ہوتے ہیں۔ ان امتحانات میں پاس ہونے کے بعد انہیں سند جاری کی جاتی ہے۔ یہ سندات محکمہ تعلیم سے منظور شدہ ہیں تو اسی رشی میں محکمہ کے حوالے سے میرے خیال میں ہمارے وزیر تعلیم صاحب کو مزید گایا ٹھنڈا کیا گیا ہے۔ ورنہ وہ اس کا جواب اسی طرح دیتے کہ یہ بیبورت مجبوری بلکہ جبوري نہیں یہ تعلیمی معیار کے حوالے سے بھی ایک دوسرا کی وجہ لگ سکتے ہیں۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ ہمارے بلوچستان میں کچھ ایسے علاقے بھی ہیں جہاں ہم نے پرائز کا کوئی کھوئے ہیں۔ دہل اس ملائت کے لوگ تعلیم یافتہ نہیں ہوتے ہیں۔ اور کوئی دوسرا دہل جانے کیلئے تیار نہیں ہوتا ہے۔ چونکہ یہ اس معیار پر اترتے بھی ہیں اس حوالے سے سابق وزیر تعلیم نے عوامی مفاد کی روشنی میں ان کی تعلیم کو ادا ان کے بخوبی کی تعلیم کو مدنظر رکھتے ہوئے اگر ایسی تقریبیں کی ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ ایک قابل تحسین اقدام ہے قابل سہمت نہیں ہے۔ ہم سب کو سابق وزیر تعلیم کو خراج تحسین پیش کرنا چاہیے کہ انہوں نے کوئی ایسا اقدام نہیں کیا ہے جو قانون کے دائرہ اختیار سے باہر، وہ انہوں نے یہ اقدام قانون کے تحت اٹھایا ہے۔ بلکہ قانون کے اختیارات کے تحت انہوں نے یہ اقداماتے اٹھائے ہیں۔

جعفرخان مندوہ خل (وزیر تعلیم)

جناب اسپیکر! جیسا کہ مولانا صاحب نے فرمایا یہ درست ہے کہ بعض مدرسون کے حوالوں نے التحییل ان کو ہم برابر ایم اے کے تصور کرتے ہیں۔ ہم انہیں بطور اسلامیات لیکھرہ لکھ سکتے ہیں۔ کچھ ایسے بے قابلہ ہیں جن کو ان شاد اللہ جب پوستیں نکھلیں گی ریگولر کریں گے۔ اس میں کوئی ایسا سوال نہیں رہ جائیا کہ وہ بے قابلہ وہ جائیں گے۔

ڈاکٹر گلیم اللہ خان

(رپورٹ آن آرڈر) جناب اسپیکر! جہاں تک مولوی صاحب نے اس چیز کی دفاحت کر دی ہے کہ ایک جونیئر انگلش ٹیچر یا اردو کے شعبہ کے استاد کی بجائے عربی کے ماہر کو تعینات کیا جاسکتا ہے یہ بات میری سمجھ میں نہیں آئی ہے کیونکہ ہر تعلیمی شعبہ میں مختلف مفہامیں ہوتے ہیں اور ان مفہومیں کے اپیلانت تعینات کیے جاتے ہیں۔ اگر ایک انگلش ٹیچر ایک اردو دان کی جگہ ایک ماہر عربی معلم کو لگائیں تو میرے خیال میں آپ جو کوئی اس اکوں یا کالج میں دے رہے ہیں وہ اپنا مقصد کھو دے گا۔ کسیں ہمارا مطلب یہ نہیں ہے کہ عربی تعلیم میں تعلیم سند یا فتنہ قابل قبول ہے یا نہیں۔ ہماری یہ خواہش ہے کہ عربی بھی بطور زبان اسکو لوں اور کالمجوان میں پڑھانی جائے۔ یہ بارا مندرجہ فرضیہ ہے۔ لیکن اس سے یہ سند حل نہیں ہو گا ہے کہ آپ ایک جونیئر انگلش ٹیچر یا اردو ٹیچر کی بجائے ایک عربی ٹیچر کو لگائیں اور یہ کہیں کہ یہ ہماری مجبوری ہے۔ آپ ایک تام قوی ادارہ کو ختم کرنے کیلئے جو اقدامات کر رہے ہیں میرے خیال میں یہ مجبوری قابل قبول نہیں ہو سکتی ہے لہذا یہ جو سلسہ ہوا ہے کہ میں کافی بے ترتیبیاں ہوئی ہیں اور اس وقت کے ذریعہ تعلیم صاحب اس عہدے پر فائز تھے وہ ذمہ دار ہیں۔ انہوں نے یہ قوی حسارة یا تاداں کیوں کیا؟

مولوی عصمت اللہ (وزیر منفوہ پندتی و ترقیات)

جناب اسپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ معزز رکن کو غلط فہمی ہوئی ہے۔ بنیادی طور پر ان کی بات تو بجا ہے لیکن انکے خیال میں معلم القرآن یا معلم العربی کا تقاضا داس سے ہے کہ وہ ایم اے۔ ہو یا ایف اے یا میٹر ک ہو، حالانکہ اس میں کوئی تناد نہیں ہے۔ معلم العربی وہ فاضل بن سکتا ہے جو حکومت کی منتظر شدہ ادارے سے سند حاصل کر سکتا ہے اور وہ ایم اے بھی کر سکتا ہے۔ ان کو غلط فہمی ہو گئی ہے اور وہ میٹر ک بھی پاس ہے تو ایسی بات نہیں ہے۔ البتہ اگر کسی مدرس سے فارغ التحصیل ہو، وہ عربی تعلیم سے بالکل عاری ہو تو یقیناً معزز رکن کی بات بجا ہے لیکن اس سلسلہ میں معزز رکن کو مزید معلومات فراہم کرنے کی ضرورت ہے۔

جناب اسپیکر! اس سوال پر مزید وقت ضائع کرنے کی بجائے میرے خیال میں اگر ایسا ہو کہ جناب عیفر صاحب ان تمام کی جو تعینات ہوئے ہیں ان کی کھبرتی کی تاریخ دغروں کی معلومات لے کر سوال کتنہ کو اس ایوان میں معلومات دیں تاکہ جو صحیح مورخانہ ہے وہ مزید واضح ہو جائیں گی اور اگر اس سوال کی دوبارہ ایوان میں پیش کرنے کی ضرورت ہوئی تو اس سے دوبارہ یہاں لایا جائے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ اگر معزز رکن کو وزیر تعلیم صاحب اپنے چیئرمین میں معلومات دیں یا ان کی کمیٹر نیکشن کریں تو بھی ٹھیک ہے۔

وزیر تعلیم۔ جناب اسپیکر! معزز رکن کے سوالوں کے جوابات میں انہیں اپنے چیئرمین دلگھا۔ انہیں جو تاریخیں یا معلومات درکار ہوں گی انہیں فراہم کروں گا۔

جناب اسپیکر۔ اگلا سوال بھی مسٹر عبد القہار خان کا ہے۔

مسٹر عجیب القہار -

کیا ذریعہ تعلیم از راه کرم مطلاع فرمائیں گے کم۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سابقہ حکومت نے ابتدائی تعلیم مادری زبان میں شروع کرنے کا فصلہ کیا تھا اور مادری زبان میں ابتدائی قاعدہ مرتب کر کے شائع کر تھے؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو زبانوں کے لحاظ سے شائع شدہ قاعدوں کی تعداد اور ان پر کئے گئے اخراجات کی تفصیل دی جائے، اضلاع (تحصیل) میں اور سکولوں کو فراہم کردہ ان قاعدوں کی علیحدہ علیحدہ تعداد بھی بتائی جائے۔ نیز کیا پرانگی سکولوں میں مادری زبان کی ترویج کا مزید کوئی منسوبہ حکومت کے ذریعہ نہ ہے۔ اگر جواب نفی میں ہے تو وجہ بتائی جائے؟

وزیر تعلیم -

(الف) یہ درست ہے کہ سابقہ حکومت نے مادری زبانوں میں پرانگی سطح پر تعلیم دینے کا فیصلہ کیا تھا اور بلوچی، پشتو اور براہمی زبانوں میں پہلی (ابتدائی تعلیمات) کے قاعدے شائع کرائے اور طلباء کی تعداد کے مطابق سکولوں کو فراہم کر۔

(ب) زبانوں کے لحاظ سے شائع شدہ قاعدوں کی تعداد اور ان پر کئے گئے اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمارہ

زبان

بلوچی

پشتو

برہمی

-۱

-۲

-۳

اخراجات

تعداد قاعدہ

۱،۱۳،۰۰۰/-	}
۸۱،۰۰۰	
۳۹،۰۰۰	

۳۲۵/۳۲۵ روپیے

<u>براہوں قaudروں</u>	<u>بلوچی قaudروں</u>	<u>پشتون قaudروں</u>	<u>صلح</u>	<u>پشاور</u>	<u>خاراں</u>	<u>۱۳</u>
-	۵...	-	-	-	-	۱۴
۱۸...	-	-	-	-	-	۱۵
۱۶۵..	۳...	-	-	-	-	۱۶
-	۱۳...	-	-	-	-	۱۷
-	۹...	-	-	-	-	۱۸
-	۴...	-	-	-	-	۱۹
-	۴...	-	-	-	-	۲۰

مسٹر عبدالقہار خان۔ جناب اسپیکر! وزیر صاحب سے میرا اپنی سوال ہے کہ گذشتہ سال اسکولوں میں پشتوں قaudروں کی شدید کمی کیوں محسوس ہوتی؟

وزیر تعلیم۔ خباب اسپیکر! ہمارے علم میں کوئی ایسی بات نہیں آئی ہے کہ قaudروں کی کمی محسوس ہوتی ہو۔ اگر کہیں معزز رکن نے قaudروں کی کمی محسوس کی ہو تو وہ نشانہ ہی کریں ہم دہان مہیا کر دیں گے!

مسٹر عبدالقہار خان۔ جناب اسپیکر! وزیر یوسف صاحب سے میرا اپنی سوال ہے کہ مادری زبان میں ابتدائی تعلیم دینے پر ابھی تک کروڑوں روپے خرچ ہوئے، میں اور یہ سوال جناب اچکرنی صاحب نے بھی کیا ہے۔ جناب پھر وزیر یوسف نے اسلام آباد میں وزراء تعلیم کے اجلاس میں یہ تجویز کر طرح پیش کی کہ ابتدائی تعلیم انگریزی میں ہونی چاہیے۔ کیا یہ کوئی قانونی جواز رکھتا ہے؟

اصلیع کو فرائم کردہ قاعدوں کی تعداد ذیلیں ہے۔
پرانگری سکولوں میں مادری زبان کی ترتیج کامزی یونی منصوبہ اس وقت حکومت کے زیر غور
نہیں کیونکہ موجودہ منصوبہ تدریج سال ۱۹۹۵ء کے اختتام تک مکمل ہو گا۔

تفصیل قاعدہ براۓ مادری زبان

نمبر شمار	ضلع	پشتہ قاعدہ	بلوچی قاعدہ	براہوں قاعدہ
۱	کوئٹہ	۱،۰۰۰	۳۰۰	۲۵۰۰
۲	پشین	۲۰۰۰	-	-
۳	چانگی	-	۳۰۰	-
۴	لودالانی	۱۹۰۰	۳۵۰	-
۵	ژوب	۸۵۰۰	-	-
۶	قلعہ سیف اللہ	۴۵۰۰	-	-
۷	سبی	۵۰۰	۳۰۰	-
۸	پکھی	-	۱۸۰۰	-
۹	کوہلو	-	۳۰۰	-
۱۰	ڈیرہ بگٹی	-	۵۰۰	-
۱۱	زیارت	۵۰۰	-	-
۱۲	جعفر آباد	-	۲۰۰۰	-
۱۳	تمبو	-	۹۰۰	-

نمبر شمارہ	تخصیص	صلع	تخصیص	رقم	کیفیت	تعلیم ادارہ دکا
۲	-	-	-	۲۲۳۳۰۰/-	تعمیر عمارت برائے ڈگری کا بجز نہجہ	
۳	چاغنی نوشکی پشین پشین	لودالانی موکھیں	۳۴۳۹۰۰/-	۱- ڈگری کا بجز نوشکی ۲- ڈگری کا بجز پشین تعمیر عمارت برائے موکھیں اپنے کارخانے	تعمیر عمارت برائے ڈگری کا بجز نہجہ	
۴	پنجکور پنجکور	پنجکور	۱۲۲۵۰۰/-	تعمیر عمارت ڈگری کا بجز برائے پنجکور	تعمیر عمارت برائے اپنے انشٹ کا بجز	۲۴۳۰۰۰/-
۵	قلدر سیدھا اپنے مسلم باغ	-	-	۱- گورنمنٹ اپنے کا بیع مسلم باغ	تعمیر عمارت برائے اپنے انشٹ کا بجز	
۶	گوارڈ گوارڈ	گوارڈ	کوئٹہ کوئٹہ	۱۳۳۰۰/-	تعمیر اپنے کا بجز برائے خلوتیں میلانی کوئٹہ	
۷	-	-	-	۱۴۰۰۰/-	تعمیر اپنے کا بجز برائے اسلام و بحث	
۸	پنجکور پنجکور چاغنی نوشکی	پنجکور پنجکور چاغنی نوشکی	چاغنی نوشکی	۱۳۰۰۰/-	۱- گورنمنٹ ڈگری کا بجز پنجکور ۲- ۳- ۴- ۵- اوستہ محمد	تعمیر عمارت برائے اپنے انشٹ کا بجز
۹	بھاگ ڈیرہ گٹھ قلات مستونگ	بھاگ ڈیرہ گٹھ قلات مستونگ	بھاگ ڈیرہ گٹھ قلات مستونگ	۱۰۰۰۰/-	۱- گورنمنٹ ڈگری کا بجز اسٹاف روم تعمیر عمارت سینیل المقاصلہ اسٹاف روم	تعمیر عمارت برائے پیاس طلباء اکسل
۱۰	خپدار خپدار	خپدار	خپدار	۱۰۰۰۰/-	گورنمنٹ ڈگری کا بجز خپدار	

وزیر تعلیم - جناب اسپیکر! اگر آپکی اجازت ہو تو - - - -

جناب اسپیکر - حب فرمnde و خیل صاحب میں اسکو تھوڑا سا کلیئر کر دوں اسکے بعد آپ فرمائیں۔

وزیر تعلیم - جناب اسپیکر! آپ اسے پہلے ہی کلیئر کرچکے ہیں؟

۱۳۸) ہمارے جن داس بگٹی

کیا وزیر تعلیم ان را کرم مطلع فرمائیں گے کہ -
تھرڈ ایجوکیشن پروجیکٹ کو صوبائی / وفاقی حکومت سے کس قدر فنڈ دیا گیا۔
اور یہ فنڈ کن کن تحصیل / اصلاح میں کن کن تعلیمی کاموں پر خرچ کیا جا رہا ہے۔

وزیر تعلیم سول درس ڈائریکٹوریٹ، محکمہ تعلیم (سابقہ تھرڈ ایجوکیشن پروجیکٹ)
کو روایاتی سال ۱۹۹۰-۹۱ میں صوبائی اور وفاقی حکومت کی جانب سے کل ۵۴،۳۷۵ میں
روپے فراہم کئے گئے ہیں۔ یہ فنڈ صوبی بھر میں اصلاح / تحصیل وارمند رجہ ذیل تعلیمی کاموں
پر خرچ کیا جا رہا ہے۔

نمبر شمار	ضلع	تحصیل	تعلیمی ادارہ دکام	رقم	کیفیت
۱ - - -	-	-	تعمیر عمارت برائے سائنس کا بجز بمقام ۱ -	= ۱۲،۰۰۰	پچھی جعل مگسی ۱۔ انٹر کالج جعل مگسی لوار لائی دکی ۲۔ انٹر کالج دکی

<u>نېړشماره</u>	<u>ضلع</u>	<u>تحصیل</u>	<u>تعلیمی اداره و کام</u>	<u>رقم</u>	<u>کیفیت</u>
			مړل سکول یې ټروپ	۵۰	
			بایان دوام بوازې ہاں سکول سیلکاش فارن		
۱۴			تعمیر غارت برائے ہاں سکولز	۱۰۵۸,۰۰۰/-	
	کوټه	کوټه	ا- گورنمنٹ بوازې ہاں سکول سرکی کلان		
	لوړلاني	دړۍ	» » » دړۍ		
	گواړ	گواړ	» » » نیلندې		
	قلات	سوراب	» » جیوا		
۱۵	تریت	تریت	ریزیدنسی مادل سکول تربت	۶۷,۰۰۰/-	تعمیر پاکسل - پنسیل نیګلر سٹاف کوارٹز
			تعمیر افغانی گډه جات بمقام	۱۰۰,۰۰۰,۰۰۰/-	
	قلات	پېنځر	ا- دوکس ده زلوازې ہاں سکول عمودیه		
	قلات	منونګ	۲- ټینز » » درېنګره		
	قلات	قلات سوردو	» » معلزې		
	قلات	قلات سورپاڼه	» » تلات		
۱۶			تعمیر ہائش گاه برائے اساتذه مړل ہاں سکولز	۲۱,۵۵۵/-	
	تریت	بلیده	ا- گورنمنٹ ہاں سکول بجهت بلیده		
	گواړ	گواړ	» » بلنگور		
	قلات	سوراب	» » جیوا		
	قلات	سوراب	» » سوراب		
	قلات	قلات	» » پچاره	۵-	

نمبر شمار	صلع	تحصیل	تعلیمی ادارہ و کام	رقم	کیفیتے
۱۰	قلات	مستونگ	تعمیر برائے نہر کانج مسٹونگ	- / ۹۰,۰۰۰	
۱۱	تربت	تربت	تعمیر عمارت دکمرہ جاتیاں (سائبین ڈیڑی) / ۳۰۰	- / ۲۰۰	
۱۲	تربت	تربت	تعمیر متحفی بال بقایاں گورنمنٹ ہائی سکول مہندو تربت	- / ۴۰,۰۰۰	
۱۳	-	-	تعمیر عمارت برائے مڈل سکولز / ۱۴۰,۴۸۰	- / ۱۴۰,۴۸۰	
۱۴	ژوب	ژوب	۱- گورنمنٹ مڈل سکول نادازی		
	تمبو	تمبو	میرگل جتنک		
	قلات	مستونگ	میرگل جتنک		
	قلات	سوارب	عجمزہ ہوری		
	قلات	سوارب	لاکوریاں		
	گوادر	اورماڑہ	اورماڑہ		
۱۵	قلات	قلات	مادل سکولوں میں علی اور جاماف سہولیات کی فراہمی	- / ۱۰۰,۰۰۰	
	چاندنی	چاندنی	تعمیر چارڈیواری مادل بائی سکول قلات		
	نوشکی	نوشکی	تعمیر بیت الخلاء		
	قلات	قلات	تعمیر پانچ کلاس روم		
	قلات	قلات	تعمیر کشہر المقادیر بائی گورنمنٹ مڈل سکول قلات		
۱۶	کوئٹہ	کوئٹہ	تعمیر اضافی کمرہ جات بقایاں		
	"	"	۱- تعمیر دو کلاس روم گورنمنٹ کر لارڈ مڈل سکول جوہر کالونی	- / ۷۵,۷۵۰	
	"	"	پائی سکول پوشل کالونی		
	"	"	ستھانیط طماؤں		
	"	"	گورنمنٹ بوائز بائی سکول کلی گلی محمد		

وزیر تعلیم - جناب اسپیکر! اگر کوئی اجازت ہو تو۔۔۔

جناب اسپیکر - حبیف مندو خیل صاحب میں اسکو تھوڑا سا کلینر کر دوں اسکے بعد آپ فرمائیں -

دزِ تعلیم - خباب اپنیکر! آپ اسے پہلے ہی ملکیت کر کے رکھے ہیں؟

۱۳۸ مسٹر ارجمن داس بگٹی۔

کیا وزیر تعلیم از راه کرم مطلع فرمائیں گے کہ -
تھرڈ ایجنسن پروجیکٹ کو صوبائی / وفاقی حکومت سے کس قدر فنڈ دیا گیا۔

نمبر شمار	منبع	تحصیل	تعلیمی ادارہ و کام	رقم	کیفیت
۱۰	قالات	سوراب ۶۰، گورنمنٹ گرلز مڈل سکول سوراب			
۱۱	پشن	چمن ۷۰، مڈل سکول جیبیب زد			
۱۲	ڈیرہ بگٹھ	ڈیرہ بگٹھ ۸۰، ۹۰، ۱۰۰، ۱۱۰ ننگرے			
۱۳	کوہلو	کوہلو ۹۰، ۱۰۰، ۱۱۰، ۱۲۰ قلندری			
۱۴	سچھی	مجاہ ۱۰۰، ۱۱۰، ۱۲۰ بھاگ			
۱۵	تعیر دفتر / رہائش گاہ برائے ڈی ای او صاحبان مقام - ۱۷۵، ۱۷۶				
۱۶	تریت	بلیدہ ۱۔ پنجگور			
۱۷	ڈیو گھنٹہ	ڈیو گھنٹہ ۲۔ ڈیرہ بگٹھ			
۱۸	تعیر ڈویرنی ڈریکٹریٹ مقام / ۱۷۷، ۱۷۸				
۱۹	لورالائی	لورالائی ۱۔ لورالائی			
۲۰	تریت	تریت ۲۔ تربت			
۲۱	کونڈہ	کونڈہ تعیر دس کمرہ چاند نظمت ۱۰۰ سکولوں پر چھٹا / ۱۷۹، ۱۸۰			
۲۲	-	- تعیر دہائیں گاہ برائے ڈویرنی ڈریکٹریٹ تیر			
۲۳	لورالائی	لورالائی رہائش گاہ برائے سٹاف مقام / ۱۸۱، ۱۸۲			
۲۴	تریت	تریت ۲۔ لورالائی			
۲۵	بیله	بیله تعیر ایمنی طیاری کا لمحہ مقام اور تخلی ۱۸۳، ۱۸۴			
۲۶	کونڈہ	کونڈہ تعیر عمارت ایکروں ملکیں کل دریں کنٹرول کونڈہ / ۱۸۵، ۱۸۶			
۲۷	تعیر ٹھیکنہ طریقہ سکول برائے اساتذہ مقام / ۱۸۷، ۱۸۸				
۲۸	۱۔ برائے خواتین - سبتو				
۲۹	۲۔ برائے لورالائی				

وزیر تعلیم ہیں یہ آپکی ذمہ داری نہیں ہے کہ صوبہ کے عوام کو معلوم ہو سکے کہ صوبائی حکومت نے کس قدر اور مرکزی حکومت نے کس قدر فنڈ دیتے ہیں۔

حنا ب اسپیکر۔ ارجمند اس بھی صاحب وزیر تعلیم کا جواب اس حد تک تو آگئی کہ ہمیں پاس تفصیلات نہیں ہے بعد میں معزز رکن کو ہمیا کر دوں گا اگر اس سوال کو التواہ میں رکھ دیں یا سلیمان فلیشن ہو جاتا ہے جس طرح مناسب ہو۔

مسٹر ارجمند اس بھی

جناب آپ ایک انساف کی کرسی پر بیٹھے ہیں ہم جو سوال پوچھتے ہیں اس سوال سے متعلق ہی جواب چاہیے۔ وزیر تعلیم کا ہمیں احترام ہے لیکن وفاہت ہونی چاہیے کہ فنڈ اس قدر صوبائی حکومت نے ہمیا کی اور اس قدر وفاقی حکومت نے۔

وزیر تعلیم آپ ہم سلسلے میں کوئی تحریری سوال پیش کریں تو میں اس کا جواب دے دوں گا لیکن میں ایک وفاہت کر دوں کہ — (رمدا خلت)

مسٹر ارجمند اس بھی

پوچھ رہا ہوں جناب اسپیکر میں ایک گزارش کرتا ہوں کہ وزیر بلدیات شناور اللہ زبری صاحب بیٹھے بیٹھے جواب دے رہے ہیں یہ پارلیمانی اصولوں کے خلاف ہے۔
جناب اسپیکر۔ ارجمند اس بھی صاحب آپ وزیر تعلیم کو ایک وفاہت کرنے دیں۔

وزیر تعلیم۔ جناب اسپیکر۔ یہ جو فنڈ کا میں نے ذکر کیا ہے یہ صوبائی حکومت کا ہے۔

مسٹر ارجمند اس بھی۔ جناب اسپیکر۔ مجھے بہت افسوس کے ساتھ کہنا

نمبر شمار	ضلع	تحصیل	تعلیمی ادارہ و کام	رقم	کیفیت
۳۵			تعیر علاالت برائے پرائمری سکولز	۱/- ... دا	
	قلات	قلات	۱۰ پرائمری سکول مدرسہ شاہ ول اللہ گونیگ		
	"	منچھر	" " " بنی داد	۲-	
	قلات	منچھر	۳ پرائمری سکول مدرسہ خزینی سورد		
	"	سوراب	" " " روڈ نیماز رینہ	۳-	
	"	"	زرد قلندرانی	۵-	
	قلات	"	سرہمنگ	۶	
	"	سوراب	" " " الجیرہ	۷	
	قلات	"	گرلز ملٹرزار	۸	
	لورالانی	"	کھانیل	۹	
	پشین	"	یاسین زنی	۱۰	
۳۶			تعیر علاالت برائے طلباء ہائل	۲۵.000/-	
	گوادر	گوادر	۱ گورنمنٹ ہائی سکول مارک		
		"	۲ زیارت		
		"	۳ درجوم		
۳۷	کوئٹہ	کوئٹہ	تمکیل جمنازیم گرلز کالج کوئٹہ	۱۹.000/-	
۳۸	پشین	پشین	تعیر برائے انٹر کالج خانوزری	۵.000/-	
۳۹			تعیر علاالت پرائمری سکولز	۵.000/-	
	ستی	ستی	۱ پرائمری سکول رفنا مامپی		
	کچھی	گندادہ	" " " گاجان	۱۲	

سردار شناڈ اللہ خان زہری۔ پاؤٹ اف آرڈر حباب اسپیکر۔
روزمری ملک یادت)

مسٹر اسپیکر۔ جی

سردار شناڈ اللہ خان زہری (وزیر بذریعہ) رول میں یہ ہے کہ اگر کوئی لکھ کر سوال کا جواب دیا جاتا ہے لیکن جو صحنی سوال ہوتے ہیں وزیر صہب ان کو متعین دہانی کرتے ہیں اور اپنے چیمبر میں نہاد دیتے ہیں۔ ہیری رائے یہ ہے کہ آپ وزیر صاحب کو کہہ دیں کہ وہ اس مسئلہ کو اپنے چیبلہ نمائادے تو بہتر ہو گا۔

مسٹر اجن داس بھٹی۔ حباب اسپیکر آپ نے جو فیصلہ کیا میں اس سے مطمئن ہوں

دوسرا صحنی سوال ہے کہ یہ جتنے بھی تعلیمی اخراجات ہیں۔۔۔۔۔؟ (مدخلت)

مسٹر عبدالحید خان اچھکڑی۔ میں اس سلسلے میں گزارش کرتا ہوں کہ حباب اسپیکر

جب یہ سوالات پوچھے جاتے ہیں تو یہ سوال کتنہ یا جواب دہندہ کا مسئلہ نہیں ہوتا بلکہ یہ سارے ایوان کا معاملہ ہوتا ہے۔ ہمیں بھی اس سوال سے کافی دلچسپی ہے کہ حاداً ترقیاتی فنڈ ان اسکوں اسکھوں پر یکطرفہ خرچ ہوا ہے۔ اس میں بلوچستان کے مختلف علاقوں کے تقاضے پورے نہیں ہوتے کیونکہ اس کا تعلق ڈولیمپٹ سسٹم سے ہے تو میں گزارش کروں گا کہ اس سلسلے میں وزیر موصوف اس بات کا خیال رکھیں کہ گذشتہ جو ناصافیاں ہوئیں میں مختلف علاقوں سے یہاں پر میراشارہ پشتون علاقوں سے ہے۔ اس سوال کو اگر آپ اٹھا کر دیجیں تو آپکو صاف پتہ چلے گا کہ یہاں انصاف سے کام نہیں بیاگیا اور اس بات کو مدنظر رکھنے ہوئے چونکہ اس کا تعلق پالیسی ہے۔ میں وزیر موصوف کو خاص طور سے نوٹ کروں گا کہ گذشتہ خامیاں

نمبر شماره	فلئع	تحصیل	تعلیمی ادارہ و کام	رقم	کیفیت
خداون	بلیمه	بلیمه	" " " " " " " "	۶-۴	
تربت	تربت	تربت	" " " " " " " "	۷-۷	
گوادر	گوادر	گوادر	" " " " " " " "	۸-۸	
گوادر	پسنه	پسنه	" " " " " " " "	۹-۹	
پشین	پشین	پشین	" " " " " " " "	۱۰-۱۰	
ژوب	ژوب	ژوب	" " " " " " " "	۱۱-۱۱	
تبو	تبو	تبو	" " " " " " " "	۱۲-۱۲	
بکھی	مجھ	مجھ	" " " " " " " "	۱۳-۱۳	مجھ (چار دلواری)

مُسْرِفٌ حِنْ دَاس بَجْيٌ ط.

سر احمد بن داس بھی۔ جب اسپیکر سوال کو پڑھا تصور کیا جائے چونکہ جواب انتہائی طولی ہے مزدور خیل صاحب کو تنکیف نہیں دینا چاہتا ہوں اس سلسلے میں میرا ضمنی سوال ہے۔ ذریم موصوف سے یہ وفاحت چاہوں گا کہ ۵،۳۰۰ میٹر میں قربانی حکومت نے کس قدر فنڈ ڈھیا کیا اور وفاقی حکومت نے کس قدر؟

دُوْلَتِيَّةٌ تَعْلِيمٌ

درستہ مضموم۔ حناب اسپیکر میں یہ تفصیل معزز رکن کو پروڈاپلڈ Provide کروں گا فی الحال جو اس کا اصل سوال تھا۔ اس میں شاید اس کا ذکر نہیں ہے تو اس وجہ سے اسکی تفصیل ہمارے پاس اس وقت موجود نہیں۔

مُسٹر اِجْنِ دَاس بِگْٹی۔

سرائے بن داس بھی۔ جناب اسپیکر۔ اگر معزز ذریں سوال کو اچھی طرح سے دیکھو لیں تو میں نے یہ پوچھا ہے کہ تھرڈ ایجنسن پر اجیکٹ کو صوبائی / وفاقی حکومت تو آپ

نواب محمد اسلم خان ریسیانی (وزیر خزانہ) پوائنٹ آف کلیر فیکٹشنس جناب اسپیکر۔

مسٹر اسپیکر۔ جی۔

وزیر خزانہ جناب اسپیکر۔ ۱۹۸۸ء کی منتخب اسمبلی میں ۲۴
حزب اختلاف میں ہوا کرتے تھے اس وقت (اے ڈی پی) بنی اور وزیر خزانہ کے زیر صدارت ایک
مینگ ہوں اس میں حزب اختلاف کے ممبران نے بھی شرکت کی معزز رکن یہ س طرح کہہ رہے ہیں
کہ سراسر حقیقت پر مبنی نہیں۔ میں کہتا ہوں ان کو زیادہ بہتر معلوم ہوگا کیونکہ معزز رکن
کا تعلق اس وقت حزب اقتدار سے تھا۔ میں اسے اتنی بھی یاد دیاں کراؤں کہ مینگ سول سیکرٹریٹ
کے بلاک نمبر ۸، میں ہوتی۔

جناب اسپیکر۔ اجنب داس بھٹی صاحب آپ کا سوال کا پہلا جزو ہے اسکی
وضاحت تو ہوگی اگر آپ اس سوال کو جس میں صوبائی و مرکزی حکومت کی فنڈ والی بات کو ڈراپ کرانا
چاہتے ہیں تو بھی آپ کچھ ضمی سوالات ہوں گے۔ چونکہ یہ سوال ایک حد تک پھر دوبارہ آئے گا اور
اس پر اب بھی بحث ہوئی اور دوبارہ بھی بحث ہوگی میں سمجھتا ہوں کہ سوال پر ایک دفعہ بحث
ہو۔ اگر ملتی کرنا چاہتے ہیں تو سوال تمام تفصیلات کے ساتھ آجائے گا اور ہمارے ایوان
کا قیمتی وقت بھی ضائع نہیں ہوگا۔

مسٹر اجنب داس بھٹی۔ جناب اسپیکر آپ درست فرمائی ہیں۔ میں تو آپ

ہی پر فیصلہ چھوڑتا ہوں میں نے صوبائی روپاں اور جواب میں بھی لکھا ہے کہ صوبائی اور روپاں
حکومت کی جانب سے جبکہ وزیر صاحب کہہ رہے ہیں کہ یہ فنڈ صوبائی ہے، میں کلیئر
clear کراؤں۔

پڑتا ہے کہ وہ ایوان کو تحریری لکھ کر دے رہا ہے کہ صوبائی اور دفاقت حکومت کے طرف سے اور اب دزیر تعلیم صاحب فرمادے ہیں کہ یہ فنڈ ہو بائی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس سوال کا جواب حقیقت پر مبنی نہیں۔

وزیر تعلیم - حباب اسپیکر یہ فنڈ ہو بائی ہے اس فن میں جو باہر کے ادارے میں ان سے بھی امداد مل رہے ہیں لیکن جو آپ نے سوال کیا تھا تو یہاں — ؟ (مدخلت)

جناب ارجمند اس بگٹی۔ حباب اسپیکر دزیر تعلیم صاحب فرمادے ہیں میں اس پر مطمئن ہوں لیکن مجھے کے طرف سے جواب آیا ہے کہ صوبائی حکومت اور دفاقت حکومت کی جانب سے ہم کس بات کو تسلیم کریں۔

وزیر تعلیم - دفاقت حکومت جو امداد دے رہی ہے ہو بائی حکومت کو اس حساب سے تصور کر لیں اس سلسلے میں موجودہ فنڈ ہو بائی ہے۔

جناب اسپیکر ارجمند اس بگٹی صاحب اس سلسلے میں یوں کیا جائے اپ کے سوال کا ایک حصہ مل چکا ہے جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ ہو بائی حکومت کا کتنا فنڈ ہے اور ہر کمزی حکومت کا کتنا فنڈ اس سلسلے میں اس جواب کو آئندہ کلیئے painting پینڈنگ میں رکھ لیتے ہیں اور دزیر تعلیم صاحب یہ کلیر فیکیشن اس ایوان میں کر دیں۔

ہمارا جمناسی جناب اسپیکر آپ کا کہنا بجا ہم اسکو مان لیتے ہیں لیکن ایک گزارش کریں گے کہ ہمارے سوالات کا جواب صحیح ہمیں ملنا چاہیے۔

مل جل کر یہ ان کے تحت ہوئے ہیں اور جہاں تک میری اپنی یاداشت کا تعلق ہے اور میں نے یہ دیکھا ہے وہاں پر سارے علاقوں میں جو development ہو رہی ہے اور یہ سارے بلوچستان کی ڈولینپٹ ہے ہیں یہ خوشی ہے کہ بلوچستان ڈولینپٹ ہو جب ہم ایک ممبر ہوتے ہیں ہم اس حلقة انتخاب کے حوالے سے بات نہیں کریں گے اگر یہ میں یہاں کہتا ہوں کہ جس حلقة انتخاب سے میرا تعلق ہے اس حوالے سے میں یہاں کچھ نہیں دیکھ رہا ہوں لیکن میں سمجھتا ہوں اور میری سوچ اور تفکر بھی ہے کہ اگر وہاں پر ایک چیز نہیں ہوگی تو وہ کسی کو پرواہ نہیں ہے بلوچستان میں ایک چیز ہوتے بلوچستان ہم سب کا ہے اسی سوچ ہماری ظاہر اور ہماری باطن اس سرز میں سے ہونا چاہیے اس سے ہم سب کا تعلق ہے کہ یہ سرز میں ہماری ماں کی طرح ہے۔ اور جس سرز میں کے لئے ہم نے قربانیاں دی ہیں چاہیے ان کا تعلق اس طرف سے ہو چاہیے ان کا تعلق اس طرف سے ہو میں یہ سمجھتا ہوں اور یہ محسوس کر رہا ہوں کہ ایک اچھے ڈیکورم میں پیش کرنا کیونکہ یہاں پر سارے عمر صوبائی اسمبلی کے نمائندے کا مقام تقدس ہوتا ہے۔ ان کی اپنی ایک respect ہوتی ہے کیونکہ یہاں پر ایک جگہ نہیں ہے۔ ایک جگہ کے انداز سے ہم استحصال نہیں کرتے کوئی بیٹھا ہوا ہے بات کر رہا ہے دوسرے اس پر ٹمک ٹمک کر رہا ہے جی آپ بیٹھیں میں نے اس اسمبلی کے اس ترقی پر ہمارے شروع دن میں جو کارروائیاں پڑھتے ہیں وہ بھی ہمیں سمجھیں نہیں آئیں ہیں میں سمجھتا ہوں کہ ہم دونوں کی طرف سے یہ فرض ہوتا ہے۔ یہ سارے ہمارے محترم بیٹھے ہوئے ہیں۔ یہ بلوچستان کے لئے اور بلوچستان کی خدمت کیلئے بیٹھے ہیں ہم بھی یہاں بیٹھے ہوتے ہیں ہم بھی لوگوں کے نمائندے ہیں اس کو ہم اس طرح سے positive reponse پر جانیں کیونکہ گریکو رومی پرچار جانیں تو پھر تماج پکھو اور ہوں گے تھنکت ہیں۔
Negative response

میر سالویں خان مری۔ (رپوٹ آف آرڈر)

میں نے جس حوالے سے بات کی تھی۔ میرا مقصد individual اور فرد کے بارے میں بات کر رہا تھا اس سسٹم سے بات کی تھی۔ پر اس سسٹم کو define کر رہا تھا اس سسٹم کے بارے میں بات کر رہا تھا اس سسٹم پر بات نہیں کی گئی۔ میں نے ڈوینل بیس کو آگے لے جانے کی بات کر رہا تھا میں نے ڈوینل بیس اور ہے میں اس حوالے سے بات کیا اگر میں یہاں پر بات کروں گا جی میں یہاں آیا ہوں اور میرا تعلق جو ہے میں وہاں کا نمائندہ ہوں یہ سکولز بنتے ہی چلے جاتے ہیں ان کی طریقہ اہمیت نہیں ہے یہ ترقی کا عمل ہے آپکو بھی پتہ ہے ہم کو بھی پتہ ہے کہ وہ ایک دن میں نہیں ہوتا ہے بجائے اس کو ہم اپنے جذبات کو میرا مقصد یہ ہے کہ اسکو خوب نہیں ہوتا ہے اس سوچ کو جس علاقوں سے ہم تعلق رکھتے ہیں۔

ہیں آئندہ ڈولینپٹ پالیسی بناتے وقت اس بات کو فردر مدنظر رکھا جائے۔ بلوچستان کے کسی علاقے سے نا انسانی نہ ہوا سطح یہ ڈولینپٹ فنڈ جو تعلیمی

جناب اسپیکر۔ حمید خان صاحب آپ اس سلسلے میں کوئی ضمنی سوال کریں؟

مسٹر عبدالحمید خان اچھر کنٹ۔ جناب اسپیکر۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ وزیر حاصل

اس پالیسی کی وفاحت کریں کہ جونا انفاذیاں ہوئیں، میں مختلف علاقوں سے آئندہ ان کے تدارک کیلئے ان کے پاس کیا اقدام ہوں گے۔

وزیر تعلیم۔ جناب اسپیکر۔ جو اے ڈی پی بنتی ہے دہ کسی مخصوص علاقے

یا مخصوص جگہ کیلئے نہیں بنتی بلکہ یہ پورے بلوچستان کے تمام علاقوں کیلئے بنتی ہے اور اس میں مساوات سے درجکے جاتے ہیں۔ مختلف ڈپارٹمنٹ کی طرف سے تمام ممبران priorities اس سبکی اس میں شامل ہوتے ہیں۔ تو میرے خیال میں کسی کے ساتھ خاص قسم کی نا انسانی نہیں ہوئی ہے۔

مسٹر ارجمند اس بگٹی۔ جناب اسپیکر۔ میں ضمنی سوال پوچھتا ہوں کہ ان ترجیحات

میں وزیر موصوف نے فرمایا کہ (اسے ڈی پی) میں ممبران کو بھی شامل کیا گیا تو میں کہتا ہوں کہ یہ بات حقیقت پر مبنی نہیں۔ اور اس بارے میں پوچھوں گا کہ جتنے بھی پروگرام دیئے گئے ہیں میں بلوچستان میں آسمیں بہت سے علاقوں کو اپس لپشت ڈالا گیا ہے۔ آیا ان کیلئے کوئی کمیٹی مرتب کی گئی۔ یا موادیں نمائندوں سے کوئی رابطہ کیا گیا تھا یا اسکے علاوہ کوئی دوسرا طریقہ کار رکھا گیا۔ کیونکہ بلوچستان میں مختلف اخراج میں کہیں زیادہ اور کہیں کم یہ ترقیاتی کام مرا خلت

میر سالیوں خان مری۔

میں نے جس حوالے سے بات کی تھی۔ میرا مقصد اور فرد کے بارے میں نہیں تھا۔ میں وہی اس سسٹم کو define کر رہا تھا اس سسٹم کے بارے میں بات کر رہا تھا اس سسٹم پر بات نہیں کی جائے گی لے جانے کی بات کر رہا تھا میں نے ڈو شریل میس کو آگئے سے بات کیا اگر میں یہاں پر بات کروں گا جی میں یہاں آیا ہوں اور ہے میں اس حوالے سے بات کیا انہاں کا ناماندہ ہوں یہ سکولز بنتے ہی چلے جاتے ہیں ان کی طرفی میرا تعلق جو ہے میں وہاں کامنے نہ ہوں یہ کو بھی بتتے ہے کہ وہ ایک اہمیت نہیں ہے یہ ترقی کا عمل ہے آپ کو بھی بتتے ہے ہم کو سکو اس کو دن میں نہیں ہوتا ہے۔ بجائے اس کو ہم اپنے خوبیات کو میرا مقصد یہ ہے کہ اس کو منفی طریقے سے نہیں لیا جائے اس سوچ کو جس علاقوں سے ہم تعلق رکھتے ہیں۔ ہم تو یہاں بلوچستان کی بہتری کے لئے آئے ہیں ماشاء اللہ آپ جو بہتر کریں گے ہم اس کو کریں گے آپ سب ہمارے لئے قابلِ عزت اور قابلِ احترام ہیں۔ تھنیک یوہ appreciate

ڈاکٹر عبدالملک بلوچ۔

مشتری پسید۔ میرے خیال میں یہاں پر کوئی سوال دھری کے بارے میں نہیں تھا دھری کے بارے میں لوگوں نے جو کچھ کیا ہے اور جو کچھ کر رہے ہیں اسکے جیشین جو کچھ ہیں یہ سبتو پڑھ بلوچستان کا بلوما کو پتہ ہے۔ بہتر ہیں ہے اس کے حوالے سے چلا جائے۔

مسٹر احمد داس بھگٹ۔

جناب اسپیکر سوال کا mover کر دیتے ہیں۔ تو ساتھ ساتھ سردار شناہ اللہ زیر بھی میں نے یہ گزارش کی تھی کہ اسکو postpone کیا گی۔ صاحب نے جو کچھ فرمایا ہے۔ خدا کرے کہ وہ ہماری روایات کو قائم رکھ سکیں اور بلا امتیاز ساتھ میں تھا

جناب اسپیکر۔ اب اگر یہ کلینیر نہیں تو اپنے چیمبر میں کلینیر کر دیں گے۔

مسٹر این داس بھٹی۔ جناب اسپیکر اس سوال کو سی اور دن کیلئے جھوڑ دیتے ہیں۔

وزیر خزانہ۔ جناب اسپیکر۔

جناب اسپیکر۔ نواب صاحب ہائیول خان ہری ناپاؤ اسٹ آپ سے پہلے تھا اگر ان کو موقع دیا جائے۔

میر ہائیول خان ہری۔ جناب اسپیکر۔ میں پاؤ اسٹ آف آرڈر پر ہوں

اور میں یہ چاہتا ہوں کہ وہاں سے ایک چیز مسلط ہو جہاں تک بات چیمبر کی آتی ہے
ہمارے بھائیوں نے اس طرف سے اچکنڈ ساحب نے کہا کہ

It is for the Satisfaction of this House.
August کیونکہ یہاں یہ جو کارروائی ہوتی ہے اس کا تعلق اس

ہاؤس میں ہوتا ہے یہ August ہاؤس میں اس لئے ہوتا ہے کہ یہاں یہ لوگوں کے خاندانے ہوتے، میں اور میں سمجھتا ہوں کہ اس طرف سے بھی ہمارے بھائیوں کے ہمارے ہمان ہیں اور ہمارے محترم ہیں۔ میں یہ گذارش کروں گا کہ ایک چیز کی کوشش ہوا اس طرف سے بھی ہو یہ ہمارے فرانس میں ایک اہم چیز ہے اور اس طرف سے بھی ان کے فرانس ہوں کہ یہ درست ہو یہ اکملی کافا عدو بھی ہے اور لوگونگی ہم سے expect کرتے ہیں کہ ہم یہاں یہ آئے ہیں جو ہماری ہڈیاں ہے جو یہاں پر ہم ڈسکس کر دیں ہیں وہ صوبہ بلوچستان کے لئے اور اسی کی سر زمین کے لئے ہے اور جہاں تک اس طرف سے ہمارے منسٹر فناں صاحب نے کہا تھا۔ اس بلاک کا حوالہ بھی دیا تھا اور کہا تھا کہ اس وقت یہ سارے جو یہاں یہ ایکیں دی گئی ہیں وہاں یہ سارے ممبر صاحبین سے

جناب اسپیکر - چونکہ اب ہم نے تحریک التوازن مٹان ہے دو سوالات ہیے

ان کو ختم کر دیں۔

مسٹر احمد داس بھٹی

جناب اسپیکر۔ آپ ملاحظہ فرمائیں۔ چار سفر کے سوالات ایک ہی دن لائے گئے ہیں حالانکہ روایت یہ ہوئی چاہیے کہ ایک دن ایک محکمہ کا سوال آنا چاہیے۔ جبکہ ابھی تک ڈاکٹر مالک صاحب سردار ڈومبلی صاحب عبدالقہار صاحب کے سوالات باقی ہیں۔ جبکہ سوالات کیلئے ایک گھنٹہ کا وقت ہے۔ ہم سوالات لائے ہیں اور آپ ان سوالات کو نظر انداز کر دیں ہیں ڈراپ کر رہے ہیں یہ سراسر نافضاف ہے یا تو ان سوالات کو چلائیں یا بھر انہیں کل یا پرسوں یعنی آئندہ کے لئے رکھ لیں۔

مسٹر محمد ورخان کاظم

جناب اسپیکر۔ میری تجویز ہے کہ آپ پندرہ (وزیرِ مواصلات و تعمیرات)

یا بیس منٹ مزید یہی جھوٹی سی بات ہے۔

جناب اسپیکر۔ میں سمجھتا ہوں تحریک التوازن پڑام کے گاہم وہ نہیں ہے ملکیں کے۔

مسٹر احمد داس بھٹی

جناب اسپیکر۔ آپ منصف کی گرسی پر سمجھیے، میں آپ سے پہلے اسپیکر کی وقت بڑھاتے رہے، میں باقی محیز کے سوالات دوسرے دن کیلئے رکھ دیں یہ عوامی مفادات سے متعلق ہیں۔

جناب اسپیکر۔ نواب محمد اسلم ریسیانی صاحب آپ کچھ فرمادے تھے۔

سردار ناظم العزیز ہری (وزیر پلیڈیاٹ) (پوائنٹ آف ارور) جناب والا!

حسن طرح مری صاحب نے کہا کہ ہم سب بلوچستان کے ہیں اور ہم اس دھرتی کو اپنی ماں سمجھتے ہیں بڑی خوش آئندگی ہے بہر حال اس دھرتی کو ہر کوئی اپنی ماں سمجھتا ہے جہاں تک مری صاحب نے کہا مثبت سائیڈ اور منقی سائیڈ میں ہمیں نے جائیں تو جناب ہماری یہ پالیسی نہیں رہی ہے ہم نے ہمیشہ سے یہ کوشش کی ہے کہ ہم تمام دوستِ تمام ساتھیوں کو ساتھ لے کر چلیں حتیٰ کہ ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب نے بھی کہا ہے کہ اپوزیشن کے جو ہمارے ساتھی، میں ہم ان کو کبھی ساتھ لے کر چلیں گے۔ اور انشاء اللہ ہماری یہ کوشش ہو گی کہ ہم سب آپ لوگوں کو ساتھ لے کر چلیں۔ اختلاف برائے اختلاف پر ہم مقین نہیں رکھتے اور ہم یہ موقع کرتے ہیں کہ جس طرح اپوزیشن نے ہمارے ساتھ تعاون کیا ہے اس طرح وہ آئندہ بھی اپنا تعاون ہماری رکھیں گے۔ دوسری بات یہ ہے کہ مری صاحب نے کہا کہ جس طرح اسلام ریسیانی نے بلاک کا حوالہ دیا انہوں نے کہا کہ ارجمند اس بگٹی نے کہا کہ اسیں اپوزیشن کے لوگوں کو نہیں بلا�ا گیا ہے تو جناب یہ آپ خود بہتر سمجھتے ہیں۔ کیونکہ اس وقت تو ہم اپوزیشن میں بھی ہوئے تھے لیکن ہم یہ تسليم کر رہے ہیں، میں کہ آپ نے انداد کیا ہے آپ نے اپوزیشن کے لوگوں کو بلا یا ہے آس اے ڈی پی میں جو بن رہی تھی۔ اسیں آپ نے ان کو بلا کے بٹھایا لیکن ابھی آپ خود نہیں مانتے کہ جی ہم نے نہیں بلایا ہے۔ تو وہ آپ ہی کی حکومت تھی۔ اور آپ بہتر سمجھتے ہیں کہ آپ نے بلا یا ہے کہ نہیں ہمیں وضاحت کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

حکمہ تعلیم میں ان اساتذہ کی تعداد کس قدر ہے جو اپنی ملازمت کی مقررہ معیاد پوری کر لینے کے باوجود اب تک بدستور ملازمت یہی ہیں۔ نیز یہ کبھی تباہیں کہ ایسے اساتذہ اپنی ملازمت سے کب روایاً مرنٹ کئے جائیں گے جن کی حد روایاً مرنٹ پوری ہو چکی ہے۔؟

وزیر تعلیم۔

محکمہ تعلیم میں صرف عبدالجید ہے۔ وی ٹی گورنمنٹ ہائی سکول وحدت کالوفی کوئٹہ کو حکومت کے احکامات کے مطابق دو سال کیلئے مزید ملازمت میں تو سیع دیگئی ہے۔ جو کہ ۹ دسمبر ۱۹۹۲ کو ختم ہو رہی ہے۔

سردار چاکر خان ڈومکی۔ (ضمی سوال) جناب اسپیکر: پورے بلوچستان میں صرف ایک استاد کو نہ نبایا گیا ہے۔ کیا یہ درست نہیں ہے کہ فعل چھمٹی میں ایسے استاد ہیں جو روایاً مرنٹ کے بعد اثبک کام کر رہے ہیں؟

وزیر تعلیم۔ اس سلسلہ میں آپکو مزید تفصیل دے دے ذکر گا۔ چونکہ اسوقت جو سٹ میرے پاس موجود ہے جو مجھے محکمہ نے دی ہے اسکے مطابق تو صرف ایک جو دی پیغمبر کا ذکر ہے۔ اگر ایسی بات ہے تو آپکو چیمبر میں دے دے ذکر گا۔

سردار چاکر خان ڈومکی۔ جناب والا! میں لست دیکھ مطمئن نہ ہو گا۔ یا میں آپکو لست دوں گا۔

جناب اسپیکر۔ اگلا سوال۔

ملا سکھیں ٹھیک ہے اسیں کوئی شک نہیں ہے۔ میں تو اس چیز کی
clarification مانگ رہا تھا وزیر تعلیم سے تو وہ اس بیکار کے جواب کے باسے میں کسی حد تک شاید رات کو
میرے خیال میں مطالعہ نہیں کیا ہے۔ مشکریہ میں نے
postpone کو دیا۔

جناب اسپیکر۔ سوالات کا مندرجہ ختم کرتے ہیں۔

نواب محمد اسماعیل ریاستی دوست مخزانہ۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں یہ مسئلہ
کلیئر کر دوں ماشاء اللہ معزز رکن مدنظر بھی رہ چکے ہیں۔ اور ان کو بھی پستہ ہے فیڈرل گورنمنٹ
کے گرانٹس بھی ہوتے ہیں اور دولوں regous میں اور اسیں
پرداشی گورنمنٹ کا بھی اسیں حصہ ہوتا ہے وہ بھی بہتر جانتے ہیں ابھی وہ اسکو postpone کرتے ہیں۔ یا اسکو چیمبر میں نمائاتے ہیں۔

جناب اسپیکر۔ ٹھیک ہے یہ آجائے اور باقی سوالات چونکہ وقت ختم ہو گیا ہے ایوان کے میز پر رکھتے ہیں۔

ہسٹریزن داس بگھی۔ جناب اسپیکر گزارش یہ ہے کہ چار ڈیپارٹمنٹس کے سوالات ایک ہی دن لائے گئے جبکہ سوالات کا وقت ایک گھنٹہ ہے۔ اس سے آگے بہت ہی ایم سوالات جو عمومی مفاد عامہ کے تحت ہم نے اس ہاؤس میں لائے ہیں تو ان سوالات کو آپ بالکل ignore کر کے ڈر اپ کر دے ہے ہیں۔ یہ سراسر حق تلقی ہے۔ تو میں آپ سے ضرور یہ سفارش کروں گا۔

میرظہ حسین خان کھوسم۔ (ضمی سوال) جناب والا! وہاں بچوں کی تعداد پانچ سو ہے اے ڈی پی برائے سال ۱۹۹۱ء میں کیا آپ اسے ڈال رہے ہیں؟

وزیر تعلیم۔ ۱۹۹۱-۹۲ کے بارے میں تو میں کلیئر نہیں کہہ سکتا۔ اگر priority پر پورا اتنا ہے تو ڈال دیں گے درج آپ اپنے فنڈز سے دے دیں۔

میرظہ حسین خان کھوسم۔ میرے خیال میں priority پر پورا اتنا ہے۔ پانچ سو بچوں کی تعداد ہے۔ چار لاکھ کی بات ہے۔

وزیر تعلیم۔ میں نے حال ہی میں دورہ کیا تھا۔ ہمارے ساتھ ایسے اسکول بھی ہیں جہاں بڑکوں کی تعداد دو ہزار ہے لیکن وہاں تکرے نہیں ہیں اس حساب سے تو provide کہاں ہو گی۔ جناب والا! میں خود وزیر تعلیم ہو کر بھی اپنے فلچ میں اے ڈی پی میں نہیں کرسکا ہوں۔ لہذا آپ دونوں صاحبان اپنے فنڈز سے پروایٹ کر لیں۔

میرظہ حسین خان کھوسم۔ اگر ڈسٹرکٹ حعفہ آباد میں اس کا نمبر آتا ہے تو اس حساب سے آپ کر لیں۔

وزیر تعلیم۔ ان شاء اللہ اگر تعداد اور میرٹ میں آتا ہے تو ضرور ڈالیں گے۔

جناب اپسیکر۔ اگلا سوال ڈاکٹر مالک صاحب کا ہے۔

جناب اسپیکر۔ اس بارے میں ہاؤس کی کیا رائے ہے۔ پھر یہ کس روں کے
تحت وقت cover ہوگا؟ یہ ہاؤس کی رضا مندی سے ہوگا۔ وقت کا تعین تو آپ کریں گے۔

سردار نامہ العزیزی۔ (وزیر ملدمیات) جناب اسپیکر! ہم آدھے گھنے سے
ایک ہی سوال پر بحث کر رہے ہیں۔ آپ ٹائم فلکس کر دیں تو بہتر ہوگا۔

جناب اسپیکر۔ آپ حضرات جو فیصلہ کریں۔ اگلا سوال لے لیتے ہیں اس
سلسلے میں مزید فیصلہ ہاؤس کو کرنا ہے۔ ایک گھنٹہ مزید طریقہ دیتے ہیں ابھی بارہ
بح رہتے ہیں۔ کیا مزید ایک گھنٹہ کیلئے آپ سب رضا مندی میں۔

ملک محمدزادہ خان کاظم فرمودا صلات و تعمیرات جناب اسپیکر۔ بارہ بج تک ٹائم دیتیں کافی ہے۔

جناب اسپیکر۔ جو حضرات وقت طریقہ دیتے کے حق میں ہیں وہ ذرا
تاکہ بات clear کریں۔

جناب اسپیکر۔ آدھا گھنٹہ مزید دے دیتے ہیں۔ اگلا سوال سردار چاکر خان
ڈسکی صاحب کا ہے۔

۱۵۹۔ سردار چاکر خان ڈومکی۔
کیا وزیر تعلیم انداہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

سال ۱۹۸۸-۸۹

۱۰۴۶,۱۴۳ - ۱۲	خضدار
۵۲,۹۲۲, ۲۵	خاران
۹۹,۵۳۶ - ۵۰	لبیلہ
۱,۸۲,۳۸۱ - ۱۲	تریت
۹۰,۱۳۰ - ..	چنگوکر
۸۶,۲۳۵ - ۲۵	گوادر

سال ۱۹۸۹-۹۰

۱۸۸,۰۰۰ - ..	پشین
۱,۶۶,۰۰۰ - ..	لورالانی
— ... ر۳۳ م ۱	ژوب
۷۴,۰۰۰ - ..	تمبو
— ... ر۳۵ م ۱	جعفر آباد
۳۵,۰۰۰ - ..	ڈیرہ بیٹی
۳۸,۰۰۰ - ..	کوہلو
۱,۳۴,۰۰۰ - ..	قلات
۱,۴۴,۰۰۰ - ..	خضدار
۵۳,۰۰۰ - ..	خاران
.. - .. ر ۱	لبیلہ

۱۶۱ سردار فتح علی خان عمرانی۔

کیا فذر تعلیم از راه کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سال ۱۹۸۸ء میں گورنمنٹ سکول غلام رسول ضلع جعفر آباد کا درجہ بڑھا کر ہائی سکول کا درجہ دیا گیا ہے۔ لیکن تاحال ہائی سیکشن کے لئے بلڈنگ کی تعمیر کی منظوری نہیں دی گئی ہے؟

(ب) اگر جزو الف، کا جواب ثابت میں ہے تو کیا حکومت اس سال کے اے ڈی پی میں ہائی سیکشن کیلئے بلڈنگ اور سکول کی چار دلیواری کی تعمیر کی منظوری دینے کا ارادہ رکھتی ہے تفصیل دی جائے؟

وزیر تعلیم۔

(الف) یہ درست ہے کہ گورنمنٹ ملک اسکول غلام رسول ضلع جعفر آباد کو ۱۹۸۸ء میں ہائی سکول کا درجہ دیا گیا ہے اور صرف اسٹاف فرامہ کیا گیا ہے لیکن درحقیقت اس اسکول کا درجہ سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت نہیں بڑھایا گیا تھا بلکہ اس وقت کے متعلقہ ایم پی اسے جناب اقبال احمد کھوسہ صاحب کی تجویز پر اس کا درجہ بڑھایا گیا تھا جنہوں نے وعدہ کیا تھا کہ وہ آئندہ سال اپنے ایم پی اسے فنڈ سے اس اسکول کے ہائی سیکشن کی عمارت اور چار دلیواری تعمیر کروائیں گے لیکن بوجہستان اس جملے کے تحصیل ہونے کے باعث یہ کام نہ ہو سکا۔

(ب) محکمہ تعلیم اس اسکول کو عمارت اور چار دلیواری فراہم کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اور سالانہ ترقیاتی پروگرام برائے ۱۹۹۱-۹۲ء کی تجویز میں اس سکیم کو بھی شامل کیا جائے گا تاہم عمارت اور چار دلیواری کی تعمیر کا درود مدار مطلوبہ رقم کی فرمائی پر ہو گا۔

سال ۱۹۸۹-۱۹۹۰

۱،۳۵,۰۰- ..	کوئٹہ
۱،۳۵,۰۰- ..	پشاں
۱،۳۵,۰۰- ..	لورالی
۱،۳۵,۰۰- ..	شوب
۱،۳۵,۰۰- ..	چاغی
۱،۳۵,۰۰- ..	سی
۱،۳۵,۰۰- ..	تمبو
۱،۳۵,۰۰- ..	جعفر آباد
۱،۳۵,۰۰- ..	ڈیرہ بھٹی
۱،۳۵,۰۰- ..	کوہاڑو
۱،۳۵,۰۰- ..	کچھی
۱،۳۵,۰۰- ..	قلات
۱،۳۵,۰۰- ..	خضدار
۱،۳۵,۰۰- ..	خامان

سال ۱۹۹۰-۱۹۸۹

۱،۳۵,۰۰- ..	سبیله
۱،۳۵,۰۰- ..	تریت
۱،۳۵,۰۰- ..	پنجگور
۱،۳۵,۰۰- ..	گوار
۱،۳۵,۰۰- ..	زیارت
۱،۳۵,۰۰- ..	قدوسیف اللہ

نمبر ۹۳ ڈاکٹر عبد الملک۔

کیا وزیر کھلیل شفاقت از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ
صوبہ میں مختلف کھلیلوں کے فروغ کے لئے کل کس قدر رقم مختص کی گئی ہے نیز اس رقم کی
ضلع دار تقسیم کی تفصیل بھی دی جائے؟

میر جان محمد خان جمالی
وزیر کھلیل شفاقت

سال ۱۹۸۰ء تک ضلع دار قومات جو کہ تقسیم ہونے میں درج ذیل ہیں۔

سال ۱۹۸۰ - ۸۸

کوئٹہ	۵,۵۹,۸۳ - ۶۲
پشاور	۱,۴۸,۳۴۸ - ۳۷
لوراٹی	۱,۷۵,۶۹۲ - ۱۲
ژوب	۱,۳۳,۹۰ - ۶۲
چاندی	۶۶,۸۲۵
سیبی	۹۱,۳۳۲ - ۱۳
نفیر آباد	۲,۰۳,۶۰۳ - ۶۳
کوہاٹ	۲۸,۲۹۱ - ۳۴
ڈیرہ گنڈی	۲۳,۱۸۳۶ - ۹۹
چکمی	۱,۰۷,۳۸۹ - ۵-

۳۵.../-	ٹیبل ٹینس	- ۱۹
۱۳.../-	سائکلنگ	- ۲۰
۱۳.../-	بادھی بلڈنگ	- ۲۱
۱۷.../-	والی بال	- ۲۲
۱۳.../-	کرٹے بودوکان	- ۲۳
۷.../-	باسکٹ بال	- ۲۴
۷.../-	پلیٹرو	- ۲۵
۱۳.../-	ریسلنگ السیوی ایشن	- ۲۶
۷.../-	تائی کھانڈو	- ۲۷
۷.../-	سومنگ	- ۲۸
۱۲۹.../-	کوچنگ	- ۲۹
۵۸.../-	اولمپیک سپورٹس مین	- ۳۰

۱۹۸۸-۸۹ء کے مالی سال کے دوران ہبوبہ بلوچستان میں مختلف گھیلوں

پر خرچ کی گئی رقم کی تفصیل۔

۱۰۵.../-	کرکٹ	نیچار
۱۰۵.../-	ہاکی	۲
۱۰۵.../-	فٹ بال	۳
۵.../-	ویٹ لفٹنگ	۴
۵.../-	باسکٹ	۵
۳۵.../-	شترنچ	۶
۱۱۲۰.../-	اولمپیک السیوی ایشن	۷

سال ۱۹۸۸-۱۹۸۹ء

۸۴,۰۰۰ - ..	گوادر
۹۰,۰۰۰ - ..	پنجبور
۱,۸۲,۰۰۰ - ..	ترہت
۲۳,۰۰۰ - ..	زیارت
۸۶,۲۰۰ - ..	کچھی

سال ۱۹۸۹-۱۹۸۸ء

۵۰,۰۰۰ - ..	کمشنر کوئٹہ
۵۰,۰۰۰ - ..	" قلات
۵۰,۰۰۰ - ..	" مکران
۵۰,۰۰۰ - ..	" سبی
۵۰,۰۰۰ - ..	" لورالانی
۵۰,۰۰۰ - ..	" نصیر آباد

سال ۱۹۹۰-۱۹۸۹ء

۵۰,۰۰۰ - ..	کمشنر کوئٹہ
۵۰,۰۰۰ - ..	کمشنر قلات
۵۰,۰۰۰ - ..	" سبی
۵۰,۰۰۰ - ..	" مکران
۵۰,۰۰۰ - ..	" نصیر آباد
۵۰,۰۰۰ - ..	" ژوب

۱۳۹۰/-	کوچنگ	-۲۹
۵۸۰/-	اولڈ پرڈس مین	-۳۰
۱۹۸۹-۹۰ کے ماں سال کے دوران صوبہ بلوچستان میں		
مختلف کھیلوں پر خرچ کی گئی رقم کی تفصیلے -		
۱۵.../-	بیشک	
۱۵.../-	کرکٹ	-۱
۱۵.../-	پاکی	-۲
۱۵.../-	فٹ بال	-۳
۵.../-	دیٹ لفٹنگ	-۴
۵.../-	باکنگ	-۵
۳۵.../-	شترنچ	-۶
۱۱۲۰/-	اولمپیک اسیوسی ایشن	-۷
۱۲۰۰/-	پولو	-۸
۱۵.../-	ویمن	-۹
۳۵.../-	باسکٹ بال	-۱۰
۵.../-	ٹینس	-۱۱
۳۵.../-	ایچلیٹکس	-۱۲
۷.../-	کرڈی	-۱۳
۳۵.../-	جناسکٹ	-۱۴
۳۵.../-	چلتی ایڈویچر	-۱۵
۳۵.../-	سکوالش	-۱۶
۳۵.../-	بیڈ منٹن	-۱۷

۱۹۸۷ء کے مال سال کے دران صوبہ بلوچستان میں مختلف کھیلوں پر
خراج کی گئی رقوم کی تفصیل۔

نمبر شمار

۱۵۰۰۰/-	ہاکی	- ۱
۳- ۱۱۵۲/-	فٹ بال	- ۲
۳۱- ۹۷۳۴/-	کرکٹ	- ۳
۳۲۵/-	وین سپورٹس	- ۴
۵۲۵۵۳- ۳۰	اسٹھلینکس	- ۵
۵.... /-	دیٹ لفٹنگ	- ۶
۳.... /-	بادی بلڈنگ	- ۷
۱.... /-	ٹیبل ٹینس	- ۸
۲۵.... /-	بیڈ منڈن	- ۹
۵۰,۰۰۰/-	لانگ ٹینس	- ۱۰
۵۱.... /-	باکنگ	- ۱۱
۳۷.... /-	سکواش و بیٹس	- ۱۲
۲۴۲۵۰/-	بائکٹ بال	- ۱۳
۷.... /-	پولو	- ۱۴
۱۷.... /-	جوڈو کرکٹ	- ۱۵
۱۸۷۵۴/-	ولی بال	- ۱۶
۳۸۲۰۰/-	اوسمیک	- ۱۷
۱۱۲۰۰/-	کرکٹ کوچنگ سکول	- ۱۸

پبلک سرکس کمیشن نے ان آسامیوں کے خلاف اپورٹس آفیسر ان کا تقریر کیا تھا انظامت کھیل کو اس امر کی کوئی اطلاع نہیں کہ آفیسر من ذکور اپنی ڈیوٹی سے غیر حاضر ہے۔ فتنہ کھیل کو پبلک سرکس کمیشن نے مراحل جات موصوف ہوئے ہیں۔

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ۔ (ضمنی سوال)

میں نے جو سوال کیا تھا اس میں یہ ہے کہ جس نبہے کو پبلک سرکس کمیشن نے ہوں۔ میں نے جو سوال کیا تھا اس میں یہ ہے کہ حس نبہے کو ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ کے حوالہ سے رکھا ہے اسکو کس ڈسٹرکٹ ڈویژن کے کوئی یا میرٹ کے حوالہ سے رکھا گیا ہے۔ جیسا رکھا ہے اسکو کس ڈسٹرکٹ ڈویژن کے کوئی یا میرٹ کے حوالہ سے رکھا گیا ہے۔ جیسا رکھا ہے اسکو کس ڈسٹرکٹ ڈویژن کے کوئی یا میرٹ کے حوالہ سے رکھا گیا ہے۔

لہذا میرے سوال کو آپ ^{clarity} کلیئر نیکی کریں۔

میر جان محمد خان جمالی

وزیریرومنزائزڈ بخیر ایڈمنیسٹریشن آپکے سوال کے ساتھ گھسٹرم گھیٹر نہیں ہوں۔ عبدالدم کا کٹ ان کا نام ہے اسکو پبلک سرکس کمیشن نے سیلیکٹ کر کے مکران بھج دیا تھا۔

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ۔

جناب میرا سوال یہ تھا کہ اس نبہے کو کس فعل کے سروں کوئی سے بھرتی کیا گیا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ آپکو ڈیار ٹنٹ نے غلط جواب دیا ہے۔ آپکو جو اطلاع دی گئی ہے وہ غلط ہے۔ جب سے اس نے چارج سنہلا لائے ہے اس کے بعد سے وہ نبہہ وہاں پر موجود نہیں ہے۔

۱۳.../:	پولو	-۸
۱۵.../:	وین	-۹
۲۵.../:	باسکٹ بال	-۱۰
۲۵.../:	وین ہائی سیکوریٹشن	-۱۱
۵.../:	ٹینس	-۱۲
۳۵.../:	اتھیکس	-۱۳
۷.../:	کھڈی	-۱۴
۳۵.../:	جنائن ہائی سیکوریٹشن	-۱۵
۳۵.../:	چلتا ایڈنچر	-۱۶
۳۵.../:	سکواش	-۱۷
۳۵.../:	بیڈ منٹن	-۱۸
۳۵.../:	ٹیبل ٹینس	-۱۹
۱۳.../:	سائکلنگ	-۲۰
۱۳.../:	باؤ بیڈنگ	-۲۱
۱۳.../:	والی بال	-۲۲
۱۳.../:	کراٹے بودکان	-۲۳
۱۳.../:	دنیگ ہائی سیکوریٹشن	-۲۴
۷.../:	باسکٹ بال	-۲۵
۷.../:	پیڑو	-۲۶
۷.../:	ٹائی کو انڈو	-۲۷
۷.../:	سوئنگ	-۲۸

۱۲۴۵	اسکیمات	سال ۱۹۸۶-۸۸ء
۳۱۹		سال ۱۹۸۸-۸۹ء
۱۲۲۸		سال ۱۹۸۹-۹۰ء

کل ٹوٹلی اسکیمات ۲۸۲۱

چہاں تک اسکیموں کے انفرادی یا اجتماعی ہونے کا تعلق ہے۔ تو اس سلسلے میں تحریر ہے کہ محکمہ منصوبہ نہری و ترقیات نے ہر معزز رکن اس بیل کی تجویز کر دادا کیم کو اجتماعی سمجھتے ہوئے اسکی منظوری دی ہے۔ پھر بھی اگر معزز رکن اس بیل مزید تفصیلات جاننے کا خواہاں ہے تو اس سلسلے میں بچھلے سالوں کی تحقیقات کیلئے کی روپرٹ صوبائی اس بیل کے ریکارڈ میں موجود ہے۔

* ۵ میر عبدالکریم نوشیروانی۔ (ایک معزز رکن نے دریافت کیا)

کیا وزیر منصوبہ نہری و ترقیات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ (الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت بنیو لینٹ فنڈ سٹیٹ کے تحت سرکاری ملازمین کو سربراہ روڈ پر زمین دینے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو ملازمین کو کتنے کن شرائط و قواعد کے تحت یہ بلاٹ دینے جائیں گے اور اس منصوبہ پر حکومت کا کتنا خرچ آئے گا۔؟

وزیر منصوبہ نہری و ترقیات۔

(الف) درست ہے۔

(ب) بناولنٹ فنڈ ہاؤسنگ سکیم سربراہ میں ان سرکاری ملازمین کو بلاٹ دینے جائیں گے جن کے اپنے نام پر یا ان کے شرکاء دیانت یا ان کے زیر کفالت بجوانے نام پر منسپل کارپورشن کوٹے

جناب اسپیکر۔ اگلا سوال

نمبر ۹۳۔ ڈاکٹر عبد المالک۔

کیا وزیر کھیل و تفاوت از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ
(الف) کیا یہ درست ہے کہ مکران ڈوئین میں کھیلوں کو فروغ دینے کے لئے ایک اسپورٹس
آفیسر مقرر کیا گیا ہے؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات ہے تو اس اسپورٹس آفیسر کا نام وضلع رہائش
کی تفصیل دی جائے۔ نیز اس اسپورٹس آفیسر کو کس ضلع کے سروکوٹ کوٹھ سے
بھرتا کیا گیا ہے اور کب سے اپنی ڈیلوٹ سے غیر حاضر ہے۔ تفصیل دی جائے؟

میر جان محمد خان جمالی وزیر کھیل و تفاوت۔

(الف) یہ درست ہے کہ مکران ڈوئین میں کھیلوں کو فروغ دینے کے لئے ایک اسپورٹس
آفیسر مسمی جناب عبد السلام کا کرٹ کاتقر بحوالہ نویں ٹیکلیشن نمبر ۲۰۲/۸۲ (ATEN)^{۵۰}
موہر خدمت ۱۱/۸ کیا گیا۔

(ب) مسمی خباب عبد السلام کا کرٹ اسپورٹس آفیسر مکران ڈوئین کا انتخاب بلوچستان پبلک
سروکیکشن نے کیا تھا اور اس ملن میں حکومت بلوچستان نے ان کا تقدیر نمبر ۱۹۸۹ء کو بیجیت
نمبر ۲۰۲/۸۸/۱-۱ (ATEN^{۵۱}) کیا تھا موصوف نے ۲۔ مئی ۱۹۸۹ء کو بیجیت
اسپورٹس آفیسر مکران ڈوئین ہیڈ کوارٹر تربیت میں چارج لیا۔ افسر منذکر کو کنٹرول شہر کا
رہنے والا ہے۔ حکومت بلوچستان نے تمام ڈوئین ہیڈ کوارٹرز کے لئے جن میں کوئی طے
ثرد، سبی، نصیر آباد، قلات کے نئے اسپورٹس آفیسر کی آسامیاں فراہم کی تھیں بلوچستان

تفصیل دی جائے۔؟

مولانا عاصمت اللہ

وزیر منصوبہ نبندی و ترقیات -

بیرونی امور کے شعبے میں اس وقت جو منصوبے زیر تکمیل ہیں ان کو محکمہ دار اور ضلع وار

تفصیل درج ذیل ہے۔

متعلقہ محکمہ	ضلع	امدادی ادارہ	منصوبہ	نمبر شمار
محکمہ زراعت	—	—	زرعی پانی کا نظم و ضبط کا دوسرا منصبہ	۱
محکمہ تعلیم	عالمی مقید	جین القوی ترقیاتی انجمنی	کوڈر پشین جوانی بندی	۲
محکمہ اپیشی	—	عالمی مقید	جعفر آباد تعمیرات	۳
محکمہ تعلیم	یوالیں ایڈ	یوالیں ایڈ	پانی کا نظم و ضبط کا جملہ	۴
محکمہ حیوانات	بلوجہستان	ایشیائی ترقیاتی بنیاد	سائنس تعلیم کا ترقیاتی منصبہ	۵
ہائیکوڈر جوانی بندی	شہر کوڈر پشین	شہر کوڈر پشین	اسکیم برائے ترقیاتی حیوانات	۶
محکمہ زراعت	بلوجہستان	جیاپان	زیریز میں پانی کی تجدید	۷
محکمہ زراعت	”	بین القوی ترقیاتی بنیاد	اندرونی ملکی تحریک میں ملک کی زیر کا منصبہ	۸
محکمہ تعلیم	بلوجہستان	اقوام متحدة ترقیات پروگرام	بلوجہستان میں چلپاں کا ترقیاتی منصبہ	۹
محکمہ زراعت	خضدار	نیدر لینڈ	افزارش بھج کا ترقیاتی منصبہ	۱۰
محکمہ زراعت	بلوجہستان	جیاپان	ترینیکاچ بخ خدمت اسلامہ بلوجہستان	۱۱
محکمہ اپیشی	”	بین القوی ترقیاتی بنیاد	بلڈ فرک کر۔ II کی امداد	۱۲
محکمہ اپیشی	یوالیں ایڈ	یوالیں ایڈ	زرعی تحقیقاتی منصوبہ دو مردم	۱۳

وزیر سرگز اینڈ جنرل ایڈمنیسٹریشن۔

جناب اسپیکر ہمیں یہ سوال موصول ہوا تھا لیکن ہمیں بعض چیزوں پری باریکی کے ساتھ دیکھنا ہوتی ہیں۔ اسے چیک کرنا ہوتا ہے کہ آیا وہ صاحب وہاں موجود ہیں یا غیر حاضر ہیں۔ یہ میں آپکو فلور آف دی ہاؤس پر کہہ دوں اسکے بارے میں فلیٹ کا ٹپیک مشتری یا کشٹر یا لٹر اس لالائی دیتا ہے یہ حاضر ہے یا غیر حاضر ہے یہ روایت رہی ہے۔ بہر حال اس قسم کی کوئی اطلاع ہمارے پاس نہیں ہے تاہم ٹپیک مشتری انفارمیشن کو اپاٹنٹ کر دیا گیا ہے کہ وہ انکو اُمری کر دیا اب چونکہ ہاؤس میں یہ بات ہو گئی ہے اخبارات اور پرسنل میں بھی آجائی گی۔ تمام اسکے غیر حاضری کے خلاف انکو اُمری شروع ہو چکی ہے۔

جناب اسپیکر۔ اگلے تین سوال میر عبدالکریم نو شیر وانی صاحب کے ہیے اسکے بعد ڈاکٹر عبد الملک صاحب کا سوال ہے۔

نمبر ۲۹۔ میر عبدالکریم نو شیر وانی (ایک معزز رکن نے دریافت کیا)

کیا وزیر منصوبہ بندی از راہ رکرم مطلع فرمائیں گے کہ

سال ۱۹۸۰ء تا ۱۹۹۰ء کے دوران صوبائی ارکین اسٹبل نے کون کوئی اسکیمات دیں۔ نیزان اسکیمات میں کتنی اسکیمات اجتماعی اور کتنی افرادی نوعیت کی تھیں تفصیل دی جائے۔

مولانا عاصمت اللہ وزیر منصوبہ بندی و ترقیات

سال ۱۹۸۶ء تا ۱۹۹۰ء کے دوران صوبائی ارکین اسٹبل نے کل ۳۸۲۱ اسکیمات تجویز کیں۔ ان اسکیمات کی فہرست اتھاں ضمیم ہے۔ لہذا اسٹبلی لاگبریری میں ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔ بہر حال سال دار تفصیل ذریج ذیل ہے۔

نمبر شمارہ	منصوبہ	امدادی ادارہ	فلح	محکمہ متعلقہ
۲۹	بوجہان ایر پاٹ دویں پٹ	یواس ایڈ (امریکہ)	پنجگور تربت اور گوارڈ	محکمہ منصوبہ نہدی و فنادی
۳۰	بوجہان یا ہی پروری کا منصوبہ	امدادی ادارہ ایشیائی	گوارڈ	محکمہ ہائی گیری
۳۱	-	ترقباتی منصوبہ	-	محکمہ موصلہ و تعمیرات
۳۲	سینی رکھنی روڈ	کوت سعوری فنڈ	سین کو ہولو واللہ	سین کو ہولو واللہ
۳۳	پنچی پاور چکٹ	یونکے برطانیہ	گوارڈ	دالپڑا
۳۴	کوت نند	کوت نند	کوٹ شہر	داس
۳۵	کوٹ و اسپلائی	نیدر لینڈ	کوٹ شہر	"
۳۶	بھکاری آب غلطان نعت	نیدر لینڈ	کوٹ شہر قلات و سینی کچھی	کوٹ شہر قلات و سینی کچھی
۳۷	پاک چمن اپنی مدد اپنے گرام پر جکٹ	جرمنی	شوب لولالہ رسیلہ	-
۳۸	-	-	نہیں کیا	محکمہ زراعت
۳۹	پٹ فنڈر پانڈر پر جکٹ	جاپان	سارے صوبے کیلئے	محکمہ موصلہ و تعمیرات
	پاک پولینڈ روڈ مشینی	پولینڈ	ایکر بکھار اور دالپڑا	کوٹ شہر پسین لولالہ سین
	بوجہان ترقیاتی بیک	روشیان ترقیاتی بیک	تلاخ خفیدہ اور رسیلہ	بوجہان تراویڈ و اسٹرائیڈ تریکار جیش
	-	-	کچھی	منصوبہ نہدی و تربت
	ملن فلڈ انگلینڈ	یورپی اقتصادی کمیٹی	-	جناب اسپیکر۔

جناب اسپیکر۔ ڈاکٹر عبداللہ حسید کے بعد اکتوبر مسٹر عبدالقہار خان کا ہے۔

* ۹۵ مسٹر عبدالقہار خان۔

کیا وزیر منصوبہ نہدی و تربت از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ
 (الف) کیا یہ درست ہے کہ سابقہ حکومت نے ایم پی اے فنڈر کی تحقیقات کے سلسلے میں حناب

یا کوئٹہ چھاؤں کی حدود یا کسی، ڈی اے کی کسی رہائشی سکم میں کوئی رہائشی مکان یا رہائشی پلاٹ نہیں ہے اور جنہوں نے سکم مذکورہ میں پلاٹ کی الامٹ کے لئے درخواست دیکر پلاٹ کی ۵۰ فیصد مجوزہ قیمت داخل کر دی ہے۔ پلاٹ کی ۵۰ فیصد مجوزہ قیمت ادا کرنے کے بعد تھا یا ۱۰۰ فیصد مجوزہ قیمت بارہ مساوی سہ ماہی اقساط میں وصول ہوگی۔ پلاٹ حاصل کرنے والے ملزم اور پلاٹ یا اس پر تعمیر کردہ رہائشی مکان فروخت کرنے کی اجازت نہیں ہوگی۔ اس منصوبہ پر تیار کردہ تجھنیے کے طبق تقریباً چھ کروڑ روپے خرچ ہوں گے۔

* ۳۱ میر عبدالکریم نوشیروانی۔ (ایک معزز رکن نے دریافت کیا)

کیا ذریمنصوبہ بندی و ترقیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ سال ۱۹۸۵ء تا ۱۹۹۰ء کے دوران صوبہ کے کون کون اصلاح / تحصیل میں مکمل / جاری ایکور پر کل کتنی رقم خرچ کی گئی تفصیل دی جائے۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات۔

سال ۱۹۸۵-۱۹۹۰ء کے دوران صوبہ کے تمام اصلاح اور تحصیلوں میں ترقیات اسکھوں پر اخراجات کی تفصیل معلوم کرنے کیلئے وقت درکار ہو گا۔ کیونکہ یہ ایک لمبی مسٹق ہے اور حکومت کے مختلف مکملہ جاہی سے معلومات حاصل کرنا ہو گا معزز اکیلن اسکلی کیلئے اصلاح کیلئے عرفی ہے کہ سوال کامکمل جواب اگلے اجلاس میں پیش کیا جائے گا۔

* ۹۱ ڈاکٹر عبد الملک۔

کیا ذریمنصوبہ بندی و ترقیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ اس وقت صوبہ میں کتنے منصوبہ فارن ایڈ سے چل رہے ہیں۔ ان منصوبوں کی محکمہوار اصلاح وار

(ج) مذکورہ بالا روپرٹ کے بارے میں حناب میر تاج محمد خان جمالی وزیر اعلیٰ بلوچستان نے حکم صادر فرمایا ہے کہ اسے کینٹ میں پیش کیا جائے۔

وزیر عبد القہار خان۔ (ضمی سوال) حناب اسپیکر! میراضنی سوال یہ ہے کہ میرے سوال کے نتھیٰ ج کا جواب تسلی بخش نہیں دیا گیا ہے۔ کیا ذریعہ موصوف تباہیں گے کہ جلسہ رشیدہ کی روپرٹ پیش کرنے سے وہ گزینہ کیوں کر رہے ہیں؟

وزیر ممنصوبہ بندی و ترقیات۔ سبم اللہ الرحمن الرحیم۔ حناب اسپیکر! آپ کے توسط سے میں معزز رکن کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جواب انہوں نے پڑھا ہوگا۔ اسیں موجودہ حکومت نے یہ احکامات صادر کیے، میں کہ اس روپرٹ کے سلسلہ میں جو معلومات سامنے آئیں ہیں وہ cabinet میں پیش کی جائیں گی اور انش دال اللہ یہ روپرٹ کینٹ میں پیش کی جائے گی۔ اس پر موجودہ حکومت فیصلہ دے گی۔ انش دال اللہ۔

وزیر عبد القہار خان۔ حناب اسپیکر! میرا لیک اور اضنی سوال ہے کہ وزیر موصوف نے ہمیں اور اس ہاؤس کو یقین دہانی کر دیں کہ کینٹ کی میٹنگ کا جو ہم نے مطالبہ کیا ہے کہ وہی روپرٹ اس طبقہ میں اجنبی کے ائمہ اجلاس میں پیش کریں گے۔ کیا اس کی ذریعہ صاحب وکلستہ ہیں؟

وزیر ممنصوبہ بندی و ترقیات۔ حناب اسپیکر! میں معزز رکن کو یقین دہانی تو ہنر کو اذلا کریں گے اور اس پر کینٹ کے ارکان بحث کریں گے۔ لیکن یہ کہ اس فیصلے کے بارے میں میں ابھی سے تباوں تو میرے خیال میں یہ عجلت ہوگی۔ اگر زندگی باقی رہے تو معزز رکن اس وقت بھی یہ سوال کر سکتے ہیں کہ روپرٹ کے بارے میں گورنمنٹ نے کیا فیصلہ کیا۔ جھہاں

نمبر شمار	منصوبہ	امدادی ادارہ	منبع	متحلقة محکمہ
۱۴	تھرڈ پلیٹ پر جیکٹ	ایشیان ترقیات بنیک	،	محکمہ صحت
۱۵	خواک کامپلی پروگرام	بین الاقوامی تنظیم صحت	،	،
۱۶	بچوں کیلئے ہسپتال	جرمنی	کوئٹہ	،
۱۷	بندز تعلیم کامنسو برا ہائیلایتس	ایشیان ترقیات بنیک	بلوچستان	محکمہ تعلیم
۱۸	پٹ فیڈر نہر کا منصوبہ	او۔ ای۔ سی۔ زین/جاپانی	جعفر آباد، تجو	محمد ابی پاشی وزارت اور واپڈا
۱۹	سیلانی نقصانات کی بجائی کام منصوبہ	بین الاقوامی ترقیات بنیک	تروب لورالائی، جوہان	محکمہ ابی پاشی
۲۰	کوئٹہ میں سیلانی پانی کی روک تھام کا منصوبہ	ایشیان ترقیات بنیک	کوئٹہ	،
۲۱	کھنیتوں سچنڈی تک شرک (مرحلہ اول)	جعفر آباد، تجو	،	محکمہ مزادرات
۲۲	کھنیتوں سچنڈی تک شرک (مرحلہ دوم)	کچھ لورالائی، بید	،	،
۲۳	سترکیس غانہ کی مشیری	چین	بلوچستان	،
۲۴	دی آئندہ تخت کوئٹہ کامیاب کا منصوبہ	بین الاقوامی ادارہ صحت	،	محکمہ صحت
۲۵	بوہستان مائیزار ٹکٹش انڈ ایکٹچر	حضور اثر و سید	ولڑ بنیک کے ایف ڈبلیو	محکمہ ابی پاشی
۲۶	ڈولیپٹ پر جیکٹ	جرمنی، نیدر لینڈ	لورالائی کچھ لپشن اور سی	،
۲۷	سمال ایکٹشن سکیم	کوت نہڈ	نیپر آئندہ دو ٹون کے علاوہ ۱۰۰ تنزیں	،
۲۸	ایکٹچر ایکٹشنس انڈ	عالیٰ بنیک	کچھ افسر آباد، سبیدہ	محکمہ ریاست لورالائی
۲۹	بیاڈ	یورپی افکاری کینوٹ	جعفر آباد لورالائی قلات	محکمہ ابی پاشی
۳۰	-	-	پشمند کچھ سبیدہ تربت	،

مسٹر ارجن داس بھٹی۔ جناب اسپیکر! جب میں نے سوال پہنچا تھا شاید اسکار بکار دا بیس طے کیا جائے میں بھی پوچھا۔ میں بڑے ادب سے یہ کہوں گا کہ یہ غلط فہمی اس بدل سیکرٹریٹ کو ہوئی ہے۔ یا پھر وزیر صون حصہ سکرٹریٹ میں بھی پوچھا۔ میں بڑے ادب سے یہ کہوں گا کہ یہ غلط فہمی اس بدل سیکرٹریٹ کو ہوئی ہے۔ یا پھر وزیر صون حصہ نے آس چیز کے بارہ میں جواب نہیں پہنچایا۔ پھر پر لکھا ہے کہ جواب موصول نہیں ہوا۔ ہم اس جواب کے متعلق کیا سمجھیں کہ یہ سوال ذریخزاد سے متعلق ہے؟ یا محکمہ منصوبہ بندی سے متعلق ہے؟ یا پھر کسی دوسری ذمارتے سے متعلق رکھتا ہے؟

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات۔

جناب والا! معزز مبرک خدمت میں یہ گذارش ہے کہ یہاں

تو سوال کتنوں کی معلومات پر منحصر ہے اور اسکا تعلق ان کی ایجوکیشن سے ہے۔

تو سوال کتنوں کی معلومات پر منحصر ہے اور اسکا تعلق ان کی ایجوکیشن سے ہے۔

مسٹر ارجن داس بھٹی۔

جناب والا! میں یہ گذارش کروں گا کہ وزیر صاحب پر سنبل ہوتے

جاری ہے۔ اس سوال کو بھی ہم pending میں رکھتے ہیں اور میں یہ گذارش کرتا ہوں کہ یہ استحقاق م Jord ج ہونے والی بات ہے آپ اس بدل سیکرٹریٹ سے میرا سوال مکلوائیے اسے بہ نفس غمیس خود ملا حظ فرمائیں۔

یہ question سے منسوب تھا۔

جناب اسپیکر۔

ملک سرور خان کا کمر

فریقانہن و پارلیمانی امور

جناب والا! میں ارجن داس صاحب کے بارے میں یہ عرف کرنا

چاہتا ہوں کہ

مسٹر ارجن داس بھٹی۔

جناب والا! میرے بارے میں نہیں بلکہ میرے سوال کے بارے میں فرمائیں۔

جیس رشید کی سربراہی میں ایک تحقیقات کمیٹی قائم کی تھی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ کمیٹی نے اپنی رپورٹ حکومت کو پیش کی ہے لیکن تعالیٰ یہ رپورٹ نہ منظرِ عام پر آئی ہے؟ اور نہ ہی یہ قاعدگیوں اور خرد برداری میں موث افراد کے خلاف کوئی کارروائی عمل میں آئی ہے؟

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ رپورٹ کو اس معزز ایوان میں پیش کرنے بے قادر گیوں اور خیانت کے مرتكب افراد کے خلاف کوئی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر نہیں تو وجہ بتلائی جائے؟

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات.

(الف) یہ درست ہے کہ سابقہ حکومت نے صوبائی کابینہ کے فیصلہ کی رو سے ایم پی اے فڈری کی تحقیقات کے سلسلے میں خباب جیس رشید صاحب کی سربراہی میں ایک تحقیقات کمیٹی بندریعہ ٹیکلشن نمبر ۱/۶۴۵/۵/۵ (۲) ۵۰۸ مورخہ ۲۴ مارچ ۱۹۹۰ء کو اس وقت کے ذریعہ اعلیٰ خبابے

(ب) تحقیقات کمیٹی نے اپنی رپورٹ مورخہ ۳ مارچ ۱۹۹۰ء کو اس وقت کے ذریعہ اعلیٰ خبابے نواب محمد اکبر خان بھٹ کو پیش کر دی تھی۔ اندریں بارہ اہلوں نے ایک پریس کانفرنس مورخہ ۳ مارچ ۱۹۹۰ء کو ملوانی تھی جسیں کا ذکر اخبارات میں شائع ہو چکا ہے محکم منصوبہ بندی و ترقیات نے رپورٹ کے باسے میں ایک خلاصہ مغربن کارروائی لازمہ حکام بالا کو اسال کیا تھا۔ جس پر نگران ذریعہ اعلیٰ نے فرمایا کہ:-

I - حسابات کی پریتال رہ ۱۹۸۵ء (۱۹۸۹ء تا ۱۹۸۵ء) کے لئے آڈیٹر جنرل آف پاکستان کو لکھا جائے۔

II - ان سرکاری آفیسران / ملازمین اور اشخاص جو خرد برداری میں ملوث ہوں کی فہرست بعض الزامات تیار کر کے پیش کی جائے۔

مسٹر ارجن داس بھٹی۔ جناب والا جب میں نے اپنا سوال اسمبلی میں پھینجا تھا تو
..... (مذاہلہ تیس)

جناب اسپیکر۔ آپ سُنبئے تو سہی میں تھوڑی سی وضاحت کر دوں۔ اس سلسلہ میں مزید آپ اسمبلی کے سیکرٹری سے رابطہ کر سکتے ہیں۔ اور ذریخراز سے بھی پوچھ سکتے ہیں۔

مسٹر ارجن داس بھٹی۔ جناب والا میں یہ گزارش کروں گا کہ میرے خیال میں یہ question طراز ہم سوال ہے۔ اسے کل کیلئے ملتوي کریں۔ یا پرسوں کیلئے ترسوں کیلئے خدا اس کو فدائی نہیں ہے۔ بھیجیں اس سے عوام کی امیدیں والستہ ہیں۔ عوام انتظار میں ہیں کہ موجودہ حکومت ہمارے لئے کیا کرے گی۔

جناب اسپیکر۔ جناب ارجن داس بھٹی آپ کے سوال کا جواب فراہم آئیگا۔ طریقے سے اس کے بعد آپ اسمبلی سیکرٹری سے بھی ملیں۔ اور اگر فزورت پڑی جہاں جس طریقے سے proper اور جس سے سوال پوچھا جاتا ہے۔ ان سے آپ سوال پوچھیں گے۔ اسکا جواب آئے گا۔

مسٹر ارجن داس بھٹی۔ جناب والا میں ایک چیز کی وضاحت چاہوں گا کہ اسپیکر صاحب یہ کب جواب آئے گا۔؟

جناب اسپیکر۔ جب آپ سوال کریں گے۔

تک میرا تعلق ہے۔ اور جس محکمہ سے انہوں نے سوال کیا ہے میں بھی اسی cabinet کا ایک رکن ہوں۔ میں اپنی طرف سے یہ یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ جو کاروائی ہوگی سامنے آئیگی۔

مسٹر عبد القہار خان۔ حناب والا! اشکر یہ!

جناب اپسیکر۔ اگلے سوال مسٹر رجن داس بگو۔ کا ہے۔

بنہ۔ ۱۳) مسٹر رجن داس بگو۔

کیا وزیر منصوبہ نبندی و ترقیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بلوچستان کو گیس سرچارج کی مدد سے ہے راب روپے میں کے؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب ثابت ہے تو مذکورہ رقم کب ملے گی اور اس رقم کو کن کن مدت سے خرچ کرنے کا ارادہ ہے؟

(جواب ہصول نہیں ہوا)

مسٹر رجن داس بگو۔ جناب والا! میں سوال نمبر ۱۳ کے بارے میں میں نے

گزارش کی تھی۔

جناب اپسیکر۔ رجن داس صاحب آپ ہولانا صاحب سے اسکی وفاہت مُنذ لیں۔

وزیر منصوبہ نبندی و ترقیات۔ جناب والا! اس بارے میں معزز رکن کو غلط فہمی ہوئی ہے۔

اس سوال کا تعلق محکمہ منصوبہ نبندی سے نہیں ہے۔ بلکہ اس کا تعلق میری معلومات کے مطابق محکمہ خزانہ سے ہے۔

اگر انہیں اس سوال کے جواب کی ضرورت ہو تو آئندہ اجلاس میں محکمہ خزانہ سے یہ سوال کریں۔ اشکر یہ۔

اور اب اگر کچھ نہیں ملا ہے تو بھی مطمئن ہو کر جا۔ مجھے ہیں تو ہم کیا سمجھیں کہ ہمیں کیس سر چارچل رہا ہے،
ملے گایا نہیں ملے گا؟۔

پنجم ۱۲۲ ڈاکٹر کلیم اللہ۔

کیا وزیر کیوں ڈی۔ اے ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔
(الف) کیا یہ درست ہے کہ پری گل آغا ماذل سکول سیلانٹ ٹاؤن کوئٹہ کے بال مقابل ایک
قطعاً راضی تعداد ۲ ہزار قطع برائے حددیہ مذکول سنٹر مخصوص کی گئی ہے؟
(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات ہیں ہے تو ہند کورہ سنٹر کی تعمیر کا کام اب تک شروع نہ کرنے کے
وجہات کیا ہیں۔ نیز کیا اس سنٹر کا پیسی۔ دن نباہے۔ اگر نہیں، تو وہہ تبدال جائے؟۔

حاجی نور محمد صراحت وزیر کیوڈی اے

(الف) اس حد تک درست ہے کہ نز کورہ حجہ میں اگر قطعاً راضی تعدادی ۲۲، ۲۳، ۲۴ ہزار قطع
فیملی پلانگ اسیسوی ایشن آف پاکستان کو موخر ۹۔ ۹۔ ۱۰ برائے ماذل رسپروڈ کیوں
ہلیقلہ کلینک کے لئے الٹ ہوئی۔
(ب) پیسی۔ دن (۲۷۔ ۸۔ P.C) کی حضرت نہیں کیونکہ ہند کورہ اسیسوی ایشن نے دو (۲) سال کے
اندر اندر ماذل رسپروڈ کیٹیو کلینک کے لیے بلڈنگ کے مکمل کرنے ہے۔

جناب اسپیکر۔ اگلا سوال۔

پنجم ۱۲۳ ڈاکٹر کلیم اللہ۔

کیا وزیر کیوں ڈی۔ اے ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور۔ جی ہاں آپ کے سوال کے بارے میں یہ مسئلہ نشان فرانس کمیشن کے ذریعہ ہے جب اس پر فیصلہ ہو جائیگا تو اپکو اس بارے میں تبلادیا جائیگا کہ سوچ گئیں کی مدد کرنے کے لیے ملیں گے۔

مسٹر ارجمند اس بیکٹ۔

جناب والا! میں یہ عرض کر دوں گا کہ ۱۵ اور ۱۷ قبل یہ question

دیا گیا تھا۔ اور ۱۵ روز کے بعد بھی جواب ارشاد ہوتا ہے کہ جواب موصول نہیں ہوا۔ جناب والا! ہم کیا سمجھیں۔ پریس والے موجود ہیں۔ چینہز میں لوگ بیٹھتے ہوئے ہیں اور کثیر تعداد میں عوام موجود ہیں۔ وہ کیا سمجھیں گے۔ جب کہ روزنامہ جنگ کوئٹہ ۱۵، فوری میں اسٹینٹ آئی ہے۔ بہت سارے ہمارے سیاستدان جو اس وقت پارلیمانی گروپ میں بھی ہیں ان کی بھی یہ طبقاً مذکور ہے کہ گیس سرچارج بلوچستان کو ملنی چاہیے۔ حسین وقت ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب اسلام آباد تشریف لے گئے تھے جب تکی ہی آئی کی میٹنگ کے دوران اور مالیاتی کمیشن کی میٹنگ کے دوران ان کی یہ اسٹینٹ آئی تھی ذریعہ اعظم نے وجود نیا چاہا تھا وہ بیورو کریمی نے نہیں دینے دیا جناب ہم اس چیز کی وفاحت چاہتے ہیں۔

جناب والا! بلوچستان آپ کا بھی ہے اور ہمارا بھی ہے۔ بلوچستان کی سر زمین کے لوگوں کی نگاہ میں یہ پر بھی ہیں۔ کہ ہم انہیں کیا دے رہے ہیں۔ ان کے لئے کون سے وسائل مہیا کر رہے ہیں۔ خداخواستہ میری ذات کی بات نہیں ہے۔ جناب عالی! آپ لوگ خود بارہا اس چیز کے بارے پریس ریلیز دے چکے ہیں۔ حافظ حسین احمد مجعیت علامہ اسلام کے سرگرم رکن ہیں اور اس وقت نمائندے ہیں ان کا بیان آیا تھا کہ گیس سرچارج ملنا چاہیے۔ آپ اس چیز کا جواب نہ دیں تو ہم کیا سمجھیں اس جواب کو نہ دینے کی وجہ کیا ہے؟

جناب اسپیکر۔

اگر آپ متعلقہ سوال ذریغہ زانہ سے پوچھتے تو اس کا جواب آچکا ہوتا ہے۔

ڈاکٹر طیم اللہ خان

جناب اسپیکر! آسمیں نیادی مسئلہ یہ ہے کہ ان لوگوں کو جو پلاٹ دینیے جائے میں وہ یا تو سرکاری ملازم ہوتے ہیں یا متوسط طبقہ کے لوگ یا اس سے پنجے کے لوگ ہوتے ہیں۔ جناب وہ یکمیت رقم اداکرنے کے قابل نہیں ہوتے ہیں۔ اور بڑی مشکل سے یادھار کر کے جب وہ قسطیں اداکرتے ہیں۔ اسے بعد گورنمنٹ کی طرف سے ایکے وقت لاگو کیا جاتا ہے کہ اتنے عرصے تک آپکو بلڈنگ کی تعمیر شروع کرنی ہوگی۔ جناب ان لوگوں میں پچاس سو پرسنٹ ایسے لوگ ہیں جو ان قسطیوں کو ادھار کر کر یا کسی دوسرے طریقہ سے حاصل کر کے اداکرتے ہیں۔ قسط اداکرنے کے بعد ان میں اتنی استطاعت نہیں ہوتی کہ وہ آج کل کی مہنگائی کے دور میں بلڈنگ تعمیر کرنا شروع کریں۔ جناب میری ایک تجویز یا استدعا ہے کہ آسمیں اس طرح کچھ ترمیم کی جائے کہ اگر کوئی مقررہ وقت پر بلڈنگ کو شروع نہ کر سکے تو اس سے جرزاں دلیا جائے۔

جناب اسپیکر! میرا خیال ہے کہ اس سے ان طبقات کو جو بڑی مشکل سے قسطیں اداکرتے ہیں ان کیلئے کافی سہولت ہوگی۔ شکر یہ۔

جناب نور محمد صراف

(وزیر کوئٹہ ڈیلینٹ اتحادی شہری امور) لسم اللہ الرحمن الرحیم۔

جناب اسپیکر! اگر آپکی اجازت ہو تو میں اس سلسلہ میں معزز کرن کی خدمت میں کچھ وضاحت پیش کروں گا۔

جناب اسپیکر۔ جی نور محمد صاحبے۔

وزیر کیوڈی اے شہری امور

جناب اسپیکر! کوئٹہ ڈیلینٹ اتحادی شہری امور کے ماتحت میں اکیس کمرشل پلات سریاب روڈ پر اور اٹھائیس کمرشل پلات سر کی روڈ نے ماہ ستمبر۔ دسمبر ۱۹۸۹ء میں اکیس کمرشل پلات سریاب روڈ پر اور اٹھائیس کمرشل پلات سر کی روڈ

مسٹر احمد داس بگھٹی۔

جناب والا! میں نے سوال کیا ہوا ہے۔ میں نے ذریمتعلقہ

کو لکھا تھا۔

مسٹر محمد اسماعیل رئیسیان وزیر خزانہ۔ جناب والا! میں ان کی ضمنی تقریر کے جواب میں
گزارش کرنا چاہتا ہوں۔ پہلے تو آپ خود ہنفس نفیس سوال نکال کر دیکھیں کہ یہداں کو ایڈریس ہے
یا ذریم مخصوصہ بندی و ترقیات کو جیسا کہ انہوں نے فرمایا۔

مسٹر احمد داس بگھٹی۔ جناب! حباب نواب صاحب محترم میں نے سوال پر لکھا تھا.....

جناب پسیکر۔ آپ انہیں بولنے دیں۔

مسٹر احمد داس بگھٹی۔ جی۔ جی فرمائیں۔

وزیر خزانہ۔ جناب والا! جب ہم وہاں بیٹھتے تھے تو ہم بھی اسی طرح شود کرتے تھے
آپ نے ڈبلینپٹ سر چارج کی بات کی یہ ڈیانڈ ہماری بھی ہے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ یہ کن کن
مدات میں خرچ ہوں گی۔ جبکہ ۱۸ ارتاریخ کو مٹنگ ہے۔ جب ہم رقم لے کر آئیں گے
پھر ہم آپکو بتائیں گے کہ ہم کن کن مددات میں خرچ کریں گے۔ یہ رقم ہم بلوچستان کی ترقی کیلئے استعمال کرنے کے

مسٹر احمد داس بگھٹی۔ جناب والا! آپ کافر مانا بجا ہے۔ لیکن اخباروں میں یہ ہم
قسم کی باتیں اُرہی ہیں ہمارے فریر علی بلوچستان قائد ایوان صاحب کے بیان کے حوالے کے مطابق
کوئی مشترکہ مفادات کے اجلاس میں اگر ہمیں کچھ مل جاتا تو بھی ہم خوش ہوتے۔ اور واپس جاتے

مسٹر الہی خشنخنگر (سینکڑی ایمبلی)

جناب میر تاج محمد خان جمال صاحب کے درخواست ہے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ وہ کسی مٹنگ کے سلسلہ میں اسلام آباد جا رہے ہیں۔ انہوں نے پانچ ماہی سے سات ماہی تک تین دن کی چھٹی مانگ ہے۔

جناب اسپیکر۔ سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟
(رخصت منظور کی گئی)

سینکڑی ایمبلی۔ جناب ارجمند اس بھٹی صاحب نے نواب محمد اکبر خان بھٹی صاحب کے طرف سے ایک درخواست دی کہ ان کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے لہذا وہ آج کے اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتے ہیں۔

جناب اسپیکر۔ سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟
(رخصت منظور کی گئی)

سینکڑی ایمبلی۔ میر عبدالکریم صاحب کی طرف سے ایک درخواست ہے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ انہیں کسی ایم جنسی کام کے سلسلہ میں خاران جانا پڑ رہا ہے لہذا آج کے اجلاس میں وہ شرکت نہیں کر سکتے ہیں۔

جناب اسپیکر۔ سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟
(رخصت منظور کی گئی)

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ٹلائیٹ ٹاؤن کے کمرشل پلات لوگوں نے مہینگے داموں حزیر لئے تھے؟
 (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ پلاٹوں کی قیمت زیادہ ہونے کی بنا پر رقم دینے سے الٹیوں کے انکار پر / ۱۲ (فی صد) جرمانہ عائد کیا۔ اور بعد میں چیف سیکرٹری صاحب کے حکم کے مطابق پلات
 حاصل کنندگان نے فسٹلوں میں اپنے پلاٹوں کی رقم ادائیگی کر دی؟ -

(ج) اگر حزیر (الف) و (ب) کا جواب ثابت ہیں ہیں تو کیوڑی اسے انتظامیہ کی جانب سے غیرقانونی طور پر بیک وقت دو جرمانہ عائد کرنے کی وجوہات کیا ہیں۔ تفصیل دی جائے۔

وزیر کیوڑی۔ اے۔

(الف) کیوڑی۔ اے کی ایکم سیلائیٹ ٹاؤن میں کمرشل الٹیوں نے اپنی ہر ضریب سے پلات کیتے
 نیلامی میں بولی دی اور پلات حاصل کئے۔

(ب) یہ درست نہیں کہ پلاٹوں کی قیمت زیادہ ہونے کی بنا پر رقم دینے سے الٹیوں کے انکار پر
 ہم بزر جرمانہ عائد کیا گیا بلکہ حقیقت یہ ہے کہ الٹمنٹ کی ذر سے ۱۲٪ بزر جرمانہ عائد کیا گیا ہے
 بعد میں چیف سیکرٹری صاحب کے حکم کے مطابق ماسولیٰ چنالیک الٹیوں کے زیادہ تر نے مقرہ
 وقت پر اپنے پلاٹوں کی رقم کی ادائیگی نہیں کی جن سے جرمانہ وصول کیا گیا ہے۔

(ج) کیوڑی اے نے بیک وقت دو جرمانہ وصول نہیں کئے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ جن الٹیوں نے
 مقرہ اقسام کے تحت قیمت جمع نہیں کر دی اُن سے جرمانہ وصول کیا گیا۔

ڈاکٹر گلیم اللہ خان۔ جناب اسپیکر۔ سوال نمبر ۱۲۳ کی اگر وضاحت ہو تو بہرہ ہے۔

جناب اسپیکر۔ ڈاکٹر صاحب سوال نمبر ۱۲۳ سے متعلق آپ وزیر صاحب سے کیا
 سننی سوال پوچھنا چاہیئے؟

جناب اسپیکر۔

تھوڑے سخت معاہدہ جو پیش کی گئی یہ ہے کہ

میں قادہ نمبر ۵۵ کے تحت درج ذیل تحریک استحقاق کا نوٹس پیش کرتا ہوں:-
مسئلہ یہ ہے کہ بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قادہ نمبر ۱۲۸ میں واضح طور پر موجود ہے کہ جتنی
حبلہ مکن ہو گا اسکی مدد حذیل مجالس والیہ اسمبلی کی معیاد تک کیلئے منتخب کرے گی لیکن اب تک
مجالس والیہ اسکی نزدیکے جانے کی تیار پر اس ایوان کے اراکین کا استحقاق خود ہوا ہے
لہذا اس اہم مسئلہ پر اسمبلی کی کارروائی روک کر بحث کی جائے۔

جناب اسپیکر۔

اسمبلی کی کارروائی کو روک کر بحث نہیں کی جائیگی۔ اگر آپ اس
تحریک استحقاق کے سلسلہ میں رولز کے حوالہ سے کہیں تو اپوزیشن اور ٹریشوری پنجشیر مل کر
کٹیاں بناتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ پہلا اجلاس ہے اور دیسے کہیں آپ سب حضرات مل کر کٹیاں
بنائیں گے۔ جہاں تک ہمارا تعلق ہے تم تے اسکی سیکرٹریٹ سے اس سلسلہ میں نوٹس
دیا ہے۔ اب آپ اس سلسلہ میں آپس میں مل نہیں۔

ملک محمد سرور خان کا کڑ

وزیر معاہدات و تعمیرات و فالون و تربیانی امور۔ جناب اسپیکر ما جیسا کہ آپ نے فرمایا میں
معزز رکن کی تیقین دھانی کرتا ہوں کہ جناب اس سیشن کا آج دوسرا دن ہے، جو نہیں ہمارے قام
ایوان صاحب اسلام آباد سے اس ایوان میں واپس آئیں گے اور اسی سیشن میں یہ کٹیاں کام
شروع کر دیں گی۔ میں اس کا معزز رکن کو تیقین دھانی کرتا ہوں۔

مسٹر احمد راسٹمگھٹا۔ جناب اسپیکر! جناب سرور صاحب نے اس بات کو تسلیم

کونٹہ میں بذریعہ نیلام عام کامیاب بولی دیندگان کو الٹ کیتے ہیں۔ الٹنٹ کی رو سے الائیوں کو بلات کی تین چوتھائی قیمت چھ ماہ کی اقساط میں مورخہ ۱۰ مارچ ۱۹۸۱ء تا ۱۰ جون ۱۹۸۱ء تکے جمع کرنی تھی۔ جس کی تفصیل یوں ہے۔ پہلی قسط ۱۰ جنوری ۱۹۸۱ء سے دوسری قسط ۱۰ فروری ۱۹۸۱ء تیسرا قسط ۱۰ مارچ ۱۹۸۱ء چوتھی قسط ۱۰ اپریل ۱۹۸۱ء پانچویں قسط ۱۰ مئی ۱۹۸۱ء اور چھٹی قسط ۱۰ جون ۱۹۸۱ء کو، کوتاہی کی صورت چودہ فیصد کے حساب سے جرانہ عائد کیا گیا تھا۔ مساواۓ چھٹو لوگوں کے جنہوں نے بروقت قیمت ادا کر دی تھی، زیادہ تر الائیوں نے اس طرف دھیاں نہیں دیا۔ بعد میں الائیوں کے نمائندوں نے جناب چیف سیکرٹری، بلوچستان کو درخواست دی۔ انہوں نے کیوڑی اسے کے چھٹیر میں کو اس سلسلہ میں ہدایت دی کہ ان اقساط کی مدت کو بڑھائیں۔۔۔۔۔

اس سلسلہ میں میں وضاحت کر دوں کہ چیف سیکرٹری صاحب نے یہ رقم چوبیس اقساط میں وصول کرنے کی ہدایت کر دی تھی، لیکن اسکے بعد چونکہ تفصیل کافی لمبی ہے جبکہ چھ اقساط پہلے تمہیں اور اسکے بعد مزید چوبیس اقساط کے باوجود بھی ہمارے اللئی حضرت نے کوتاہی کی۔ اس صورت میں ہم نے ان سے چودہ فیصد سالانہ کے حساب سے جو تباہی اقساط ان کی ذمہ تھی وصول کیا۔ جو ہمارے کونٹہ ڈولینپٹے اتحارٹی کی رونگ کے مقابلہ ہے۔ اس سلسلہ میں معزز ممبر صاحب کو اگر مزید معلومات چاہیں تو ممکنہ اٹ دال اللہ انہیں اپنے آفس میں یا جہاں وہ چاہیں انہیں فراہم کر دوں گا۔

ڈاکٹر کلیم اللہ خان۔ جناب اسپیکر اس سلسلہ میں مزید باتیں چیت میں فریقا جس کے چھٹیر میں کروں گا۔

رخصت کی درخواستیں

جناب اسپیکر۔ اب سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں گے۔

ہمسرا جن داس بگٹی۔ حباب اسپیکر ہم صوبہ کے مقاد میں ہر ستم کا وہ تعاون کریں گے جو صوبہ کے مقاد میں ہو گا۔

حباب اسپیکر۔ مورخہ ۳ مارچ کے اجلاس میں دو تحریک التوار کا نوش دیا گیا تھا۔ ایک تحریک التوار ڈاکٹر عبداللہ صاحب اور دوسری تحریک التوار عبد القہار صاحب کی تھی۔ ترتیب کارروائی کے مطابق اب ان تحریک التوار پر ایوان میں بحث ہوگی۔ ڈاکٹر عبداللہ صاحب کی تحریک التوار یہ ہے کہ ۱۔ اس معزز ایوان سمیت پوری دنیا کو معلوم ہے کہ گذشتہ سات ماہ سے امریکہ اور اسکے اتحادی اور سیہونی حليفوں نے تاریخ کا ایک بدترین بھرمان پیدا کر لیا ہے۔ جس نے با آلا خراپ تباہ کن جنگ کی صورت اختیار کر لی اس دوران دنیا کے کوئے کوئے سے اس سامراجی اتحادیوں کے خلاف مظاہرے اور اصلاح اتنا نیت نہ اس جنگ جو یا ز اتحاد کے خلاف اپنی غرفت کا اظہار کیا۔ ہم نے بھی سیہونی مغادرات کے حامل اس عسکریت پسندی اور خوزیزی کی ہر ممکن فہرکو نہ مخالفت کی۔ اسکے لیے میں ہماری پارٹی نے ہمگانی طور پر صوبائی اسمبلی کے اجلاس بلا نہ اور خلیجی مسئلہ پر غور و خوشن کرنے کا مطالبہ کیا تھا۔ مگر افسوس ہے کہ ہمارے اس مطالبہ پر عمل نہیں کیا گیا اب گوکہ بہت دیر سے اجلاس منعقد ہو رہا ہے۔ لہذا ایوان کی کارروائی روک کر اس مسئلہ پر بحث کی جائے۔

حباب اسپیکر۔ عبد القہار خان صاحب کی تحریک التوار یہ ہے کہ ۱۔ امریکہ اور اسکے خود ساختہ شیطان اتحاد نے عرب ملت کی تیل کے ذ فائز پر قبضہ کرنے اور اسرائیل کی بالادستی کی قیام کیلئے کویت کی نہاد آزادی کا بہانہ کر کے عراق کے خلاف مسلح جاہزت شروع کیا شہروں پر ہوائی حملوں اور میزائل کی اتنا نیت سوریا شروع کی سکلوں، ہستالوں مسجدوں، کارخانوں، مقدس مقامات اور عوام انناس کے مرکزوں کو نشانہ بنایا گیا۔ حتیٰ کہ عورتوں

تحریک استحقاق نمبر ۳

جناب اسپیکر۔ اب جناب عبدالقہار صاحب اپنی تحریکیں استحقاق پیش کریں گے۔

میر عبدالقہار خان۔ جناب اسپیکر! حسین لسلہ میں میں نے تحریکیں پیش کی تھیں وہ مسئلہ دور ہو گیا ہے۔ پہلے سے معزز ارائیں کو جو لست میں تھیں اس میں سوال نمبر ۹۹ میر عبدالکریم فیروز صاحب کے نام سے دیتے تھے۔ حالانکہ یہ سوال میں نے کیا تھا۔ جناب اسپیکر میں اس تحریک کو

کرتا ہوں۔ withdraw

تحریک استحقاق نمبر ۴

جناب اسپیکر۔ دوسری تحریک استحقاق جناب میر عالم کردھا اپنی تحریکیں پیش کریں۔

میر محمد عالم کرد۔ جناب اسپیکر! آپکی اجازت سے میں قاعدہ نمبر ۵۵ کے تحت درج ذیل تحریک استحقاق کا نوٹس پیش کرتا ہوں۔
مسئلہ یہ ہے کہ بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قاعدہ نمبر ۱۲۸ میں واضح طور پر موجود ہے کہ جتنی جلد مکن ہو گا اسمبلی مندرجہ ذیل مجالس قائمہ اسمبلی کی معیاد تک کیلئے منتخب کرے گی لیکن اب تک مجالس قائمہ تشکیل نہ دیئے جانے کی بنا پر اس ایلان کے ارائیں کا استحقاق محروم ہوا ہے۔ لہذا اس ایم مسئلہ پر اسمبلی کی کارروائی روک کر بحث کی جائے۔

گرم ہونا چاہیے تھا۔ لیکن بہر حال اسکو ہم دیر سے شروع کر رہے ہیں میں سمجھتا ہوں اسی میں کوئی خانی نہیں میں دنیا کے حالات و اتفاقات کو اپنے حوالے سے آگے لے جاتا ہوں چاہیے ہماری خواہشات کچھ بھی ہوں۔ وہ بین الاقوامی سطح پر اپنے اثرات چھوڑتے جائیں گے۔ اس سلسلہ میں بلوچستان کی قائم سیاسی پارٹیوں نے مساوی مسلم لیگ کے جوان کے بس میں تھا انہوں نے علمی طور پر منظا ہرو کیا۔ پہنچتی سے سامراج کے عکس خوار حکمران خواب خرگوش میں اس طرح متبلہ ہو چکے تھے کہ اپنے امریکی آقا کے حکم کے بغیر جا گئے کا نام ہی نہیں لیتے۔

جناب اسپیکر! میں یہی مناسب سمجھتا ہوں کہ اس مسئلہ کو پاکستان اور عالمی سامراج کے حوالے سے جو ڈرتے ہوئے اپنی مختصر گزاری اس ایوان کے سامنے رکھوں دیسے ہی یہ بات بالکل واضح ہے کہ قیام پاکستان سے پہلے امریکی سامراج اس علاقے کے بارے میں نکر منہ تھا اور اپنی مفادات کے تحفظ کیلئے کافی پریشان تھا۔ جب یہ ملک وجود میں عالمی سامراج نے بعض سیاسی لوگوں سے لگھٹھجھڑکی تاکہ اسکے مفادات کی تحریکی جاسکے۔ کیمیونزم کے مفہومی خطرہ کا تاثر دیا گیا۔ سوداگری پر یہ اور علاقائی حوالے سے افغانستان مہدوستان دشمنی کی پلانگ کے شروع کر دی۔ اور یہاں کے حکمرانوں نے اپنی نقطہ کو اپنی خارجہ پالیسی کا base بنایا امریکی سامراج سے اپنے ناطے جوڑے معاشی طور پر خود اخصاری خود اعتمادی اور آزادانہ مفسویہ بندی کی بجائے امریکہ اور اسکے عالمی اداروں کے شانے کچکوں گداں رکھلی اور پاکستان معاشی طور پر عالمی سامراج کے جاں میں اس حد تک پھنس گیا ہے کہ آج وہ اپنا بجٹ (آئی۔ ایم۔ ایف) اور دوسرے سامراجی اداروں کے بغیر نہیں نہاسکتا۔

جناب اسپیکر! مڈل ایسٹ کا مسئلہ قیام پاکستان کے ساتھ ہی شروع ہوا جب امریکی اور برطانوی سامراج نے فلسطینی ریاست کو جبری طور پر اسراہیلی ریاست میں تبدیل کیا۔ دنیا میں جن ٹالک اور لیڈر نے اگر صہونیت اور سرائیلی تو سیع پسندی کو لکھا رہے تو سامراج نے اس کے خلاف سازشیں کیں۔ مصر کے جمال عبد الناصر کی مثال ہمارے سامنے ہے جب اس نے نہر سویز کے مٹی پر امریکی ڈکٹیشن پر چلنا چھوڑ دیا تو اسکے خلاف امریکہ نے سارش شروع کی۔ اور اگر اسکو ۳،

کیا ہے کہ کمیٹیاں اور مجلس قائمہ جلد مرتب کر دی جائیگی۔ میں سمجھتا ہوں کہ اپوزیشن کا ایک مغال روں یہ بھی ہونا چاہیئے کہ وہ پارلیمانی پنجز کے اپنے دوستوں کو قانون اور روانہ دریگولیشن کے بارے میں ان کو صلاح و مشورہ دیتے رہیں اور ان کو اس چیز کے بارے میں indicate کرتے رہیں کہ بھائی یہ دیکھیں آپ لوگوں کا فرض نہ تاہے جناب قاعدہ نمبر ۱۲۸ میں یہ چیز واضح طور پر درج ہے کہ جتنا جلدی ممکن ہوگا۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ ان مجالس کا اور ان مجلس قائمہ کے منتخب کرنے کا فائدہ اور استفادہ ہے۔

جناب اسپیکر! ہر مجلس جو قائم کی جائے گی مسودہ قانون اور ایسے دیگر معاملات کا جائزہ لیتی رہیں گی جو اسپیکر یعنی اسمبلی سینکڑی کی جلسہ سے انہیں سپرد کئے جائیں گے۔ اور وہ اپنی روپرٹ ایسی سفارشات کے ساتھ اسمبلی کو پیش کرتی رہیں گی جن میں قانون سازی کیلئے اسی تجویز بھی شامل ہوں گی۔ جنہیں فرودی خیال کیا جاتا ہو، جناب میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہماری طرف سے آپکے لئے یہ ایک بہت اچھی تجویز ہے کہ آپ ان مجالس کو جتنا جلدی ممکن ہو منتخب کو دیں۔

جناب اسپیکر! میں وزیر صاحب کی یقین دہانی کے بعد اپنے اپوزیشن کے معزز مبرے سے گزارش کر دیں گا کہ وہ اپنی تحریک پر زیادہ زور نہ دیں اور اسے والپس لیں کیونکہ وزیر صاحب اسکی یقین دہانی کر اچھے ہیں۔ **جناب اسپیکر!** وزیر صاحب یہ یقین دہانی کرائیں گے کہ یہ کب ہوگا؟۔

جناب اسپیکر. اس سلسلہ میں اگر آپ روں نمبر ۱۲۸ دیکھیں تو سب کی تھوڑی سی ذمہ داری بتی ہے، وہ اس طرح کہ اسمبلی اپنے ارکان میں سے ہر مجلس کیلئے قائمہ ایوان اور قائمہ حزب اختلاف یا کسی اور قائمہ کی عدم موجودگی میں اسکے نائب کے ساتھ باہمی سمجھوتہ سے کریں گے۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپ حضرات مل کر جتنا جلد ہو سکے یہ کوئی آپ بھی تھوڑا ساتھاون کریں۔ اور وہ بھی کروں تو یہ جلد ہوگا۔

ہسٹری محمد سرور خان کا کڑ

(وزیرِ مواصلات و تعمیرات) جناب اسپیکر آپکی اجلاس سے میں معزز رکن سے

گذاشت کروں گا کہ وہ اپنی تقریر مختصر کریں بلکہ آپ سات یادس منٹ ہر قدر کو دے دیں۔ تاکہ یہ سیشن جلد ختم ہو جائے۔

جناب اسپیکر۔ روز کے حوالے سے ابھی ان کا تھوڑا سا وقت باقی ہے۔

ڈاکٹر عبد المالک بلوچ۔ جناب اسپیکر! مجھے آپ کتنا وقت دے رہے ہیں تاکہ

میں اپنی تقریر کا سین ختم کروں گوں؟

جناب اسپیکر۔ آپ کچھ دس منٹ ابھی باقی ہیں۔

ڈاکٹر عبد المالک بلوچ۔

امریکہ نے جو منسوبہ بندی کی تھی اسکی بنیاد صہیونیت کی دسعت پسندی اور اسے extention دیتا تھا۔ اسکو آگئے لے جانے کیلئے جو بنیادی طور پر سمجھتے تھے کہ ناصر کے بعد عرب دنیا میں ایک اور عرب فرزند صدام عراقی عوام کی شکل میں اسرائیل کیلئے ایک چلنچ ہے اور عراق کی فوجی قوت سے بڑھتی جا رہی ہے لہذا اسی وجہ سے انہوں نے اذشیں کیں اور سلامتی کو سن سے لے کر تمام سامراجی قوتوں نے اور اداروں سے انہوں نے عراق کے عوام کے قتل و غارت کی سند لے لی یہاں پر میں سمجھتا ہوں کہ امریکی اور برطانوی سامراج عراق پر جو حملہ کیا اسکو یہیں پر ختم نہیں کیا گیا بلکہ وہ اسکو مزید آگئے چلانا چاہتے ہیں۔

جناب اسپیکر! یہاں پر حال ہی میں صدر بیش کے حوالے سے جو نیو دریٹ اور دریٹ الشوہرا،

اور فوجوں کی پناہ گاہ پر مہینہ اہل بر سارے گئے۔ بالآخر عراق نے سویت یونین کی جانب سے پیش کردہ امن منصوبے کو قبول کرتے ہوئے کویت سے نکلنے پر آمارگی ظاہر کی۔ لیکن اس کے باوجود امریکہ اور اس کے پھٹوؤں نے عراق کے خلاف زیستی حملہ شروع کیا۔ عراق نے جرأت مندانہ مژاہمت کے ساتھ اقوام متعدد کی تمام قراردادوں پر علدار کامد کرنے کا اعلان کر دیا۔ مگر امریکہ نے عراق کو تباہ کرنے کا انتیت کن مہم جاری رکھا۔ اور عراق کی بین الاقوامی سرحدوں کی خلاف ورزی کرتے ہوئے عراق کے انزوں فوجیں داخل کیں۔ امریکہ نے جنگ بندی کے باوجود ابھی تک فوجیں عراق سے باہر نہیں نکالیں ہیں۔ لیکن استعمال انگریز کارروائیاں جاری رکھی ہیں۔ غازی صدام حسین کو عراق کی اقتدار سے بیرون خل کرنے اور عراق کی فوجی قوت کو ختم کرنے کی کوششیں کی جا رہی ہیں۔ پاکستان کی حکومت نے عوام کی احساسات کے بر عکس امریکہ کی شیطانی اتیاد میں شامل ہو کر عراق کے خلاف ناقابل معافی جرائم کئے۔ عراق کے خلاف امریکہ و اتحادیوں کی فوجی جارحیت و بربریت اور خیلچ میں امریکہ و شیطانی قاتل فوجوں کی موجودگی مربوط مدت مسلمانوں کے مقدس مقامات اور عالم انسانیت کیلئے باعث خلل ہے۔ اسلامی ایوان کی عام کارروائی کو رد کر دیا جائے۔ اور امریکی جارحیت و خیلچ میں موجودگی پر بحث کی جائے۔

جناب اسپیکر۔ میں اس بات کی وضاحت کروں کہ اسمبلی اجلاس بلانے کیلئے بھیجان

اسمبلی سیکرٹریٹ کی کوئی تحریری نوٹس نہیں دیا گیا ہے۔ سب سے پہلے حکم ڈاکٹر عبدالمالک صاحب اس کے بعد عبد القبار صاحب اور بعد میں باری باری جو مہر تقریر کرنا چاہیے کر سکتا ہے۔

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ۔ جناب اسپیکر! میں آپ کا انتہائی مشکور ہوں کہ آپ نے اس تحریک کو منظور کر کے اپنی سامراج دشمنی کا عملی ثبوت دیا۔ آج ہم ایک ایسے عالمی سیاسی مسئلے پر بحث شروع کرنے والے ہیں جو جمہوری اداروں کی روایات کو مقبول جب لو برا

چاہے وہ ہندوستان ہوان کے ساتھ دوستانہ تعلقات قائم کریں۔
مسٹر اسپیکر! تھینکے یو۔

مسٹر عبدالقہار خان۔

لسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب اسپیکر! میں سب سے پہلے آپکا شکر یہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے ہماری تحریک التواد منظور کی آس معزز ہوان کے ادکین سے گزارش کروں گا کہ ہر ایک معزز ممبر اپنے عوام کے احساسات کی صحیح ترجیحی کر کے اس تفصیل سے لفڑو کریں۔ جناب اسپیکر! امریکہ اسے خود ساختہ اتحادی فوجوں نے بظاہر تو عراق میں جنگ بند کر دی ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ باطن میں ان کی جاریت جاری ہے اور یہ شیطانی اتحاد عراق پر اپنی پٹھو حکومت لانے کی کوشش کر رہی ہے اور عراق کو غلام بنانے کیلئے یہ ایک حنفیاں سازش ہے۔ جناب اسپیکر! عراق کی سرزی میں اور خلیج میں شیطانی فوج کی موجودگی عرب ملت کے لئے ایک ایسا ناسور ہے اور مقام مقدسه کی توہین کے مترادف ہے کیا ہمی امن کیلئے شدید خطرہ ہے۔

جناب اسپیکر صاحب! افسوس ناک پہلو یہ ہے کہ پاکستان کی خارجہ پالیسی عوام کے احساسات کے بالکل بر عکس ہے۔ اور یہ پالیسی امریکہ اسرائیل دوستی اور عرب ملت کی دشمنی پر منسی ہے۔ پاکستان کی موجودہ شرمناک خارجہ پالیسی نے پاکستان اسلامی مالک سے جدا کر دیا ہے۔ جناب اسپیکر! ضرورت اس بات کی ہے خارجہ پالیسی کا تاریخ کے پس منظر میں جائزہ لیا جائے۔ جناب اسپیکر! پاکستان نے ۱۹۵۴ء کی نہر سویز کی جنگ کے دوران عرب مالک کی بجائے برطانیہ فرانس اور جرمنی کی جاریت کی تھی دوسری بات یہ کہ قیام پاکستان سے پہلے پاکستان بنانے والی پارٹی مسلم لیگ نے بھی ترکی کیخلاف انگریزی استعمار کا ساتھ دیا جبکہ غازی امان اللہ خان بacha خان مرحوم اور خان عبدالقدیر خان اپنکنی شہید اور علامے دیوبند اور کامگریں نے تحریک خلافت کی حمایت میں ووث دیا تھا۔

جناب اسپیکر صاحب! پاکستان کی خارجہ پالیسی کی اصل بنیاد پنجاب کے رہنماء بختی سنگھ

اپنے حوالے سے دیکھیں تو ہمارے حکمرانوں کو امریکی سامراج نے سبز باغ دکھا کر پاکستان کے پہلے وزیر اعظم لیاقت علی خان کے روئی درے کو امریکی درے میں تبدیل کیا۔ اور محمود امریکی امداد کے عومن اس ملک کی خوداری اور آزادانہ پالیسی کا امریکی حکمرانوں کے ہاتھ سودا کیا ان حکمرانوں نے فلسطین کی آزادی محض زبانی ہدایت کی لیکن جب سامراج کو فلسطینیوں کو نیست دنابود کرنے کی فرودت پڑی تو ہمارے حکمرانوں نے وہاں کوئی کسر باقی نہیں چھوڑی اردن میں بلکہ ^{Black Stander} کے حوالے سے اسوقت کے فوجی آفیسر اور پاکستان کے ڈائیٹر فوجی جنگی ضمیاد الحق کو منظوم و محکوم فلسطینیوں کی قتل و غارت گری کے حوالے سے بڑے اعزازات ملے ہیں اس مشعل کو آگے لے جاتے ہوئے یہ ضرور کی سمجھتا ہوں کہ آج عراق حوالے سے پاکستان کی خارجہ پالیسی اتحادیوں کے ساتھ جوڑا ہوا تھا اور بنیادی طور پر وہ اتحادیوں کا ایک حصہ ہے۔ اور جب کبھی اتحادیوں کو اسکی فرودت پڑی انہوں نے اُسے استعمال کیا۔

جناب آسیکر امریکی سامراج نے ایک منصوبے کے تحت عراق پر حملہ شروع کیا پہلے تو اسے عراق کو یہ کہا کہ کویت عراقی تیل چوری کر رہا ہے اور اسکے بعد اسیکر کے حوالے سے تیل کی قیمتیں کو گھٹایا جس سے عراق کو معاشری بحران کا سامنا کرنا پڑتا اور جب عراق نے کویت پر حملہ کیا ابھی تک دلنوں مالک کے درمیان بات چیت چل رہی تھی اور دنیا کی بھی بھی خواہش تھی کہ نیز جانبدار تحریک کے حوالے سے عرب لیگ یا سلم کانفرنس کے حوالے سے اسہنسے کو حل کیا جائے لیکن چونکہ امریکی اور برطانوی سامراج اپنے منصوبے کو علی جامہ پہنانے کیلئے کافی بے چین تھے۔ انہوں اطلاع دیئے بغیر سعودی عرب میں اپنی فوجیں اور بھری بیڑے پہنچائے اور فوجی مشقیں شروع کر دیں۔ اقوام متحدہ کے حوالے سے بنیادی طور پر امریکہ کا خود پیدا کر دہ ادارہ ہے جو هفادہ رف امریکی مفادات کا تحفظ کرتا ہے۔ عراقی عوام کی قتل و غارت کا سرٹیفیکٹ حاصل کیا اور انہوں نے اپنے اتحادیوں سمیت عراق کے پھوٹوں اور زوجوں کے اپنے میڑاٹوں کا نشانہ نہ کر شہید کر دیا۔ اور جو عراق کا ^{Structure} تھا اس کو تباہ دبر باد کر دیا لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ مسلمہ یہاں آکر نہیں رکتا عراق میں امریکی بربریت کے بعد امریکی صدر اُشیں۔

کیونکہ وہ پارٹی لیڈر ہیں۔

ہسٹر عبید الحمید خان اپنے حکمرانی - حباب اسپیکر صاحب اور معزز اکین۔ ہمارے دو توں نے عراق کے معاملے میں کافی تند و تیر باہم کی ہیں۔ ہم بلوچستان کے عوام کے جذبات سے کافی حد تکے مطمئن ہوں۔ حباب اسپیکر ا مرشد ایڈ میں وہ تند و تیر الفاظ استعمال نہ کر سکوں جو انہوں نے کیتے ہیں۔ صرف وقت کی کمی کی وجہ سے لمبی چوتھی تقریباً تکوں۔ میں صرف اتنا ہی کہوں گا کہ یہ مسئلہ عراق کا موجودہ نہیں ہے اور موجودہ عوامل کا کوئی کی آبادی سے نہیں ہے۔ میں مختصر باہم بتاؤں گا۔ کچھ پوئش میں کچھ باہم ہیں۔ جو میں کروں گا۔ اور معزز ایوان کے سامنے یہ باہم رکھوں گا۔ اس کا تعلق جو ہم صحبتہ ہیں اور ہماری پارٹی کا یہ خیال ہے کہ یہ عراق جنگ کا موجودہ حملہ تباہی و بر بادی اور انسانیت مسوڑا عالم ہیں اور ہماری پارٹی کا یہ خیال ہے کہ یہ عراق جنگ کا موجودہ حملہ تباہی و بر بادی اور انسانیت مسوڑا عالم درہاں پر کرے گئے۔ اس کا تعلق جیسا کہ ہمارے دوست نے فرمایا ۱۹۴۷ء سے جب یہ یونیون حکومت کی بنیاد ڈالی جی فلسطین میں اسوقت سے شروع ہے۔ اسوقت سے سازشیں ہو رہی ہیں کہ اسرائیل کو قائم کیا جائے۔ اسرائیل کو منصوبہ کیا جائے۔ یہ برطانیہ امریکہ جو یہ یونیت کی پشت پناہی کرتی رہی ہیں۔ اور تاریخ کے حوالے سے اسکا اصل مقصد رہی ہیں۔ سب دنیا کو معلوم ہے۔ سب دنیا پر واضح ہے کہ عراق ایک فوجی قوت بن گیا ہے۔ اس فوجی قوت کو یہ یونیت کو اور ان کے عوام کو خطرہ تھا۔ اس خطرے کو ہٹانے کے لئے امریکہ کافی دیر سے بہانے ڈھونڈ رہا تھا۔ اور بہانہ اُسے کوئی کی آزادی کی شکل میں اسے مل گیا ہے۔ حالانکہ کوئی عرب کا حصہ نہ ہے۔ وہ کبھی مسلمان ہیں عرب سارے مسلمان اسٹیٹ ہیں کوئی آزادی سے بعد ہم سب پر عیاں ہو گئی۔ کوئی کی آزادی کی عراق نے نمایا کی۔ عراق نے کوئی کی آزادی کیلئے سویت یونین کی امداد سے جو انہوں نے معاہدہ طے کیا سب دنیا کے سامنے آگیا۔ کہ انہوں کوئی کی آزادی کو تسلیم کیا مگر اسکے ساتھ عراق یہ واضح کرنا چاہتا تھا۔ میں جہاں پر کوئی کی آزادی کو تسلیم کرنا چاہتا ہوں وہاں پر فلسطین کی آزادی کو بھی تسلیم کیا جائے۔ امریکہ یہ شرط نہیں مانتا۔ امریکہ اور اسکے اتحادیوں نے اس شرط کو مسترد کیا تھا کیا ہوا مختلف تجاذبیں آئیں اور دنیا کے سامنے

اسکام مطلب یہ ہے کہ جیسا کہ امریکہ یہ سمجھتا ہے اور ہو سکتا ہے اسوقت امریکہ کی نوع ہر جگہ پر موجود رہے اور امریکہ اپنے ہر مفاد پرست کا تحفظ کرے۔ (جناب اسپیکر! ہمارے حکمرانوں نے اتحادیوں کے ساتھ مل کر عراقی عوام پر جو حملہ کیا یہاں دہ یہ بھول بیٹھے کہ کل یہ حملہ ان پر بھی ہو سکتا ہے آج اگر خلیج پر میزائلوں اور اکٹوں کی بارشیں ہوں ہی، میں وہاں پر ہر طرف آگ ہی آگ برس رہی ہے ہر طرف آگ ہی آگ نظر آ رہی ہے تو کل سارے بلوچستان کے ساحل سے لے کر بنگال کے ساحل تک امریکہ اپنے مفادات کیلئے سب کچھ کر سکتا ہے۔ اور وہ دن ہمارے لئے بڑا مشکل ہو گا کیونکہ ہمارے حکمران اس کیلئے تیار نہیں ہیں جس کے ذریعے وہ اپنے عوام کو تحفظ دسکیں ان کے پاس وہ وسائل نہیں رہتی کہ وہ امریکہ کے خلاف اپنے عوام کو تحفظ دسکیں۔ جناب اسپیکر! ہم ہمیشہ یہ کہتے رہے ہیں کہ ہمارے عوام کو اس خطہ کو امریکہ اور اسکے اتحادیوں سے حفظہ ہے ہمارے حکمران سماج کے ایجنسٹ بننے پڑتے ہیں اور ہمارے حکمرانوں نے اس ملک کو چند سکوں کے دام بچ دیا ہے۔ سماج کے ایجنسٹ نہیں کہا جائے کہ تو نہ جانے یہ ہمیں کس کس نام سے پکارتے تھے۔ کبھی یہ کہا کرتے تھے کہ ہم ملک دشمن ہیں کبھی ہمیں کیونکہ کہا کرتے تھے اور یہ کہ ہم اسلام دشمن ہیں یہ بات بالکل واضح ہو چکی ہے کہ اسوقت بھی ہماری اپروچ صحیح تھی اور آج بھی ہماری اپروچ صحیح ہے۔

جناب اسپیکر! ایک طرف سارے پاکستان کے عوام کہہ رہے ہے کہ اپنی فوجوں کو عراق کے خلاف استعمال نہ کروں لیکن یہاں کے ذریعہ غلام نواز شریف اور پرنسیپلیٹ اور عوام کی رائے کو مسترد کرتے ہوئے عراق کیخلاف صیہونی اور امریکی مفادات کی جنگ میں شامل ہوئے۔ اور عراق کے مظلوم عوام کے قتل و غارت میں حصہ لے رہے ہیں۔

جناب اسپیکر! اب میں اس ایوان کے حوالے سے عرض کرتا چلا اور میں یہ مطالبہ کرتا ہوں کہ اتحادی فوجوں کو عراقی سر زمین اور خلیج کو فوراً چھوڑ دیں پاکستان نے اپنی جو خارجہ پالیسی اور اپنی جو حکمت عملی سامراجی قوتوں کو مدنظر رکھ کر بنائی ہے اسے چھوڑ کر غیر جانبدار مالک کے حوالے سے اپنا کام کرے اور اپنے ہمارے مالک سے دوستانہ تعلقات رکھے چاہے وہ افغانستان ہو جائے ہے وہ توں ہو اور

نہ تو پاکستان کے عوام اپنی حکومت کو اجازت دے سکی۔ نہ اپنے نمائندوں کو اور نہ کسی اور کردیگی کو دہائی حمایت کریں۔ قسمتی سے ہماری خارجہ پالیسی اور عوام کی رائے میں تضاد پیدا ہوا۔ یہ واضح ہے اگر کوئی اس سے انکار کرتا ہے اور یہ صحیح ہے، ملک کی معاملوں پر اڑات پڑیں گے وہ اپنی جگہ مگر ایک بات واضح ہے کہ حکومت اور عوام کے درمیان یہ تضاد اس حد تک بڑھ گیا جسکی مثال میں آپ کو دیتا ہوں۔ خارجہ پالیسی میں تضاد کی بنیاد پر مولانا عبدالستار نیازی صاحب جو کہ وفاقی وزیر ہیں نے استعفی دے دیا۔ آپ اسے مستلزم کریں یا نہ کریں لیکن یہ تضاد کی بنیاد پر ہوا ہے۔ خباب یہ تضاد اس حد تک develop ہو گیا ہے کہ اب وزراء اس سلسلہ میں استعفی دے رہے ہیں۔ ایک طرف مولانا عبدالستار صاحب نے عراق کے خلاف کارروائی کی مزamt کی ہے۔ اخبارات میں یہ بات آچکی ہے اور دوسری طرف آج صاحبزادہ یعقوب صاحب جو کہ وزیر خارجہ ہے یہ کہتا ہے کہ یہ اسلام یا صیہونیت کا جنگ نہیں ہے۔ یہ آج کے اخبار کی سرخی ہے یہ سب ہمارے لیے اور سارے مسلمانوں کیلئے درس عرب ہے۔ وزیر خارجہ صاحب یہ کہتا ہے کہ یہ اسلام اور صیہونیت کی جنگ نہیں تھی اور ہم اسکی حمایت نہیں کر سکتے، میں یہ تضادات ابھی ابھرے ہیں اور پتہ نہیں صیہونیت کی جنگ تھی اور ہم اسکی حمایت نہیں کر سکتے، میں یہ کہتا ہے کہ یہ جنگ اسلام اور جنگ نہیں تھی جاری رہیں گے۔ یہ تضادات حکومت اور عوام کے درمیان شدت سے مزید ابرہمیں گے۔ خباب ہماری پارٹی کی یہ خواہش ہے کہ ہم ان چیزوں کی صحیح معنوں میں مزamt کریں۔ امریکی حملہ ناجائز تھا اور اس ناجائز حکومت کو اب مزید نہ بڑھایا جائے۔ اس سلسلہ میں ان دوستوں کی قرارداد کے متعلق چند باتیں کہوں گا۔ کیونکہ وقت کم ہے، ان باتوں کو ملحوظ خاطر کر کر قرارداد میں شامل کیا جائے۔ خباب یہ بات ایوان کی اکثریت پر ہے کہ وہ اس قرارداد کو کس طرح سے ترتیب دینا چاہتے ہیں۔ اسکو کمیٹیوں کے حوالہ کرنا چاہتے ہیں یا کسی فرد کو دینا چاہتے ہیں اور اس قرارداد کی ڈرافٹنگ کون کرنا چاہیگا۔ اس سلسلہ میں صرف چند باتیں کروں گا۔

خباب اسپیکر! میں اس ایوان سے یہ گزارش کروں گا کہ وہ ان باتوں کو قرارداد کی کنٹیننٹس

اد را تحریری استعمال کے گھوٹ سے شروع ہوئی ہے۔

جناب اسپیکر! منکورہ بالاتر ترین حوالق سے یہ بات ثابت ہے کہ پاکستان کی خارجہ پالیسی کا پس منظر اتھائی افسوس ناک ہے اور اس سے یہ بات ثابت ہو گئی ہے کہ موجودہ خارجہ پالیسی کے بیچے خاص قوت کے مقادات کا فراہی ہیں جو پنجابی استعمالگری ہے۔

جناب اسپیکر! اس لئے میں واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ پاکستان کی خارجہ پالیسی میں بنیادی تبدیلی کی فرورت ہے۔ اور ایسی خارجہ پالیسی کی ضرورت ہے کہ پنجابی استعمالگی بجائے پشتونی بوجھ اور سندھی..... قوم اور پنجاب کے محنت کش عوام کی ترجیحی کرے۔

جناب اسپیکر! صاحب امریکہ اسرائیل کی بجائے عرب مملکت اور پاکستان کے ہمہ سایہ مالک سے دوستی پر استوار ہو۔ جناب اسپیکر! یہ مشتبہ اور غیر جانبدارانہ پالیسی ہو۔ جناب اسپیکر! میں بخشش کے لائق ہو۔ جنوبی چینی پیش کرتا ہوں کہ معزز ایوان نامندرگان سے گذارش کروں گا کہ وہ ایک متفقہ قرارداد پیش کریں۔ جو عوام کے احساسات اور امنگوں کی ترجیحی کرے۔ میں عوام کے احساسات کی روشنی میں تجویز پیش کرتا ہوں کہ عراق میں امریکی شیطانی اتحاد کی بھروسہ نہیں کیجئے اور عربیوں دوستی کی بنیاد پر استوار کر جائے اور عرب ملت کی سرزینی سے اور خلیج سے امریکی شیطانی افواج جلد از جلد نکل جائیں۔ امریکی شیطانی اتحاد امریکہ تا ان جنگ کو ادا کرے اور عرب اور عراق کی سالمیت کے خلاف ہر فتح جا رہیت کی مددت کرے۔ عراق کے بہادر عوام کو خراج عتیقین پیش کرے۔ جناب اسپیکر! یہ معزز ایوان اور شہزادے عراق کیلئے فاتح خواہ کرے۔ شکریہ مہربانی۔

سید امیر شفیع اللہ خان زہری۔

وزیر مدد یافت۔ جناب والا! میں بھیشیت پی این پی کے پاریانی لیڈ کے تقریر کرنا چاہتا ہوں۔ اگر آپ مجھے اجازت دیں۔ مہربانی ان کا ایک آدمی بول چکا ہے۔

جناب اسپیکر۔ اگر حمید خان اچھوئی صاحب آپ سے پہلے تقریر کر لیں اسکے بعد آپ

ہس سلسلہ میں یہ عرض کروں گا کہ ہم ملک کی خارجہ پالیسی پر یا اغراق معابرہ میں جو کچھ ہوا۔ میں جانتا ہوں یا تم سب اس پر اثر انداز نہیں ہو سکتے ہیں۔ جیسا کہ وزیر اعلیٰ صاحب نے کہا تھا کہ یہ مرکزی حکومت کا مسئلہ ہے۔ ان کی یہ بات کافی حد تک درست ہے مگر امریکہ کی حادثت کے سلسلے میں ہم اس پالیسی کے ساتھ ہنیں تھے۔ اسکو کس طرح روایائز ^{revise} کیا جائیگا، کیا نئی پالیسی بنائی جائیگی اور پاکستان کے آئندہ قصصے کی شروع ہوں گے۔؟ حباب اسپیکر اوقت بہت کم ہے لہنڈا میں اپنی بات یہاں ختم کرتا ہوں۔

سردارنا مراللہ خان رہبری۔

وزیر بلدیات۔

جناب اسپیکر! اشکر یہ آپ نے مجھے اپنے خیالات کا انہصار کرنے کی اجازت دی۔

بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ جناب اسپیکر! حبس طرح ہمارے معزز دوستوں نے امریکہ اور اتحادی نوجوں کے منظالم پر رکھنی ڈالی تو اس سلسلے میں میں بھی کچھ کہنا چاہوں گا۔ اس وقت ہم پاکستانی عوام حبس بھرائی سے گزر رہتے ہیں۔ میرے خیال میں پاکستان کی ترتیلیں سالہ دریں ^{۲۳} بھی اس طرح کے بھرائی میں مبتلا نہیں ہوئے۔ ہماری عوام کچھ کہتی اور حکمران کچھ حسب طرح حکومت پاکستانی عوام کے راستے کو رد کی اسکی مثال تاریخ میں بھی نہیں ملتی۔ حکومت نے عوام کی رائے کے منافی خارجہ پالیسی اپنا کر جمہوریت کا گلہ گھونٹا ہے۔ اور عوام کو یہ احساس ہے کہ یہ سلسلہ آئندہ بھی چلتا رہیگا۔ میں یہ کہتے ہوئے حق بجا تب ہوں گا کہ امریکہ جو اسوقت اپنے کو دنیا کے سپر پاؤر یا پوری دنیا کا حاکم سمجھتا ہے اس نے ہمیشہ پاکستانی عوام اور اسلحے حکمران کو تحریر سمجھا۔ اسکی مثال میں اس طرح ذکار کہ جب ۱۹۷۱ء میں بلوچستان میں نیپ اور جمیعت العلماء اسلام کے مخلوط حکومت تھی۔ اور جس سے اسوقت کے عوام نے مینڈیٹ دیا تھا۔ اور جس سے حکومت کرنے کا آئی۔

ان سب چیزوں کو رجھیکٹ کیا کیونکہ یہ فیصلہ تھا عراق کو تباہ و بر باد کرنے کا۔ عراق کو اپنے عرب بھائیوں سے لڑانا تھا اور صیہونیت کو بچانا تھا۔ ساری جنگ کا مقصد اس علاقے میں یہ نکلا کہ اس کے بعد پھر جلد کیا گیا تباہی و بر باد کی گئی یہاں تک کے کچھ دنوں سے یعنی دو تین دن پہلے جب جنگ بند ہونے والی تھی۔ اسی ہزار کا شکر عراق کی سپاہی کی صورت میں عراق کی طرف جا رہا تھا مگر نیا ہم سے ان پر بڑے بیدارانہ طریقہ سے اور وحشیانہ طریقہ سے بمباری کی اور ہزاروں عراقوں کا خون کیا گیا۔ اخبارات اور پرس کے خبروں میں یہ انسانیت سورہ نظام میں سارے سلسلے اور یہ سارے قلعے صرف اس نئے ہوتے ہیں کہ وہ علاقے اُردن، مصر، فلسطین، لبنان اور شام سے اسرائیل نے علاقے حاصل کیے ہیں۔ ان پر اسکی مفہومی قائم کی جائے اور یہ علاقے عرب ملکوں کو واپس نہ میں۔ جناب اسپیکر! یہ بات واضح ہے کہ امریکہ نے اس مسئلے میں پولیس میں کا کروار ادا کیا ہے۔ اور جیسا کہ ہمارے دوست نے کہا ہے کہ وہ نیا آرڈر دنیا کو دینے والا ہے۔ اس آرڈر کو آگے چلانے کیلئے یہ بالادستی قائم کی۔ بلکہ اب تو اخبارات میں امریکہ کے اپنے وزیر اعظم خارجہ کے حوالے سے ان کے پرانے یا نئے ان کی سامنے آرہی ہے۔ امریکہ وہ واحد قوت ہے جو اپنی قوت دنیا میں استعمال کر سکے۔ اور کسی سے اپنی بات منوا سکے۔ اور منوا سکتا ہے۔ پولیس میں کہا ہی کردار ہوتا ہے۔ الیس یا توں کیلئے ادا پنے مسلمان بھائیوں نے عرب بھائیوں کے حق میں جلوس کالے اور جلسے کیے۔ اور اپنا پرولیٹ حکومت مک پہنچایا اور اسیں پاکستانی عوام کی اکثریت کا یہ موقف تھا۔ اسیں کوئی شک نہیں پاکستانی عوام کی اکثریت کا یہ خیال ہے۔ یہ جنگ ظالمانہ تھی۔ اور غلط تھی اور ہم اسک کبھی بھی حمایت نہیں کر سکتے ہیں۔ اہنی یا توں پر پاکستانی عوام نے اپنے عرب مسلمان بھائیوں کے حق میں جلسے جلوس کالے اور احتجاج کر کے یہ مشدہ حکومت تک پہنچایا۔ پاکستانی عوام کی اکثریت کا یہ خیال تھا کہ جنگ طریقہ ظالمانہ ہے۔ یہ جنگ غلط تھی اور ہم کبھی بھی اسکی حمایت نہیں کر سکتے ہیں۔ اب اس جنگ کے اثرات دنیا کی سیاست پر دورس پڑ چکے ہیں یا پڑنے والے ہیں لہذا اسکے متعلق سوچنا چاہیے۔ وہ اس شکل میں نکلیں گے کہ ابھی سے یہ باتیں آنے لگی ہیں کہ خبیث میں امریکہ اور اسکے اتحادیوں کی فوج رہیے گی اور عراق کو تباہ و بالا کیا جائیگا۔ صدام حسین کو یہ کیا جائے گا وہ کیا جائے گا۔ اس قسم کی باتوں کی

پر حملہ کرنا چاہیئے تھا اور اسکو مجبور کر دیا کہ وہ فلسطین کو آزاد کرے۔ لیکن ہم مقین نہیں آتا کہ وہ اسرارچ کبھی نہیں کرے گا کیونکہ اسکا ناجائز بچہ اسرائیل اسے اپنے حقیقی بچوں سے زیادہ پیدا ہے۔ جس سے بھی اسرائیل کو خطرہ لاحق ہوا اسکو نیست دنابود کیا گیا۔ مذکور ایسٹ اور بر صغیر میں امریکہ نے ہمیشہ بہاں کے حکمرانوں کو بچنے یا خریدنے کی کوشش کی ہے جس طرح سعودی فرمان موشاہ مفصل نے امریکہ کے خلاف مسلمانوں کو متعدد کرنے کی کوشش کی تو اس کے خلاف واشنگٹن میں ایک پلان بنایا گیا۔ اور اسکے بھتیجے کوتیریت دی گئی اور اسکے ذریعے شہید کروایا گیا۔ اسکے بعد ذوالفقار علی بھٹو نے مسلمانوں کو شعور دینے کی کوشش کی اور انہیں یہ احساس دلایا کہ تمام مسلمان ایک زندہ قوم ہیں اور دنیا میں زندہ قوم کی حیثیت سے جی سکتی ہیں۔ تو اسوقت کے امریکی وزیر خارجہ مہری سنجھ پاکستان آئے اور بھٹو صاحب کو کہا کہ آپ اپنارویہ ہلیں درجنہ آپکو عبرناک سزا دی جائیگی تو جناب ہم نے دیکھا کہ واقعی اس سے سزا دی گئی۔ جناب اسپیکر ہم مجبور ہیں کہ ہمارے حکمرانوں نے امریکہ کو بہاں تک اپنے معاملات میں مدد افتد کرنے کی اجازت دی ہے کہ وہ اپنے روزمرہ کے معاملات بھی ان ہم کی مرضی سے طے کرتے ہیں اگر ہم اس تک کی سالمیت چاہتے ہیں۔ اور ایک خوددار قوم کی حیثیت جتنا چاہتے ہیں تو ہم کو اپنی خارجہ پالیسی تبدیل کرنا ہوگی۔ میں یہ نہیں کہتا کہ عراق کے صدر نے جو کچھ کیا وہ صحیح ہے، کیونکہ کوئی جو اسکا ایک چھوٹا ہمسایہ ملک تھا جس نے ایران عراق جنگ میں اسکی کافی مدد کی اسکو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ اس پر قبضہ کرتا ہے۔ کہوں گا کہ ایک شخص نے غلطی کی تھی وہ تھا صدام حسین عراق کے عوام نے غلطی نہیں کی تھی لیکن مجھے انسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ صدام حسین کو سزا نہیں ملی اور عراق کے نہتے عوام کو سزا دی گئی۔

جناب اسپیکر اآخر میں یہ کہوں گا کہ اس تحکیم القوارد کو بھاری اکثریت سے اکسلی سے منظور کیا جائے چونکہ ہمارے باشمور عوام جس طرح بھی پاکستان کی خارجہ پالیسی کے خلاف اپنی آواز بلند کرتے رہے ہیں۔ اگر ہمارے حکمرانوں نے اپنی خارجہ پالیسی تبدیل نہیں کی تو آئندہ بھی اسرارچ ان کی آواز بلند ہوتی رہے گی۔ یہ اسی طرح اپنی آواز بلند کرتے رہے ہیں گے۔

مشکرہ

میں شامل کریں۔ جس طرح سے وہ چاہیں۔ پہلی بات یہ ہے کہ عراق کیونکہ سامراجیت کا شکار نباہے اسکے ہم مزمعت کریں۔ دوسری بات یہ ہے کہ عراق کے خلاف جتنی بھی معاشری پابندیاں جو ابھی معاهدہ کے بعد لگائی گئی ہیں اتحادیوں کی طرف سے یا اقوام متحدہ کے ذریعہ ان کی مزمعت کر جائے اور یہ پابندیاں ٹھیکی جائیں۔ تیسرا عراق اور خلیج کے علاقے سے جتنے بھی اتحادی فوجیں، میں ان کو والپن جانا چاہیئے۔ چوکھی عراق کی آزادی، اقتدار اعلیٰ اور ٹیریوں ایکٹریٹی کا خاص طور پر خیال رکھا جائے۔ اسکے علاوہ فلسطین کا مسئلہ

Territorial integrity

جو ایک طرف تو عراق پر یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ اس نے سیکورٹی کو نسل کی قرارداد کی خلاف وزری کی ہے۔ دراصل اس سیکورٹی کو نسل کی خلاف وزری ۲۸۱۹ء سے ہو رہی ہے۔ یہی اتحادی جو عراق پر حملہ اور ہوتے ہیں انہوں نے ہی سیکورٹی کو نسل کی قرارداد کی خلاف وزری کی ہے اور مسئلہ کر رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں جو فلسطین کی آزادی کا مسئلہ ہے، جسے عراق مریوط کرنا چاہتا تھا اپنے معاهدہ کے ساتھ، اسکو منظر عام پر لا یا جانے فلسطین کے مسئلہ پر فرانس دیگر نے بعض تجاوز بھی دی ہیں اسے بین الاقوامی طور پر اسکا حل کالا جائے۔ جناب اسپرک!

قرارداد کی بادی میں ان باتوں کو سمودیا جائے۔

آخر میں میں عراق کے خلاف جاریت کی پرواز مزمعت کرتا ہوں اور چاہتا ہوں کہ یہ قرارداد اس کریں۔ جناب والا! اب توسیب کو پتہ ہے کہ جنگ ختم ہو چکی ہے۔ جو ہونا تھا وہ ہو چکا ہے ب مسئلہ یہ ہے کہ عراق کو کفر جو چاہیا جائے۔ یہ ابھی مسئلہ ہے۔ ہم اتنا ہی کر سکتے ہیں۔ میں پتہ ہے کہ نہ ہم اپنی خارجہ پالیسی کو تماش کر سکتے ہیں فرم اپنی حکومت کی پالیسیوں کو تیریز کر سکتے ہیں نہ ہم اپنی خارجہ پالیسی کو تماش نہ سکتے ہیں۔ نہ ہم اپنی حکومت کی پالیسیوں کو تبدیل کر سکتے ہیں اور نہ ہی ہم ان فوجیوں کو اپس بلا سکتے ہیں جو خواہ وہ مقامات مقدسہ کی حفاظت کیلئے گئے، میں یا لوگوں کیلئے گئے ہیں۔ لانکہ خبریں یہ ہیں کہ یہاں تک کہ افغان مجاهدین کو بھی مجبور کیا گیا کہ وہ مقامات مقدسہ کی حفاظت میں افراج بھیج دیں۔ خبریں یہ آرہی ہیں کہ ان میں سے کچھ لاشیں پاکستان آ رہی ہیں۔ جناب

ہیں لیکن تمہارے ازمل اور ابتدی دشمن ہیں۔ حباب اسپیکر! ہم سمجھتے ہیں کہ ملت کفر چاہے وہ امریکہ ہو چاہے روس چاہے ہندوستان ہو چاہے برطانیہ یا فرانس جنہیں سپر پاور کہا جاتا ہے جنہیں دیلوں کا حق دیا گیا ہے انہوں نے ہدیث کمزور قوتوں کا اور کمزور انسانیت کا خون بہایا ہے اور یہ بائیسے مجرم ہیں کہ اگر اس دھرتی پر کوئی عدالت عالیہ قائم ہوتا تو ان شیطانوں کو سر عالم پھانسی دی جاتی۔

حباب اسپیکر! اس نئے بھیثت ایک مسلمان کے مسلمان کے حوالے سے میں سمجھتا ہوں کہ کفر چاہے کہیں کا بھی ہو وہ مسلمان کا خیرخواہ نہیں ہے۔ جب روس نے افغانستان میں مداخلت کی جب روس نے افغانستان کی آزادی کو صلب کرنے کیلئے جارحانہ اقدام کیا تو ہم نے کہا کہ روس افغانستان میں مداخلت کر کے افغانستان کے آزادی کو بزور بازو صلب کرنا چاہتا ہے۔ اور دہل کے عوام کو اور ان کی مردمی کو تباہ کر کے اپنی مردمی ہم پر مسلط کرنا چاہتا ہے۔ تو ہم نے کہا کہ یہ کفر ہے۔ اور کفر نے مداخلت کی ہے۔ ہم نے اس کی بھروسہ اور مذمت کی اور ہم نے ایک اصول اپنایا کہ ملت اسلامیہ کو ہم نے ہدیث ایک اچھا معتدل موقف دیا ہے افغانستان کے مسئلے پر بھی ہم نے پاکستانی قوم کو اور ملت اسلامیہ کو ایک موقف دیا تھا۔ کہ یہ ہمارے خیرخواہ نہیں ہو سکتے بلکہ یہ ہمارے دشمن ہیں۔ اور عراق اور کویت کا مسئلہ ہوا تو اس وقت بھی ہم نے قوم کو ایک پالیسی دی اسیں ہم نے عراق کی اس حرکت کی جب اُس نے کوئی پرقبضہ کیا ہم نے اسکی مذمت کی اور اسی حوالے سے عراق کے ساتھ ٹھکر لینے کیلئے جب حکومت سعودیہ نے بیان دیا اور اپنے تحفظ کیلئے جب اس نے امریکہ کو بلا یا تو ہم نے حکومت سعودیہ کی بھروسہ اور مذمت کی ہم نے اپنے جلسے اور جلسوں میں کہا اگر سعودی عرب کو مقامات مقدسہ کے تحفظ کیلئے اپنی جان کا نذر ازدینے کیلئے ہدیث تیار ہے۔ آپکو اگر مقامات مقدسہ کے تحفظ کی ضرورت ہے تو ہم اسکے تحفظ کرنے پر فخر ہے لہذا آپنے یعنی سعودی حکومت نے امریکہ کو بلا کر جو حرکت کی ہے۔ اور امریکہ کو بلا کر خلیج میں مداخلت کا جواز بنایا ہے یہ ایک انتہائی نامناسب حرکت ہے لیکن اس معاملے کو امریکہ نے ایک سوچ سمجھے منفوہ کے تحت جس میں اسکی منشاء اسرائیل کو مزید سکھ فراہم

اور قانونی حق حاصل تھا۔ عراقی ہمیاروں کا ڈھونڈ رچا کر اُسے ختم کیا گیا۔ اسی طرح یہ واضح کردیتا
چاہتا ہوں کہ امریکہ ہماری خارجہ پالیسی اور ہمارے حکمرانوں پر اب بھی حاوی ہے۔
جناب اسپیکر! امریکہ نے جس طرح ملact کے بل پوتے پر عراق کے خلاف جس بربادی کا منظاٹ ہر
کیا اور عراقی عوام پر جو وحشیانہ بمباری کی کوشی ذی شعور اسکی مندرجت کیتے بغیر ہمیں رہ سکتا۔ امریکہ
کہتا ہے کہ مجھے اقوام متحدوں نے اجازت دی ہے۔ عراق کو تباہ بر باد کرنے کی۔ اگر اقوام متحدوں نے امریکہ اور
اتحادیوں کی عراق کی نیست نابود کرنے کی اجازت دی تو یہ کہوں گا کہ اقوام متحدوں وہ اقوام متحدوں ہمیں
رہا جو دنیا کو امن و انصاف مہیا کرنا تھا۔ لیکہ وہ اب امریکہ کا پھو رہا ہے۔ یونائیٹед عراق پر متوافق ۲۰۰۳ء
بمباری ہوتی رہی اور اقوام متحدوں خاموش تماشائی بنا ہوا تھا۔ جناب اسپیکر! امریکہ ہر اس ملک کی حفاظت کرتا
ہے جو اسکے مفادات پر پورے اترتا ہو۔ امریکہ سان جائز پر اسرائیل جس کو اُسے جنم دیا ہے۔ اسکو
بچانے کی خاطر ہر طرح کی کارروائی کر سکتا ہے اگر آج اسرائیل کو تحفظ درینے کی خاطر اُسے عراق کے نہتے
عوام پر بھوکی بارش کی اور اسے اقتصادی اور معاشی طور پر تباہ بر باد کیا۔ تو ہل پاکستان پر جلد
کر سکتا ہے اور کہو ڈ کونٹا نہ تباہ کر سکتا ہے۔ لہذا بہتہ ہے کہ ہماری جو خارجہ پالیسی ہے اُسے عوام
کے انتگروں کے مقابلہ بنایا جائے۔ اور اس سلسلے میں سیاستدانوں کی ایک کمیٹی بنائی جائے اور وہ خارجہ
پالیسی مرتب کریں نہ کہ ہاجزادہ یعقوب خان خارجہ پالیسی بنائیں۔ جناب اسپیکر! سعودی عرب جہاں ہمارے
مقامات مقدسے ہیں اسکے حکمرانوں نے ہدیثہ امریکی نوازی کا اول ادا کیا ہے اور اسکے حکمرانوں نے
اپنی بادشاہی بچانے کیلئے امریکہ کے ہر جائز و ناجائز کا ساتھ دیا ہے۔ اپنی بادشاہی کو بچانے کیلئے
مسلمانوں کا قتل عام جسکی دنیا کی تاریخ میں کوئی مشال نہیں ملتی۔ جناب اسپیکر! امریکہ کی ہدیثہ سے یہ
پالیسی رہی کہ خلیج کی دولت پر قبضہ کرے۔ اور اُسے کوہی کو آزاد کرنے کے بہانے عراق کو نشانہ بنایا۔
اور اپنے مقصد میں ایک حد تک کامیاب ہوا۔ اگر قراردادوں کی بات ہے۔ ان قراردادوں پر کوئی عمل نہیں
کیا جاتا۔ جو اقوام متحدوں نے کئی دفعہ پاس کیا۔ کہ اسرائیل کو فلسطین کا علاقہ خالی کرنا چاہیے۔ اگر امریکہ
اپنے کو امن کا گھووارہ سمجھتا ہے اور انصاف پسند ہے۔ تو امریکہ اور اسکے تمام اتحادیوں کو عراق کے بعد اسرائیل

پر علدار آمد نہیں کروایا۔ اسی طرح انیس سوار تالیس سے لیکر اب تک اسے فک طین کی قراردادوں کی سوچ نہیں آئی۔ آج وہاں خون کی ندیاں بہہ رہیں، میں ان کی عورتیں اوزچے شہید ہو رہے ہیں لیکن اقوام متحده نے کبھی ایسے اقدامات نہیں کیے کہ ان کی آزادی کی قراردادوں پر علدار آمد کروائے۔ تاکہ وہ اسرائیل کی جاریت سے محفوظ رہیں۔ اور اپنی سر زمین پر سکھ کا سانس لے سکیں۔ میں یہ الزام لگاتا ہو اقوام متحده پر کروہ امریکہ اور سپر طاقتوں کے اشاروں پر چلتا ہے۔ عوام کے مفادات کے لئے کوئی الیہ چیز نہیں کی جو رواقتاً مخلص ہو۔ تاکہ اس سے غریب اور مستعین قوموں اور حاکم اور حکمزور قوموں کو سہارا مل سکے۔

جناب اسپیکر! جہاں تک خارجہ پالیسی کا تعلق ہے میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان کی خارجہ پالیسی عوامی امنگوں کے مطابق نہیں میں سمجھتا ہوں جب تک ہم یعنی پاکستانی قوم اپنی تعددی کے خود مالک نہ ہوں جب تک ہمارے اندر خود اعتمادی نہیں پیدا ہوگی بلکہ پوری قوم کو انیس سو سینتالیس سے لیکر آج تک ہمارے حکمرانوں نے بھکاری اور کاصلہ لیں بنادیا ہے لیکن قوم کے اندر شعور اور احساس اور خود اعتمادی پیدا کرنے کی کوشش نہیں کی۔ لہذا ہماری خارجہ پالیسی آزاد نہیں ہے اور ہم کہتے ہیں کہ یہ آزاد اور قومی امنگوں کے مطابق ہون چاہیے۔

جناب اسپیکر! ہم جانتے ہیں کہ یہاں پیشکر ہم کچھ نہیں کر سکتے ہیں کیونکہ خارجہ پالیسی کی تشکیل مرکزی حکومت کرتی ہے تاہم اس معزز ہاؤس کے حوالے سے ہم بلوچستان قوم کے جذبات و احساسات ہمارے معزز ارکین وہاں تک پہنچا سکتے ہیں۔ آخر ہیں یہ گزارش پھر کروں کا کہ امریکہ نے خلیع ہیں جو حکمت کی ہے اسکی جتنی بھی مددت کی جائے کم ہے اب ہیں اپنی تعمیری سلسلے کیلئے سوچنا ہو گا۔ ہم اپنے ملک کیلئے ایسا سوچیں کہ ہمارا ملک ترقی کر سکے۔ اور ہماری قوم میں خود اعتماد آسکے۔

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين.

جناب اسپیکر۔ میر بایون خان مری صاحب۔

مولوی عبد الغفور حیدری
وزیر پیلک میتو اجتیہر نگ۔ حباب اسپیکر صاحب اجازت ہے۔

محمد رورخان کا کڑٹ
وزیر مواصلات و تعمیرات۔ حباب اسپیکر وقت بہت کم ہے اگر آپ تمام اراکین کو

تھوڑا کم وقت لینئے کا کہہ لیں تو زیادہ بہتر ہو گا۔

جناب اسپیکر۔ جی آپ فرمائیے۔

مولانا عبد الغفور حیدری
وزیر پیلک میتو اجتیہر نگ۔ الحمد لله وَكَفَى وَصَلُوةً وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الرَّسُولِ وَأَهْلِ الْبَيْتِ

آما بعد فَاعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَنِ الرَّجِيمِ۔ لِسُورِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَاعْتَصِمُوا
 بِجَبَلِ اللَّهِ حَمِيعًا۔ صَدَقَ اللَّهُ الْعَظِيمُ۔ حباب اسپیکر آج تحریکیہ التواد کے سلسلے
 میں ہمارے معز زدار اکین نے اپنی پارٹی موقن اور اپنے خیالات کا خلبخ سے متعلق تفصیل سے بیان کیا
 میں سمجھتا ہوں کہ امریکہ کی اس جاریت کی جتنی بھی مزamt کی جائی وہ کم ہے۔ لیکن امریکہ یا ملت کفر
 کی یہ ایک غلطی نہیں ہے بلکہ انہوں نے ایسے نیکڑوں جرام کئے ہیں ہم ہمیشہ کہا کرتے ہیں کہ الکفر قتل
 وَاحِدَة۔ کہ کفر ملت واحدہ کی حیثیت رکھتا ہے اور بحیثیت مسلمان اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرافی ہے
 وَهُوَ فَرِمانٌ مِنَ رَبِّهِ أَنَّمَا يَنْهَا الْمُنْتَهَى لَوْلَا تَتَخَذُ دُولَةٌ يَهُودُ وَالْتَّصَارَى أَوْ لِيَاهُوَ۔ ترجمہ
 کر ”امے مسلمانوں یہود اور نصارا یا ان کے ایجنٹوں کو درست مت بناؤ“ کیونکہ یہ اپس میں تور دست

اس کیلئے یہ ایک پورا خطرہ ہے اور وہ اس پر پلانگ لیکر آئے اسکو ختم کرنے کیلئے اب دہاں پر جہاں اقوام متحده کی جتنی قراردادیں ہیں اور اقوام متحدوں کا رد جو دیکھنے میں آتا ہے۔ اگر اسکا تجزیہ کیا جائے تو علاحدہ نام کی چیز ہے۔ علاً اس پر کچھ نہیں ہوتا۔ وہ جس طرح چاہیں کر رہے ہیں میں اب اس

psychologically جو کسی بارہے دو Psychologically جنگ میں

وار لڑتے ہیں۔ اور امریکہ سائیلکلوجیکل دار پر بڑا الحفار کرتا ہے ان کا مقصد یہ تھا کہ جب طرع سے ہمارے ممبران صاحبان نے کہا ہے۔ اتنا ایسا رہی ہوا ہے۔ اسکی مثال تاریخ میں کبھی بھی نہیں ملتے گی۔ ایک طرف تو ان کی ڈینکالوجی آنی ایڈرونس بھے۔ وہاں پر قصداً عراق کے عوام کو مارنے کیلئے طارگٹ کیا گیا۔ اور انہوں نے انہیں مارا بھی۔ چاہئے اسلام کے حوالے سے چاہے اتنیت کے حوالے سے ہو جو بھی مذہب ہو وہ ان چیزوں کو قبول نہیں کرتا ہے۔ (تالیاں) بد نسبی سے یہاں کا جو فرن پالیسی کی بات ہو تو کوئی کوئی فارم پالیسی نہیں ہے، پھر یہاں پر سیجھ کر اس August House میں بیٹھ کر اپنے خیالات کا اپنے جزیبات اور احساسات کیلئے وہ بھیجتے ہیں ان کی feeling اس بارے میں کتنی deep ہوئی ہے۔ یہ ہمیں معلوم نہیں ہے یہ ان کو معلوم ہے۔ یہکن عام طور پر جو لوگ ہیں۔ جس حوالے سے بات کر رہے ہیں۔ وہ مذاق سے کہتے ہیں۔ اور وہ یہی کہتے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ Look at that boy inferiority complex میں متبلہ ہوں۔ کیونکہ وہ تو Supertbrity Complex میں متبلہ، میں۔ اگر اسکا تجویز کیا جائے۔ اس واقعہ سے جو ہوا ہے۔ وہ یہاں تک نہیں ٹھیکرے گا۔ یہکنکا خباروں میں جو ہم دیکھتے ہیں۔ اور انہیں میں جو خبریں آتی ہیں ہمارے ملک کی ایڈمنڈ ہو رہی ہے۔ اسکی بنیادی وجہ کیا ہے۔ یہ آپ بھی جانتے ہیں اور میں بھی جانتا ہوں۔ اس ملک کا ہر شہری جانتا ہے۔ ابھی ان کیلئے طارگٹ کرنا ہے۔ اسکا سب سے بڑا طارگٹ یہاں پر ہے مثلاً جب آپ کلاسِ رزم میں جائیں تو سارے بچے ہوں استاد بھی ہوا چھا استاد۔ سمجھی کبھی notorious سمجھی کیا ہے۔ تمہارا بھی حشر ہیں ہو گا۔ جب طرع ان کا ہوا ہے۔ یہاں پر بھی اس حوالے سے مارا ادھر اور سب بچے یہاں پر دکھایا لیکن بد نسبی ہے کہ یہاں کے عوام کچھ اور کہتے ہیں اور جو لوگ

میر بھائیون خان مری

حیالات کا اظہار کیا اسکا ایک پہلو تو عراق کے عوام سے تعلق رکھا ہے اور دوسرا ہماری فائدن پالیسی سے متعلق ہے بعض ساہقیوں اور عکسنوں نے یہاں یہ بتایا اور پہلے بھی لیڈر آف دی ہاؤس نے کہا کہ یہ ہمارا معاملہ نہیں ہے مرکز یعنی نیشنل آسٹبل میں اس پر بحث ہو چکی ہے اور اسی حوالے سے میں آج سے بیس سال پہلے چلا جاتا ہوا اسوقت بھل ہمارے محترم عمر صاحب اور لیڈر صاحب نے کہا کہ اگر اس حملہ کے حوالے سے ہم وہاں نیشنل آسٹبل میں ہوتے ہیں تو وہاں آنئے آوازیں ہوتی ہیں کہ بلوچستان کی آوازان میں گم ہو جاتی ہے۔

جناب والا! اب میں جدید پسٹری اور پرانی پسٹری کی طرف آتا ہوں کہ عراق کے لوگوں کو جسی طرح مارا گیا عراقی عوام کے خلاف جس طرح کے جدید ترین اسلحہ اور نئے تہذیب اس تعامل ہوئے دنیا میں اسکی مثال نہیں ملتی۔ جیسے یہاں بعض ساہقیوں نے کہا میں اس سے اتفاق کرتا ہوں یہ ایک پہلے سے تیار کردہ منصوبہ تھا ایک عمل تھا جسے انہوں نے بتدریج ایمپلینٹ کیا۔ سیاست کا مقصد آپکی اقتضادیات سے ہے۔ پہلے انکو محسوس ہوا کہ عراق چوکی یا پانچوں قوت بنتی جا رہی ہے نسبتاً دوسری قوموں کے تھرڈ ولٹ کے اقوام میں کچھ ٹیکنالوجی اسکے ہاتھ لگ گئی ہے۔ اس لئے سی آئی اے نے ایف بی آئی نے آپکے اسرائیل کے بارے میں یہ مشہور ہے کہ اسرائیل اسری پلانٹ میں بہت مشہور ہے۔ انہوں نے پلان بنایا آج کل کے دور میں جس طرح ساہقیوں نے کہا کہ ہم کچھ نہیں کر سکتے ہیں۔ اپنے احسانات اور جذبات کے حوالے سے بات کر سکتے ہیں جو اخبارات کی زندگی ہوتی ہیں۔ ہم پر ٹیکنیکل ہم کچھ نہیں کرتے ہیں۔ ہم اس سے اتفاق کرتے ہیں بلکہ دیکھنے میں یہ آیا ہے اور وہی ہوا بھی ہے۔ کیونکہ سائنس اور ٹکنالوجی اتنی ترقی کر چکی ہے۔ امریکہ نے عراق پر حملہ کیا might is right اور وہ اس پر عمل پیرا ہے۔ انہوں نے اپنے ٹکنالوجی سے وچکلے دنوں ایک میگزین میں تھا اگر کوئی بھٹکتا ہے یا گھوٹتا ہے تو اسکی بھومنی نقل و حرکت وہ دیکھتے ہیں۔ وہ دیکھ رہے تھے کہ عراق یہاں پر good boy کیلئے یعنی اسرائیل کیلئے جو امریکہ کا good boy ہے۔

تاریخ میں یہ بدترین واقعہ ہے کہ روزانہ ہزاروں میں بسائے سے بارود نہیں ہے۔

پرہم گواری گئے یہ ایک انتہائی نامناسب حرکت تھی اسکی جتنی بھلی مذمت کجا ہے کم ہے۔

جنبدی اسپیکر اجھانتک اقوام متعدد کی قراردادوں کی بات ہے میرے معزز ارکان نے فرمایا کہ اقوام متعدد امریکہ کا ایک پٹھو ادارہ ہے یہ بات بالکل صحیح ہے اقوام متعدد نے ہمیشہ اداروں کو سپورٹ کیا ہے جو با اختیار ہیں جنہیں دیلو پاور حاصل ہے جو اپنے آپکو سپر پا درجہ ہوتے ہیں اسی لئے اقوام متعدد نے ہمیشہ ان کی حمایت کی ہے۔ یہاں پر نفلوم اور غریب عوام کی بات آتی ہے ان پر ظلم ڈھائے گئے لیکن اقوام متعدد نے کوئی قرارداد پاس نہیں کی اگر کوئی ایسی قرارداد پاس ہوئی بھی ہے تو اس پر عذر آمدی زحمتے گوارہ نہیں کی گئی۔

کشیر کے مسلمان اپنی آزادی اور حق خود را ادیت کیلئے شہید ہو رہے ہیں میں لیکن اقوام متعدد نے کبھی اپنی قراردادوں

تاریخ میں آس کی مثال نہیں ملتی ہے آج ہم احتجاجات اور میگزین میں دیکھتے ہیں کہ وہاں کے لوگ جو ہماری مائیں اور ہمیں دریائے دجلہ سے پانی لاتی ہیں جھوپڑی وہاں پر سوا اور ڈبڑھ سوسال بچھے لے جاتی ہے ان کا پورا عمل یہ تھا کہ اسے پورا ختم کیا جائے تاکہ وہ اکنہ میکلی آتنا کم نہیں ہو کہ جتنا خرچ ہو جائے وہ اتحادیوں کو دیا جائے دوسرے حوالے سے آئں جو وہاں کا بڑا فیکٹر ہے چالیس پچاس سال تک انہیں دیا جائے جس طرح وہ اسکو استعمال کریں یہ ان کی پالیسی نہیں ہے ان کا عقل یہ تھا کہ انکو پورا ختم کیا جائے اور جتنا خرچ ہو اسے وہ اتحادیوں کو دیا جائے اور وہاں پر چالیس پاچاس سال سے آئیں سیکڑ زیں وہ ان کو دیا جائے یہ ان کی پالیسی تھی جناب یہ ایک نئی پالیسی نہیں ہے ان کی سٹریٹجی strategy میں ہوتی ہیں جو slowly and gradually with passage of time prepare کرتے ہیں۔

جناب والا! آج یہ خوشی کی بات ہے کہ بلوچستان کے لوگوں نے جن لوگوں کو منتخب کر کے یہاں بھیج دیا ہے انہوں نے اس درندے کی جتنی ہو سکتی ہے مددت کی۔

جناب اسپیکر شکریہ۔

میر جان محمد خان جمالی (وزیر الیں نید جی اے ڈی) جناب اسپیکر اگر رسمی اجازت ہو

تو میں اس سلسلہ میں پچھہ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب اسپیکر۔ جی جان محمد جمالی صاحب۔

میر جان محمد جمالی

وزیر الیں نید جی اے ڈی۔ جناب اسپیکر! ایوان میں دونوں جانب سے ڈبڑی سیہہ حاصل بحث ہوئی۔ یہ تقریریں صحیح معنوں میں بوجہستان کے عوام کے جذبات کی علاسی کرتی ہیں۔ کہیں کوئی شک و شبیہ کی بات نہیں ہے جناب پھر کئی سوالوں کی تاریخ میں تو نہیں جاؤ گا۔ میں صرف بیسویں صدی کے حوالے

اقدار میں آئے ہیں اور کہتے ہیں۔ اور جب جسی کسی ملک وہ پہلے نہیں پہنچ سکے جب پر اولٹل گورنمنٹ
یہ آتے ہیں تو ان کی بات کچھ اور ہے اسی حوالے سے ایگر ہمیٹ بھی ہے جو ہمارے ساتھ ہوا ہے۔
جس کا اس سے تعلق نہیں وہ ہم معلوم ہے۔

practically

جناب اسپیکر! یہاں تک میں ایک اخبار کے حوالے سے گیا ہوں۔ یہ اخباروں نے ہی لکھا ہے،
یہ کہاں تک صحیح ہے۔ اور کہاں تک صحیح نہیں ہے۔ ان کی صواب برید پر ہے۔ اس طرح سے ہمارے
لیڈر آف دی پاؤس یہ کہتے ہیں کہ اگر عراق کو جتنا ہے تو پاکستان فوج کو وہاں صحیح دیا جائے۔ یہاں میں
اپنے حوالے سے نہیں کہہ رہا ہوں۔ اس اخبار کو quote کر رہا ہوں۔ کہ وہ صحیح ہے یا نہیں یعنی
مجھے اس حوالے سے بڑی خوشی ہوئی۔ جیسا کہ منستر بلدیات جنہوں نے اپنے خیالات اور احساسات
کا یہاں اظہار کیا وہ قابل ستائش ہیں۔ اس طرف سے جو ہمارے ساتھی ہیں ہمارے محترم ہمینہوں نے
احساسات کے بارے میں بات کی اور یہاں سے بھی کافی لوگوں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اب بات یہاں
پڑھئے کہ ہم تھرڈ ولٹ کے چھوٹے چھوٹے ملک اور اس ملک میں ایک صوبہ جو رقبہ کے حماڑ سے توڑتا
لیکن آبادی کے حماڑ سے بہت کم اس نے ہر موڑ پر جا ریت کے خلاف آواز اٹھائی جو اس کے سیاست میں بھی ہے
جا ریت کو اچھا نہیں کہا ہے سے جا ریت کو را بھلا کہا ہے۔ اس حوالے سے میں کہتا ہوں اگر کچھ
عراق کو بھی دیکھیں جو یہاں کے مسکین لوگ تھے لا چار لوگ تھے۔ بلوچستان کے گزیر مینز gazetteer میں
دیکھیں یہاں کے لوگوں نے بھی اسکی مذمت کی ہے اور ہر کچھ پرانہوں نے چھوٹی بڑی قربانیاں دی ہیں۔
عام طور پر کہا جاتا ہے۔ میں اس سے آفاق نہیں کرتا۔ مجھے خوشی اس بات کی ہے بلوچستان کے عوام آنا
شروع نہیں رکھتے۔ کیونکہ انہوں نے آس فورڈ کو نہیں دیکھا۔ میں سمجھتا ہوں کہ بلوچستان کے عوام نسبتاً
اندازور رکھتا ہے کیونکہ اس پر تکلیف آئی ہے۔ اس نے شعور تکالیف سے سیکھا ہے۔ اور مصائب
سے سیکھا ہے۔ جناب اسپیکر! آج پھر اس حوالے سے اس cabinet میں چلا جاتا ہوں
economic factor

آپ یہاں economically دیکھیں۔ جیسے میں نے پہلے عرض کیا سیاست کا تعلق
destruction ہوئے۔ جس طرح میں نے پہلے عرض کیا کہ
سے ہے آج عراق میں اتنی

ہے۔ وہ بیرون کی پرانی قبائلی رجتوں کو اکھار کر ایرانیوں کے خلاف ان کے تاثرات کو استعمال کیا جاتا ہے۔ آٹھ سال تک وہ جنگ ہوتی ہے۔ اس آناء میں عراق کو بچ کر حاصل نہیں ہوتا ہے۔ اور ایران بھی تباہ حال ہو جاتا ہے دنوں کی معاشیات کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ افسوس کی بات ہے کہ اس دوران سعودی گرب اور کویت عراق کو ایران کے خلاف جنگ کرنے کیلئے پیسہ دیتے ہیں۔ سیریا اور ترکی تماش دیکھتے رہتے ہیں۔ جناب وہ بھی مسلمان مالک ہیں۔ جب کویت پر صدام حسین اور گست کو قبضہ کرتا ہے تو وہی سیریا وغیرہ اسکے خلاف ہو جاتا ہے۔ اور ان پر قبائلی سیاست اور ان کی چھوٹی چھوٹی ضرورتی حاوی ہو جاتی ہیں۔ دوسرے الفاظ میں وہ قومی عالمی سیاست میں ملوث ہو جاتے ہیں۔

جناب اپنیکرا بات ادھر ختم نہیں ہو جاتی۔ آج عراق میں مقول احیات کے خانہ جنگی شروع ہو چکی ہے۔ ابھی عراقی حکمرانوں کی باری ہے۔ کسی بھی صورت میں امریکہ جو برطانیہ کی پیداوار ہے وہ نہیں چاہیگا کہ مسلمان کسی طرح بھی حاوی ہو جائیں۔ معشی شکل میں عسکری شکل میں یا کسی بھی صنعتی قوم کی شکل میں آپھو یاد ہو گا کہ بغداد پر حملہ بھی ہوا تھا۔ جہاں پر ان کا ایسی پلانٹ تھا۔ اسکو تباہ کیا گیا تھا۔ بیسویہ مددی میں ہمیں ان سب چیزوں سے سبق حاصل کرنا چاہیے۔ آپ صلیبی جنگوں کی طرف جائیں اسوقت صلاح الدین ایوب پیرا ہو گیا تھا۔ اب اس درد میں ہم کہاں سے صلاح ایوب لائیں؟ اب انہیں حالات میں وہ کامیاب جزیل میں تباہ چاہتا ہوں کہ اب پاکستان کی باری ہے۔ آپکا ایسی پروگرام ایڈوانس اسٹیج میں ہے۔ آپکے پاس شریف میں ہیں۔ آپکے پاس آرٹیٹریڈ فوج ہے اور مسلمان مالک میں پاکستان وہ واحد ملک رہ گیا ہے جو اپنی سے بڑی طاقت کا مقابلہ کر سکتا ہے۔ اسکو منہد وستان کی شکل میں ہم face کر چکے ہیں۔ اگر اب بھی اسلام آباد کے حکمرانوں کو ہوش نہیں آیا تو کب آئیگا؟ اب بھی ہم اپنے پیروں پر نہیں ٹھہری گے تو کب شہر میں گے؟۔ ہمیں ایک آزاد فارجہ پالیسی بنانی پڑے گی۔ ایک صحیح معنوں میں آزاد ملکت بنانا پڑے گا۔ ہمیں جو مختلف محکموں میں ان مالک کے ایجنت ہیں ان سے چھپکانا حاصل کرنا پڑے گا۔ ہمیں ڈالر سے جان چھڑانی پڑے گی اور اپنے روپے پر احفاد کرنا پڑے گا۔ ان گوروں کے علاوہ اور بھی ہیں جن سے رابطے بڑھائے جاسکتے ہیں اور بڑھانے

چھو کھوں گا۔ یہ سویں صدی میں جب مسلمانوں کے خلاف ایک عالمی سازش شروع کی گئی اور وہ آج تک
چاری ہے۔

جناب اپنیکو ۱۷ ملی جنگ عظیم میں سب جانتے ہیں کہ ترکی مسلمانوں کی واحد قوت تھی۔ جسکا نام
تھا، زیادہ تر مسلمان حاکم بجواب آزاد ہوئے دہ غلائی کی زندگی گزارتے تھے۔ اسوقت بالغور نامی بو
برطانیہ کی حکومت نکل سیکھی دی اُف اسٹیٹ تھے۔ انہوں نے اس کے تحت یہودیوں کو پہلی جنگ عظیم کے بعد
موجودہ فلسطین، ہمارے لحاظ سے سابقہ فلسطین اور مستقبل کا بھی بوجلستان ہے اسیں یہودیوں کو
آباد کرنا شروع کیا۔ اس قوم کو آباد کرنے کیسا تھا ساتھ جتنے بھی مسلمان حاکم تھے۔ مسلمان شیع اور اپنے
پاکستان کو قوم نے لارڈ آف عربیہ کی شکل میں دیکھا۔ اسکے بعد دوسری جنگ عظیم کا زمانہ آتا ہے۔ اسوقت
ہم مہدوستان سے آزادی شامل نہیں کر سکے۔ پھر یہودیوں کا بہانہ بناتا کہ، کہ ٹھہر یہودیوں پر مظلوم کر رہا ہے
ان یہودیوں کو فلسطین بھجا جاتا ہے۔ لیکن وہ یہودی اسی سازش کے تحت جس کے آج وہ حصہ داہیں
وہ برطانیہ کے خلاف نامہ بھاگ آزادی میں حصہ لیتے ہیں اور گوروں کی مردمی سے اسرائیل مسلمانوں
کے اور پرتوپ دیا جاتا ہے۔ ۱۹۲۸ء میں اتحاد جنگ آزادی میں اتفاق ہوئے ہے اس اتحاد نہیں شکست کا سامنا کرنا پڑتا ہے
یونانکہ عربیل میں اتحاد نہیں تھا۔ ۱۹۵۲ء میں مصر میں کرنل ناصر ابھرتے ہیں۔ جزو بخوبی کیسا تھا ۱۹۵۶ء میں
ہبز سویز کا مسئلہ۔ ۱۹۴۶ء میں عرب اسرائیل جنگ۔ ۱۹۴۷ء میں دوسری جنگ۔ اسی آثار میں پاکستان
کو آزادی ملتی ہے لیکن جاتے جاتے کشیر کا مشدداً تحریز چھوڑ جاتا ہے اور فرار دادول کے باوجود اپر
عمل نہیں ہوتا ہے۔ اقوام متحدہ کے یعنی یوسین۔ اولیٰ فرار دادول کی وہ بڑے علمبردار بنے ہوئے ہیں ۱۹۴۸ء
کی پاک بھارت جنگ ہوتی ہے۔ جناب جب عراق ایک طاقت کے طور پر ابھرتا ہے تو اسے ایران کے خلاف
استعمال کیا جاتا ہے۔ اسیٹے ایران کے خلاف استعمال کیا جاتا ہے یونانکہ اسوقت کے شاہنشاہ ایران
پولیس میں آن دی گلف بننے ہوتے ہیں۔ جب تک ایران کے ہمدران امریکہ کے پھٹو بننے ہوئے تھے اسوقت نکے
ایران کو کچھ نہیں کہا جاتا۔ جیسی خیمنی کی قیادت میں اسلامی انقلاب آتا ہے تو ایران کے خلاف عراق کو استعمال کیا جاتا

جنگ کی تازخی اہمیت اس لحاظ سے کبھی بڑی اہم ہے یہ جنگ اقوام متحده کی منظوری سے لڑی گئی۔ اس لحاظ سے اس جنگ کو اصولی جنگ کہا جاتا ہے۔ کیونکہ کسی بھی طاقتور ملک کو یہ حق نہیں ہے پختاکہ وہ اپنے مہاری کسی چھوٹے ملک پر قبضہ کری۔ اس طرح اس جنگ کو اسلام اور صیہونیست کی جنگ قرار نہیں دیا جاسکتا کیونکہ عراق کا کوتیت پر قبضہ۔ میں الاقوای قوانین کی خلاف ورزی تھی۔ اور ایک مسلمان ملک کا کسی دوسرے ملک پر قبضہ کسی بھی لحاظ سے درست نہیں۔ کیونکہ اس سے قبل ہم نے روس کے افغانستان پر قبضہ کو بھی درست نہیں قرار دیا اور امریکہ کی لیبیا پر حملے کو بھی جارحانہ قرار دیا۔ اور اسکی طرح اسرائیل کے فلسطین شام اور دن کی سر زمین پر قبضہ کے ہدیثے عالمت کی ہے۔ حالیہ عراق امریکہ جنگ کے دوران اتحادیوں کی جانب سے عراق پر وحشیانہ بمباری کی بھی مذمت کی گویا ہم ایک اصولی خارجہ پالیسی پر عمل پیرا، میں عراق کے عوام کو وحشیانہ حملوں سے بچانے کیلئے ہمارے وزیر اعظم نواز شریف معاہب نے کسی مالک کا دورہ کیا۔ اور اس سلسلے میں انہوں نے کہا کہ عراق صدر صدام حسین الگ صرف زبانی یہ کہ دی کر میں کوتیت کو خالی کر دوں گا تو بھی جنگ بندی ہو سکتی ہے اور شاید آج عراق کو یہ دن نہ دیکھنے پڑتے الگ چہ اس جنگ کے دوران ہمارے ملک میں جزو باقی ماحول پیدا کیا گیا۔ مگر تاریخ کی ثابت کریں گے کہ ہماری پالیسی کی میں قومی عزت اور وقار کے مقابل ہے ہم علات کو امریکہ کے تسلط سے آزاد خارجہ پالیسی سے دیکھنا چاہتے ہیں۔ ہم نے اقوام متحده کے چار ٹرکی حالت کی کیونکہ ہم میں الاقوای برادری کے رکن ہیں۔ اور ہمیں اپنے قومی مفاہمات کو دیکھنا ہے۔ ہم اعلیٰ پرستی پر عمل پیرا ہیں۔ اث ام اللہ وقت یہ ثابت کرے گا کہ ہم نے جو فیصلہ کیا تھا۔ وہ صحیح تھا اور ملک کے استحکام کے لئے کیا گیا تھا! شکریہ۔

میر محمد اسلام نیز بخوا

وزیر محنت و افرادی قوت۔ جناب اسپیکر! امریکی جاریت کی مذمت میں سب وکتوں نے بڑی اچھی اچھی باتیں کیں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ امریکہ اور اتحادیوں کی جانب سے مذیبو اور اخبارات میں آرہا ہے کہ جنگ بندی ہو چکی ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ جنگ بند نہیں ہوئی۔ امریکہ اور عراق کے درمیان

پڑیں گی۔ ان مسائل کا حل نکالنا پڑے گا۔ بے شک امریکہ کی ہم خوشنودی حاصل کرنا چاہیں، برطانیہ کی یا کسی کی بھی۔ یہ ہمارے کبھی بھی خیر خواہ رہے ہے، میں اور زینیں گے۔ ایک آزاد ملکت کی حیثیت سے آج تک ہم اپنا شخص نہ بنائے دے ہیں بنا نا پڑے گا۔

جناب اسپیکر! میں اسلام آباد کے حکمرانوں کو اس فورم کے حوالہ سے بتانا چاہوں گا کہ بھال نقصان آپ لوگوں کا ہے، بلوچستان میں تو ہم ابھی تک گران میں ہیں۔ ردِ ہمارے نوٹے پڑے ہیں اور ہم بھر بھریوں کے ساتھ وقت گزارتے ہیں۔ آپ لوگوں سے اسلام آباد چلا جائے گا۔ آپ لوگوں سے انڈسٹریل بیس چل جائیں۔ آپ لوگوں سے آپکے سرویز چل جائیں۔ ہم تو بہت معمولی صاف اثر رکھتے ہیں لیکن یہ ان کو یاد کرنا چاہتا ہوں کہ پاکستان میں رہنیا تو پاکستان کا مستقبل ہر لحاظ سے بلوچستان سے والستہ ہے۔ ترقی کے لحاظ سے فوجی لحاظ یا اور نقطہ نیگاہ سے اور مستقبل میں جتنے بھی ڈول پنٹ ہیں اسکے لحاظ سے۔

آخر میں جناب اسپیکر آپ کا شکر یہ کہ آپنے مجھے وقت دیا۔ میرے معزز دوستوں نے اپنے انداز میں بات کی اور میں نے اپنے انداز میں ان الفاظ کے ساتھ میں اپنی تقریر ختم کرنا ہوں۔

مہر اسپیکر۔ محمد سرور خان صاحب آپ کچھ فرمائیں گے؟

محمد سرور خان کا کردہ وزیر مواصلات و تعمیرات۔ جناب اسپیکر میں آپ کا تمہارے دل سے شکر یہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے بحث کرنے کیلئے موقع دیا۔ خلیج کی جنگ اور اسکے اثرات ہمارے ملک کی خارجہ پر یعنی اور عوای جذبے یہ سب ایسی بائیں ہیں جو قوموں کی تاریخ اور آنے والی نسلیں بہت دلوف تک اسکے پیشے تلاش کرتے رہیں گی۔ خلیج کی جنگ ایک تاریخی جنگ تھی۔ جنگ غلبہ دوم کے بعد شیلیون تاریخ کی سب سے بڑی جنگ ہو جاسائنسی دور کے جدید مہمیاروں سے لڑی گئی۔ ایک جناب عراق واحد ملک تھا اور دوسری جانب امریکہ اور اسکے اتحادی تقریباً اٹھائیں انتیں ملک پر مشتعل تھا۔ اس

اپنے چند بات کی ترجیح کروں۔ جناب اسپیکر! میں گزارش کردیا تھا کہ میں اپنے عراقی شہید بھائیوں کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ اور ان کے لئے دعائے مغفرت کرتا ہوں میری دعا ہے کہ ہمارے مسلمان بھائی جہاں کہیں بھی ہوں زندہ وسلامت رہیں۔ میں مختصر ایہ گزارش کروں گا کیونکہ اس سے پہلے ہمارے معزز میر صاحبان نے بڑی مدد اور سیر حاصل تقریر میں کی ہے۔ امریکا اور اتحادیوں کی جانب سے عراقی عوام کی قیمتی ان افغان جانوں کا فیضان واقعی ایک الیہ ہے جس پر ہم سیکوڑا دکھ ہے اتحادیوں نے سلامتی کو نسل کی قراردادوں کو محبت میں لبیک کیا اسکی مثال تاریخ میں نہیں ملتی کاش ان کو فلسطین اور شیر کے مطلق سلامتی کو نسل اور اقوام متحدہ کی چالیس سال سے پاس کئے ہوئے قراردادوں کی عملی جاہد پہنانے کا کبھی خیال آتا لیکن افسوس انہیں کبھی خیال نہیں آیا عراق پر کوت کو خالی کرنے کے بہانے اور اپنی سپہ طاقت دنیا پر طاہر کرنے کے لئے راقوں رات بیماری شروع کر دینا اور عراق پر جنگ سے چھ ماہ قبل اقتداری پابندی عائد کرنا۔ لیکن اس کے باوجود عراقی حکومت اور عوام نے بیالیس دن تک جس بہادری کا اور دلیری سے ان کا ڈٹ کر مقابلہ کیا وہ خراج تحسین کے مستحق ہے۔ آخر میں ایک شعر مرضن ہے۔

سر بھی لاں تو لائیں اسی چراغ کی موت وہ جورات بھر سکتا رہا سحر کیتیں ۔۔۔ شکر یہ

گرد سنت سنگھ بگٹ - جناب اسپیکر! میں اس قرارداد کی حمایت کرتا ہوں عراق پر امریکی اور اتحادی فوجوں کی جاریت کی پر زور مذمت کرتا ہوں اور عراق کے عوام کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ شکر یہ۔

شیخ حجفر خان ہندو خلیل

وزیر لعلیم - جناب اسپیکر! میں آپکا نہایت مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے بحث کی اجازت دی میرے معزز سا بھیوں نے سیر حاصل طریقے سے بہت اچھی تقاریبیں

نہیں بلکہ ظالم اور مظلوم کے درمیان جنگ کا آغاز ہو چکا ہے۔ اب یہ ہمارے حکراں کی مرغی ہے کہ وہ مظلوموں کا ساتھ دین یا امریکہ اور اسکے اتحادیوں کا جسے ہم ظالم کہتے ہیں ان کا ساتھ دین۔ یہ دلکوں کی جنگ نہیں بلکہ تمام اقوام عالم کی جنگ ہے کیونکہ ہم ہمیشہ دیکھ پڑھیں کہ اسی صدام حسین نے امریکہ کے اشارے پر امریکا پر حملہ کیا جو ۸ سال تک چلتا رہا آج ہم خود دیکھ رہے ہیں کیا ہو رہا ہے لہذا میں اپنائی گئی ہے اس پیغماڑی کی جانب۔ بجائے امریکہ کے مقادات کے اپنے پاکستانی اہلگوں کے مقابلے خارج پالیسی پر ترتیب دیں۔ کیونکہ امریکہ نے آج تک کسی کا ساتھ نہیں دیا۔ میں ذوق القار علی بھوٹ کی مثال دیتا ہوں ۳، ۱۹۰ میں اس صوبے میں بلوچستان نیشنل پارٹی اور جمیعت علماء اسلام کی مخوض حکومت تھی۔ اور امریکہ سمجھتا تھا کہ یہ حکومت امریکی پالیسی کی مزاجمت کریں تو اس نے بھوٹ کو استھان ہاتھ تھا۔ آپ نے دیکھا کہ امریکہ نے بھوٹ کے ساتھ کیا کیا؟ اور جہاں تک شاہنشاہ ایران کا سولہ تھا اس کا بھوکھشہر ہم نے دیکھ لیا۔ لہذا میں ایک بار پھر اپنی بات دہراوں گا کہ ہمارے حکراں مانع ہے سبق حاصل کرنی۔ پاکستان کی تمام سیاسی پارٹیوں کو بلا کر اکٹھے مل بیٹھ کر خارج پالیسی بنائیں جس طرح آج ایران نے اپنی خارج پالیسی بنائی ہے دوہویں اپنی خارج پالیسی پر پوری دنیا میں فخر کرتا ہے۔ ہمارے حکراں کو بھی اسی طرح کی پالیسی اپنانی چاہیے۔

جناب اسپیکر! آخر میں میں ایک بار پھر امریکہ اور اسکے اتحادیوں کی جانب سے عراق کے ہستے عوام پر دھشیانہ بمباری کی تھی پور مذمت کرتا ہوں اپنی الفاظ کے ساتھ میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں۔

مسٹر احمد منڈاں بھگٹا

خوبیک التواوہ کی حمایت کرتا ہوں۔ میں بلوچستان کی ہندو برادری کی جانب سے اگر منت سناگہ صاحب اور عسیان افیت کے نمائہ چاہنے اشرف صاحب اجازت دیں تو میں بلوچستان کے تمام افیتتوں کی جانب سے

اسرائیل جنگ میں پاکستان نے عربوں کی حمایت کی اور امریکہ کے خلاف رہا جس سے اکثر اوقات پاکستان کو تکالیف کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ دوسری جانب ہمارے وہی مسلمان بھائی صدام جس کی لوگے حمایت کرتے ہیں نے کبھی بھی کشیر کے مسئلے پر پاکستان کی حمایت نہیں کی بلکہ یہاں تک کہا کہ یہ اندر یا لا حصہ ہے کیا کشیر والے مسلمان نہیں؟ میں تو کہتا ہوں کہ اگر صحیح طریقے سے دیکھا جائے پاکستان کا موقف شروع ہی سے اصولی رہا ہے۔ چاہے مسلمانوں کے خلاف جہاں کبھیں بھی کارروائی ہوئی ہو پاکستان نے اسکی مذمت کی یہاں عراق کے معاملے میں دونوں طرف مسلمان تھے اور پہلے عراق نے کی تھی۔ تو اس وجہ سے کچھ وقت پاکستان نے اسکی مذمت کی اور ہمارے ذریعہ غنم ٹلانے امن منش شروع کی تقریباً تاہم مسلمان مالک کا دورہ کیا اور کوششیں کی کہ جنگ ختم ہو اور اسکا راستہ تکل آئے میرے خیال میں اگر وزیر اعظم محمد نواز شریعت صاحب کی تجویزوں پر یہ جنگ ختم ہوتی تو نقش آنحضرت نہیں ہوتا۔ لہذا میں یہ کہوں گا کہ پاکستان کا موقف اصولی ہے۔ لیکن میں امریکہ کی موقف کی تائید نہیں کر دوں گا۔

حاجی علی محمد نو تیزی

جناب اسپیکر۔ جیسا کہ ہمارے مندوخیل صاحب سے کہہ رہے ہیں اور صدام صاحب کی حمایت نہیں کر رہے ہیں وہ اسوقت جناب کہاں تھے جب شہنشاہ ایران نے بھٹو صاحب کے ذریعے اور امریکہ کے ذریعے یہاں اپنے ہمیں کا پڑھ بھجھے اور ہمارے بلوچ بھائیوں کے اوپر بمباریاں کیں اور اس وقت وہ کہاں تھے؟ وہ کہاں تھے ہمارے مسلمان بھائی؟

جناب اسپیکر۔

آپ اپنے نمبر پر تقریر کیجیئے گا اس وقت جعفر خان صاحب تقریر

اور تقریباً تمام پہلو دل پر بحث کرچے، میں اور میر سے لے بہت کم پہلو باقی رہ گیا ہے لیکن میں یہ کہنا چاہوں گا کہ جہاں تک وہ امر یک جاریت کی حقیقت کرتے، میں اس حد تک میں بھی ان کے ساتھ ہوں۔ یقیناً امر یک اقدام کو کس طرح سے ستائش کی نگاہ سے نہیں دیکھا جاسکتا لیکن دوسرا جانت دہ ہمارے بھائی صدام حسین کی اتنی جو تعریف کردہ ہے تھے۔ دہ بھی تعریف کے قابل نہیں۔ یونکہ یہ تباہی جو مسلمانوں پر آئی اس وقت اس میں سب سے بڑا ہاہ صدام حسین کا ہے۔ ایک دفعہ امر یک کے لئے پہلے ایمان پر مکمل کیا اور نو سال تک مسلمانوں کا قتل عام کرتا رہا پھر انہوں نے دوبارہ امر یک کے کہنے پر کویت پر قبضہ کیا، یہ کس ستائش کا لائق ہے۔ اس نے تاں اقدام امر یک کے لئے پہلے اسی وجہ سے ہر ایک اسکی حمایت کرتا ہے۔ لیکن میں اسکی حمایت نہیں کروں گا اس سلسلے میں یونکہ یہ جنگ اچھیر کو اس نے کفار اور علیبیوں کو مسلمانوں کے خلاف موقع فرام کیا۔ ان کو تو اسلام اور مسلمانوں کے خلاف موقع پلا ہے تھا جو اس نے اچھے طریقے سے فرمایا۔ اس جنگ میں تباہی کس کی ہوئی؟ دنیا کے دیگر ملکوں کو یہ موقع فرام کیا کہ دلوں طرف سے مسلمانوں کا نقشہ، ہوا اس نے امر یک اور جائز قرار دیتے ہیں؟ کویت جو اسکا ہے اسے ملک تھا ایران عراق جنگ میں اس نے عراق کی عدالت کیا فلسطین کی آزادی کے لئے فرزدی تھا کہ دہ کویت پر قبضہ کرے چاہیے تو یہ تھا کہ وہ برادر است اسرائیل پر حملہ کرتا۔ بھائی جنگ لاہی ہی علطہ گئی ہے اس نے چاہیے جس نے بھی۔

جناب اپنے کر۔ آذان ہو رہے ہے اگر اپ ایک منٹ خاموش ہو جائیں۔

وزیر تعلیم میں آذان سے قبل کی اپنی تقریب رشروع کرتا ہوں جہاں تک پاکستان کو

میر محمد عاصم کرد۔ جناب اسپیکر۔ جب ۱۹۲۲ء میں برطانیہ نے اس

علاقے کو چھوڑا تو انگریز امریج نے ان علاقوں اور مالک کی حدودی بھی اپنے مفادات کے تحت کی۔ عراق کا یہ دعویٰ تھا کہ خصوصاً آئل فیلڈز کا کچھ حصہ جو کوت کے پاس ہے جبکہ عراق کے آئل فیلڈز بھی اسکے قریب واقع ہیں۔ اور عراق کو اس سے ہر سال ایک سو سالہ میں کا نقصان ہو رہا ہے، کوہی تیل پیدا کرنے والے مالک میں واحد ملک ہے جو تیل کی تیمت کم کرنا چاہتا ہے اور یہ موجودہ تیل نکال رہا ہے اور اس طرح پیشے گئے فیصلہ میں دنیا کو بیچتا ہے..... (مدخلت)

میر محمد اسلم نبیجو (وزیر محنت و افرادی قوت) جناب اسپیکر۔ معزز زکن لکھی

جو تقریر پڑھ رہے ہیں۔

جناب اسپیکر۔ انہوں نے پاؤنس نوٹ کیئے ہیں۔

میر محمد عاصم کرد۔ میں نے پاؤنس نوٹ کئے ہیں۔ جو تیل اس آئل فیلڈ سے

نکلتا ہے وہ عراق سے نزدیک ہے دنیا کا ایک بڑا حصہ تیل اس علاقے میں ہے اور امریکہ کا نہ
ذخیرہ کو اپنے لئے استعمال کرنا چاہتا ہے وہ اس خطہ میں کسی طرح ایسی حکومت کو برداشت نہیں
کر سکتا جو امریکہ کے مفادات کے خلاف ہو۔ امریکہ کی بارہ میں سے دس کشیر القومی کا روپ شین ان میں جو (مدخلت)

(وزیر محنت و افرادی قوت) جناب اسپیکر۔ معزز میر پاؤنس نہیں بلکہ پوری

تقریر پڑھ رہے ہیں۔

جناب اسپیکر۔ ان کو ہم allow کرتے ہیں۔

میر محمد عاصم کمرد

میقول امریکی نائب صدر کے ہمارے مفادات ان مفادات کے وہ ان کو تقدیر کرنے دیں اور مداخلت نہ کریں۔ (مدغفلت)

سردار شاہ اللہ خان زمری (وزیر بلدیات) جناب اسپیکر میں ریکویٹ کرو گا۔

میر محمد عاصم کمرد

کو محض درکرنے میں ہیں جو سعودی شاہ ہوں اور کوئی شخصوں کو محض درکریں اور وہ عالک جو اس خط میں ہیں اور وہ امریکیل کے خلاف ہیں اور آزاد ہیں امریکہ ان کو محض درکرنے میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھے گا۔ یہ جنگ جو عراق پر مسلط ہی گئی۔ یہ سال ۱۹۷۵ء میں تیار کی گئی تھی اور عراق کو استدراجم جو بود کیا گی کوہا اسپر عل کرے اور نیٹو عالک اس جنگ کو مسلط کرنے کی ایک راہ نکالیں۔ بدستی سے اقوام متحده جو مکمل طور پر امریکہ اور اسے اتحادیوں کے اشاروں پر چلا ہے اسکا سہارا لیکر اور بھارت ناکر انہوں نے اس پروگرام کو پائیکروں کی پہنچانے کیلئے اپنے مفادات کی خاطر اس قرارداد کو استعمال کیا۔ اقوام متحده مکمل طور پر امریکے زیر اثر ہے اس نے عراق کے خلاف قرارداد میں پاسا کر دیا۔ کیا یہی عمل خود امریکے کیلئے لاگو ہنہیں ہو سکتا؟ امریکہ نے گراناڈا پر حملہ کیا اور اس پر قبضہ کیا پا نامہ پر قبضہ کر کے اسکے بعد کو گرفتار کیا۔ کیا اقوام متحده نے امریکے کے خلاف کوئی قدم اٹھایا؟ امریکہ اور اسے اتحادیوں نے عراق پر بھی حملہ کیا اور وہ بھی اقوام متحده کی قرارداد کے خلاف ہے۔ جناب اسپیکر اسے ملک کی موجودہ خارج پالیسی سے مراصر غلط ہے جیسا کہ مندرجہ ذیل جبکہ دوسری طرف سے کہا جاتا ہے کہ یہ غلط ہے سمجھ نہیں آتی یہ لوگ اس گورنمنٹ میں دیں۔ (مدغفلت)

کو آزاد کرنے نے کہ عراق پر چالیس دن متواتر بمباری کرے اور لاکھوں ٹن کے حساب سے بم برداشت کی جانب کروں گا کہ عراق کی سرحدوں کا تحفظ کیا جائے اور خلیج سے پاریمانی لیڈر کہتا ہے یہ تھیک ہے اگر فرورت پڑے تو اسلامی فوجیں خلیج میں تعینات کی جائیں۔ ان الفاظ کے ساتھ میں اپنی تقدیر ختم کرنا چاہتا ہوں۔ جناب اسپیکر! کہ آپ نے وقت دیا۔

سردار شاہ اللہ خان زمری

(وزیر بلدیات)

صاحب پچھے بولنا حاصل تھا

میر محمد اسلام نہجبو (وزیر محنت و افرادی قوت)

جناب اسپیکر۔ چونکہ یہ ایک خلوظ حکومت
ہے اسی میں مختلف نظریات کے لوگ ہیں۔

جناب اسپیکر۔ ان کو تقدیر کرنے دیجیئے۔

میر محمد عاصم کرد۔

جناب اسپیکر۔ ہمارے ملک کی خارجہ پالیسی بالکل مختلف ہے
سینتا ہیں سال سے ہماری خارجہ پالیسی یہاں کے لوگوں کو ان کی احتیاجوں کے مطابق جو کرنا چاہئے۔ (ملف)۔

سردار شناہ العزیز ہری (وزیر ملبدیات)

جناب اسپیکر! معزز رکن تقدیر کر رہے ہیں
اور اور لوگ ہنس رہے ہیں یہ اسیل کے آداب کے خلاف ہے مہربانی کر کے انہوں منع کریں کہ وہ نہ ہنسیں۔

میر محمد عاصم کرد۔

یہ امریکی سامراج اور اسکے اتحادیوں کی پرواز و مدد کرتا ہوں اور اپنے

عراقی بھائیوں کی حمایت کرتا ہوں۔ والسلام۔

جناب اسپیکر۔

اب چونکہ اسیل کے ساتھے ہزویں کارروائی نہیں لہذا اسیل کا احلاں
مورخہ سات مارچ ۱۹۹۱ء صبح سارٹھے دس بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

(دوپہر دو بجکر دس بجے تک اسیل کا جلاس مورخ، مارچ ۱۹۹۱ء صبح

سارٹھے دس بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)

قدر ۲۰۰ کتاب)

(گورنمنٹ پریس بیوچن کوئٹہ ع۔ ۲۸۷)